وَلَقَد نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدرٍ وَّ اَنتُم اَذِلَّۃٌ

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیم
نحمدہ و نُصلی علیٰ رسُولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ایڈیٹر : منیر احمد خادم
نائبین : قریشی محمد فضل اللہ۔ منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

جلد 48
شمارہ 45/46

Postal Registration No: P/GDP-23

2/9 شعبان 1420 ہجری 11/18 نبوت 1378 ہش
11/18 نومبر 1999ء

جلسہ سالانہ نمبر

شرح چندہ
سالانہ -/150 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈیا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈیا 20 ڈالر امریکن

ادارہ کی جانب سے
جلسہ سالانہ 1999ء
بہت بہت مبارک ہو

شبیہ مبارک سیدنا حضرت حافظ حاجی حکیم مولانا نور الدین صاحب بھیروی (خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ 1841-1914ء)
23 مارچ 1989 کی پہلی بیعت کے موقعہ پر جن چالیس افراد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا تھا ان میں سر فہرست آپ تھے۔

"آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں مَیں مبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دُنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا اور اشتہار کے دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا اور میں اپنے گزشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔

اَستَغفِرُاللّٰہ رَبِّی اَستَغفِرُاللّٰہ رَبِّی اَستَغفِرُاللّٰہ رَبِّی مِن کُلِّ ذَنبٍ واَتُوبُ اِلَیہِ اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ واَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ رَبِّ اِنِّی ظَلَمتُ نَفسِی وَاعتَرَفتُ بِذَنبِی فَاغفِرلِی ذُنُوبِی فَاِنَّہٗ لَا یَغفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنتَ"۔

شبیہ مبارک سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام (1835-1908ء)
آپ نے باذن الٰہی 1889ء میں بیعت لینے کا سلسلہ شروع فرمایا پہلی بیعت 23 مارچ 1889ء کو لدھیانہ میں ہوئی۔

دار البیعت کی تصویر: لدھیانہ میں حضرت منشی صوفی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ کا وہ مکان جہاں پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی بیعت لی۔

بیعتِ اُولیٰ کے الفاظ جو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے خود اپنے قلم سے لکھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں مبتلا تھا۔ اور اپنے سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا اور اشتہار کے دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا اور میں اپنی گذشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں استغفر اللہ ربی استغفر اللہ ربی استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ o وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا o

جب اللہ کی مدد اور کامل غلبہ آ جائے گا اور تو اس بات کے آثار دیکھ لے گا کہ اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہوں گے۔ (سورہ النصر)

۲۴ر مارچ ۱۹۸۹ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ لندن میں جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کی پہلی بیعت لیتے ہوئے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۹۳ء سے عالمی بیعت کا آغاز فرمایا چنانچہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر یکم اگست ۱۹۹۳ء کو پہلے سال ۸۴ ممالک سے متعلق ۱۱۵ قومیتوں کے دو لاکھ چار ہزار تین سو آٹھ افراد نے بیعت کی۔ زیر نظر تصویر میں پانچ براعظموں کے نمائندگان حضور انور کے دستِ مبارک پر بیعت کرتے ہوئے۔

۱۹۹۹ء کی عالمی بیعت جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۰۴ ممالک کی ۲۳۰ قومیتوں سے بیعت لی جس میں مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کے ذریعہ دنیا بھر کے ایک کروڑ آٹھ لاکھ ۲۰ ہزار ۲۲۶ نئے افراد نے شرکت کی۔

بھارت میں نو مبائعین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ان کی تعلیمی و تربیتی ضرورتوں کی خاطر ہندی زبان میں ماہنامہ راہِ ایمان جولائی ۹۹ء سے شائع کیا جا رہا ہے۔ رسالہ کی رسم اجرائی منعقدہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت ۹۹ء کے موقعہ پر محترم مولوی محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و ایڈیٹر رسالہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی خدمت میں رسالہ پیش کرتے ہوئے۔

جماعت احمدیہ کے ذریعہ عرصہ سو سال سے دنیا کے تمام ممالک کو بلا لحاظ مذہب و ملت و رنگ و نسل امت واحدہ بنانے کی کوششیں جاری ہیں جس کی ایک جھلک ہر سال جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر دیکھنے کو ملتی ہے جہاں ہر سال دنیا کے مختلف ممالک کے قومی جھنڈے نہایت عزت و احترام سے لہرائے جاتے ہیں۔

• جلسہ سالانہ برطانیہ 1999 کا ایک منظر۔ آئیوری کوسٹ مغربی افریقہ کے وزیر مذہبی امور مسٹر لیونا کوفی صدر مملکت آئیوری کوسٹ کا پیغام پیش کر رہے ہیں۔

عقد اخوت تاوقت مرگ

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دور بھی عجیب مبارک اور فتح و کامرانیوں کا دور ہے کہ اس میں "دن دُگنی رات چوگنی ترقی" کا محاورہ صرف محاورہ ہی کی حد تک نہیں بلکہ اس کی عملی شکل بھی نہایت شان و شوکت کے ساتھ ظاہر ہو رہی ہے۔ ہر سال گزشتہ سال کی نسبت دُگنی ترقی کا نظارہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ۱۹۹۳ء کے سال سے ہی ہم اللہ تعالیٰ کا یہ عجیب و غریب سلوک جماعت کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ ۱۹۹۴ء میں چار لاکھ سے زائد ۱۹۹۵ء میں آٹھ لاکھ سے زائد ۱۹۹۶ء میں ۱۶ لاکھ سے زائد ۱۹۹۷ء تیس لاکھ سے زائد ۱۹۹۸ء میں پچاس لاکھ سے زائد اور ۱۹۹۹ء میں ایک کروڑ سے زائد افراد کو حلقہ بگوش احمدیت کی توفیق ملی ہے اس طرح صرف چھ سال میں دو کروڑ سے زائد افراد احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے دائرہ میں آچکے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

خوشیوں اور عظیم ذمہ داریوں سے ملے جلے اس ماحول میں ادارہ بدر اپنے قارئین کی خدمت میں امسال بیعت نمبر لیکر حاضر خدمت ہونے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باذنِ الٰہی ۱۸۸۹ء میں بیعت کا سلسلہ شروع فرمایا پہلی بیعت ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو بمقام لدھیانہ ہوئی جس میں اوّل المبائع ہونے کا شرف حضرت الحاج مولانا نور الدین شاہی طبیب مہاراجہ جموں کشمیر کو حاصل ہوا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو خلیفۃ المسیح الاول منتخب ہوئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں سلسلہ بیعت شروع فرمایا تھا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَبَایِعُوْہُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّہٗ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیْ

(ابو داؤد جلد نمبر ۲ باب نزوج المھدی ابن ماجہ باب خروج المھدی)

کہ اے مسلمانو! جب تم کو امام مہدی کا علم ہو جائے تو فوراً اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے۔

اس حدیث مبارک میں دراصل پیشگوئی کے رنگ میں ان عظیم مشکلات کا ذکر فرمایا گیا ہے جو امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے موقع پر اُن کی بیعت کرنے والوں کو برداشت کرنی پڑنی تھی۔ پہاڑوں کی چوٹیاں عبور کرنا ویسے بھی نہایت کٹھن کام ہے لیکن اگر پہاڑوں پر برف پڑ جائے تو پھر ان کو عبور کرنا مشکلات کی انتہا کر دیتا ہے۔ اس حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھا رہے ہیں کہ امام مہدی کو ماننا اس قدر آسان نہ ہوگا۔ اس کا ماننا برف کے پہاڑوں کو عبور کرنے کے برابر ہوگا۔ چنانچہ آج آپ دیکھ لیں کہ اکثر لوگ صرف اور صرف اپنی رشتہ داریوں برادریوں کی برف کے پہاڑوں جیسی چوٹیاں عبور کرنے سے گھبراتے ہوئے امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کرنے سے قاصر ہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کو سچا جاننے کے باوجود بھی آپ پر ایمان لانے کی جرأت نہیں کر پاتے۔ پس جن برف کے پہاڑوں کا حدیث شریف میں تذکرہ ہے دراصل یہ وہی پہاڑ ہیں جن کو عبور کرنے سے بڑے بڑے علماء بھی ڈرتے ہیں۔

دور اوّل میں سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لانا کچھ آسان کام نہیں تھا۔ رشتہ داریوں برادریوں سے تعلق کٹ جاتے تھے۔ سوشل بائیکاٹ ہو جاتا تھا۔ زندگی کی سہولتوں سے محروم کر دئے جاتے تھے۔ بیویاں اور بچے چھین لئے جاتے تھے۔ تکلیفیں پہنچائی جاتی تھیں اذیتوں کے پہاڑ کھڑے کر دئے جاتے تھے۔ باوجود ان سب تکالیف کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تاوقت مرگ اپنے عہد بیعت پر قائم رہے۔

آج بھی آخرین کا ہی دور ہے آج بھی کئی مقامات پر احمدیوں کو رشتہ داریوں اور برادریوں سے کاٹ دیا جاتا ہے۔ سوشل بائیکاٹ کی مصیبتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں زندگی کی بنیادی سہولتیں چھین لی جاتی ہیں۔ نکاح توڑ دئے جاتے ہیں۔ بچوں پر قبضہ کر لیا جاتا ہے لیکن احمدی بفضلہ تعالیٰ ہر صورت میں استقامت دکھاتے ہوئے اپنے عہد بیعت پر ایک مضبوط چٹان کی طرح قائم رہتے ہیں وہ سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت پر دل و جان سے عمل کرتے ہیں جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ اگر برف کے پہاڑوں پر بھی تمہیں گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے تو امام مہدی و مسیح موعود کی بیعت کر کے اس پر استقامت دکھانا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے امام مہدی کے متعلق یہ بھی فرمایا تھا کہ نہ صرف اس کی بیعت کرنا بلکہ میرا سلام بھی پہنچانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سلام میں دراصل یہ بھید مخفی تھا کہ امام مہدی اور اس کی جماعت کو لوگ طرح طرح کی مصیبتیں اور اذیتیں دیں گے۔ قتل کے منصوبے بنائیں گے ایسے

ہمارا جھنڈا ہر خوش قسمت انسان کی پناہ گاہ ہوگا اور کھلی کھلی فتح کا شہرہ ہمارے نام پر ہوگا

فارسی منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسید مژدہ زغیبم کہ من ہماں مردم — کہ او مجدد ایں دین و رہنما باشد

مجھے غیب سے یہ خوشخبری ملی ہے کہ میں وہی انسان ہوں جو اس دین کا مجدد اور راہ نما ہے

لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود — ندائے فتح نمایاں بنامِ ما باشد

ہمارا جھنڈا ہر خوش قسمت انسان کی پناہ گاہ ہوگا اور کھلی کھلی فتح کا شہرہ ہمارے نام پر ہوگا

عجب مدار اگر خلق سوئے ما بدوند — کہ ہر کجا کہ غنی ے بود گدا باشد

اگر مخلوقات ہماری طرف دوڑ کر آئے تو تعجب نہ کر کہ جہاں دولتمند ہوتا ہے وہاں فقیر جمع ہو جاتے ہیں

گلے کہ روئے خزاں راگہے نخواہد دید — بباغِ ماست اگر قسمت رسا باشد

وہ پھول جو کبھی خزاں کا منہ نہیں دیکھے گا۔ وہ ہمارے باغ میں ہے اگر تیری قسمت یاور ہو

منم مسیح ببانگِ بلند مے گویم — منم خلیفہ شاہے کہ بر سما باشد

میں بلند آواز سے اعلان کرتا ہوں کہ میں ہی مسیح ہوں اور میں ہی اُس بادشاہ کا خلیفہ ہوں جو آسمان پر ہے

مقدر است کہ روزے بریں ادیم زمیں — ہزار ہا دل و جاں بر رہم فدا باشد

یہ بات مقدر ہو چکی ہے کہ ایک دن اس روئے زمین پر ہزاروں جان و دل میری راہ میں قربان ہونگے

زمینِ مُردہ ہمیں خواست عیسوی انفاس — زِوعظِ بے عملاں خود اثر کجا باشد

مری ہوئی زمین بھی دم عیسیٰ کو چاہتی تھی جو آپ بے عمل ہوں ان کا اثر کہاں ہوتا ہے

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۲)

خوفناک مواقع پر آپ کا سلام امام مہدی اور اس کی جماعت کیلئے سلامتی کا تحفہ ہوگا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں مخالفین احمدیت نے آپ کو ہر طرح کی تکلیفیں دیں اور ستایا یہاں تک کہ آپ کے خلاف قتل کے جھوٹے مقدمے بھی بنائے گئے لیکن آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کی برکت سے ہر مشکل گھاٹی اور ہر خوفناک کھائی سے بچائے گئے آپ اس تعلق میں اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار

کہ اگر میرے ساتھ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہ ہوتا اور آپ کی برکتیں میرے شامل حال نہ ہوتیں تو میرا حشر بھی وہی ہوتا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخالفین نے ان کے ساتھ کیا تھا۔

اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دور خلافت میں جماعت کو وہ دن بھی دیکھنے نصیب ہو گئے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر ایک سال میں ایک کروڑ افراد بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہوئے اور خدا نے محض اپنے فضل سے یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نظارہ ہمیں دکھا دیا ہے۔

سورہ نصر کی آیات میں جہاں اللہ کی مدد اور فتح کا ذکر کرتے ہوئے فوج در فوج لوگوں کے اللہ کے دین میں داخل ہونے کی خوشخبری ہے وہاں ساتھ ہی مومنین کو تسبیح و تحمید اور استغفار کا تاکیدی حکم بھی تھا۔ اور یہی وہ تسبیح و تحمید و استغفار ہے جو نو مبائعین کی تربیت اور ان کی روحانی حفاظت کا کام دے گا اور یہی وہ تسبیح تحمید اور استغفار ہے جو باوجود پہاڑوں جیسی مشکلات کے تاوقتِ مرگ ہمیں اپنے عہد بیعت پر قائم رکھے گا جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کمال نمونہ انبیاء کے تحت عقد اخوت سے تعبیر فرما رہے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کی جو دس شرائط بیان فرمائی ہیں اُن میں سے آخری شرط یہی ہے کہ بیعت کرنے والا تاوقتِ مرگ اس عقد اخوت اور اقرار اطاعت پر قائم رہیگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تادم موت اس اقرار اطاعت اور عہد بیعت پر ثابت قدم رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(منیر احمد خادم)

یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کرلی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا

……………﴿کلمات طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام﴾……………

ارشاد ربانی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت اللہ تعالیٰ کی بیعت ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا۔(الفتح آیت ۱۱)

ترجمہ: وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ صرف اللہ کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے پس جو کوئی اس عہد کو توڑے گا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی جان پر پڑے گا اور جو کوئی اس عہد کو جو اس نے خدا سے کیا تھا پورا کرے گا اللہ اس کو اس کا بہت بڑا اجر دے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کی بیعت لینا

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَافِی قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا۔ (الفتح آیت ۱۹)

ترجمہ: اللہ مومنوں سے اس وقت بالکل خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے اور اس نے اس (ایمان) کو جو ان کے دلوں میں تھا خوب جان لیا سو اس کے نتیجہ میں اس نے ان کے دلوں پر سکینت نازل کی اور ان کو ایک قریب میں آنے والی فتح بخشی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کی بیعت لینے کا ارشاد اور بیعت کے الفاظ

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَ کَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَا دَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْھُنَّ وَاسْتَغْفِرْلَھُنَّ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (ممتحنہ - ۱۳)

ترجمہ: اے نبی جب تیرے پاس عورتیں مسلمان ہو کر آئیں اور بیعت کرنے کی خواہش کریں اس شرط پر کہ وہ اللہ کا شریک کسی کو نہیں قرار دیں گی اور نہ ہی چوری کریں گی اور نہ ہی زنا کریں گی اور نہ ہی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ہی کوئی جھوٹا بہتان کسی پر باندھیں گی اور نیک باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی تو ان کی بیعت لے لیا کر اور ان کیلئے استغفار کیا کر اللہ بہت بخشنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

احادیث نبوی صلّی اللہ علیہ وسلم

حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَنَا اَبُو اِدْرِیْسَ عَآئِذُ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عُبَادَۃَ بْنَ الصَّامِتِ وکَانَ شَھِدَ بَدْرًا وَّھُوَ اَحَدُ النُّقَبَآءِ لَیْلَۃَ الْعَقَبَۃِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَہٗ عِصَابَۃٌ مِن اَصْحَابِہٖ بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بَاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تُسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُھْتَانٍ تَفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ وَلَا تَعْصَوْا فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰالِکَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ فِی الدُّنْیَا فَھُوَ کَفَّارَۃٌ لَّہٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰالِکَ شَیْئًا ثُمَّ سَتَرَہُ اللّٰہُ فَھُوَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْہُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَہٗ فَبَایَعْنَاہُ عَلٰی ذٰالِکَ۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں یہ عبادہ وہ ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے اور عقبہ کی رات ایک نقیب تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ کے اردگرد صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی کہ تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، چوری نہ کرو گے، زنا، نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے، کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے نیک کاموں میں نافرمانی نہ کرو گے۔ پس جو کوئی تم میں سے اس عہد کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی میں مبتلا ہو جائے گا اور دنیا میں اسے اس کی سزا مل جائے تو اس کا کفارہ بن جائے گی اور اگر کوئی غلط کاموں میں مبتلا ہو اور خدا اس کا پردہ رکھ لے تو وہ اللہ کے سپرد ہو گیا چاہے تو آخرت میں عذاب دے چاہے معاف فرما دے پھر ہم نے ان باتوں پر آپ سے بیعت کرلی۔ (بخاری کتاب الایمان)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ ثَنا یَحْیٰ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ ثَنَا قَیْسٌ عَنْ جَرِیْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب البیعۃ علی اقام الصلوٰۃ)

ترجمہ: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے۔ زکوٰۃ دینے، اور ہر مسلمان سے خیر خواہی پر بیعت کی تھی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نُبَایِعُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ وَیُلَقِّنَا فِیْمَا اسْتَطَعْتُم۔ (ابوداؤد)

ابن عمر سے روایت ہے کہ ہم بیعت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر اور آپ ہم کو تعلیم کرتے تھے کہ یہ بھی کہو کہ جہاں تک کہ ہم کو طاقت ہے۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا وَھْبٌ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عن ابن شِھَابٍ عَن عُرْوَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ رضی اللّٰہُ عَنْھَا اَخْبَرَتْہُ عَن بَیْعَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہِ عَلَیہِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَالَتْ مَامَسَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ بِیَدِہٖ امْرَأَۃً قَطُّ اِلَّا اَن یَاخُذَ عَلَیْھَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَیْھَا فَاَعْطَتْہُ قَالَ اذْھَبِیْ فَقَدْ بَایَعْتُکِ۔

احمد بن صالح، وھب، مالک، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے کس طرح بیعت کرتے تھے۔ انہوں نے کہا آپ نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی اجنبی عورت کو نہیں چھوا۔ البتہ عورت سے عہد لیتے جب وہ عہد دیتی تو آپ فرماتے جا میں تجھ سے بیعت لے چکا۔ (ابوداؤد)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بیعت کا مطلب

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور میں نے پیشتر بذریعہ خط کے بیعت کی ہوئی ہے کیا وہی کافی ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "ہزاروں آدمی ہیں کہ ان بے چاروں کو دنیوی مشکلات کی وجہ سے استطاعت نہ ہونے کے باعث قادیان میں آنا دشوار ہے اور انہوں نے بذریعہ خطوط ہی بیعت کی ہوئی ہے بیعت کرنے سے مطلب بیعت کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہے ایک شخص نے روبرو ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی۔ اصل غرض و غایت کو نہ سمجھا یا پروانہ کی تو اس کی بیعت بے فائدہ ہے اور اس کی خدا کے سامنے کچھ حقیقت نہیں مگر دوسرا شخص ہزار کوس سے بیٹھا بیٹھا صدق دل سے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت کو مان کر بیعت کرتا ہے اور پھر اس اقرار کے اوپر کاربند ہو کر اپنی عملی اصلاح کرتا ہے وہ اس روبرو بیعت کر کے بیعت کی حقیقت پر نہ چلنے والے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

دیکھو مولوی عبداللطیف صاحب شہید اسی بیعت کی وجہ سے پتھروں سے مارے گئے ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے حتی کہ ان کا جسم پتھروں سے چھپ گیا مگر انہوں نے اُف تک نہ کی ایک چیخ تک نہ ماری بلکہ ان کو اس ظالمانہ کارروائی سے پیشتر تین بار خود امیر نے اس امر سے توبہ کرنے کے واسطے کہا اور وعدہ کیا کہ اگر تم توبہ کرو تو معاف کر دیا جاوے گا اور پیشتر سے زیادہ عزّت اور عہدہ عطا کیا جاوے گا مگر وہ تھا کہ خدا کو مقدم کیا اور کسی دکھ کی جو خدا کے واسطے ان پر آنے والا تھا پروانہ کی اور ثابت قدم رہ کر ایک نہایت عمدہ زندہ نمونہ اپنے کامل ایمان کا چھوڑ گئے وہ بڑے فاضل عالم اور محدث تھے۔

سنا ہے کہ جب ان کو پکڑ کر لے جانے لگے تو ان سے کہا گیا کہ اپنے بال بچوں سے مل لو ان کو دیکھ لو مگر انہوں نے کہا کہ اب کچھ ضرورت نہیں یہ ہے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت۔

بیعت کے سبب سے پہنچنے والی ادنیٰ ادنیٰ تکلیفوں کی پروا نہیں کرنی چاہئے

بعض لوگوں کے ہمارے پاس خطوط آتے ہیں کہ میں ایک مسجد کا ملاں تھا آپ کی بیعت کرنے کی وجہ سے لوگ مجھ سے ناراض ہیں مخالفت کرتے ہیں غرض مجھے بیعت کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ حالانکہ اس آزادی اور امن کے زمانہ اور سلطنت میں ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہی کیا پہنچا سکتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ کسی نے زبان سے

باقی صفحہ (29) پر ملاحظہ فرمائیں

فی الحقیقت اگر یہ سلسلہ انسانی منصوبہ اور افتراء ہوتا تو اس کے ہلاک کرنے کیلئے یہ فتویٰ (فتویٰ کفر-ناقل) کا ہتھیار بہت زبردست تھا

لیکن اس کو خدا تعالیٰ نے قائم کیا تھا پھر وہ مخالفوں کی مخالفت اور عداوت سے کیونکر مر سکتا تھا

﴿سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے... اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی"

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"... میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ سب سے اوّل مجھ پر کفر کا فتویٰ اس شہر کے چند مولویوں نے دیا مگر میں دیکھتا ہوں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ کافر کہنے والے موجود نہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے اب تک زندہ رکھا اور میری جماعت کو بڑھایا۔ میرا خیال ہے کہ وہ فتویٰ کفر جو دوبارہ میرے خلاف تجویز ہوا اسے ہندوستان کے تمام بڑے شہروں میں پھرایا گیا۔ اور دو سو کے قریب مولویوں اور مشائخوں کی گواہیاں اور مہریں اس پر کرائی گئیں... ان لوگوں نے اپنے خیال میں سمجھ لیا کہ بس یہ ہتھیار اب سلسلہ کو ختم کر دے گا۔ اور فی الحقیقت اگر یہ سلسلہ انسانی منصوبہ اور افتراء ہوتا تو اس کے ہلاک کرنے کیلئے یہ فتویٰ کا ہتھیار بہت ہی زبردست تھا لیکن اس کو خدا تعالیٰ نے قائم کیا تھا۔ پھر وہ مخالفوں کی مخالفت اور عداوت سے کیونکر مر سکتا تھا۔ جس قدر مخالفت میں شدت ہوتی گئی اسی قدر اس سلسلہ کی عظمت اور عزت دلوں میں جڑ پکڑتی گئی۔ اور آج میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب میں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی"۔ (لیکچر لدھیانہ - روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۹، ۲۵۰)

"اللہ تعالیٰ ہمیں اگلی دفعہ ایک کروڑ ہونے کی توفیق دے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۷ راگست ۱۹۹۸ء کے موقع پر فرمایا:

"اب جبکہ ہم ہزاروں سے لاکھوں اور لاکھوں سے کروڑوں میں داخل ہو رہے ہیں تو یاد رکھیں کہ پچاس لاکھ پر ہمارا قدم رکنا نہیں ہے۔ میں امید رکھتا ہوں اور پوری طرح ابھی سے میں اس بارہ میں منصوبے بنا کر جماعت کے سربراہوں سے جو مختلف ملکوں سے آئے ہیں گفتگو کر چکا ہوں۔ ہرگز بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اگلی دفعہ ایک کروڑ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جب ہم ایک کروڑ ہو جائیں گے، جیسا کہ مجھے بھاری امید ہے ہم کوشش ضرور کریں گے انشاء اللہ، تو اس صورت میں اگلے سال کے دو کروڑ نہ بھولیں۔ اس طرح اگر یہ سلسلہ بڑھے تو چند سالوں میں تمام دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قدموں کے نیچے ہوگی۔ اور یہ منصوبہ وہ ہے کہ محض خوش فہمی پر مبنی نہیں ہے۔ یہ قرآنی تعلیمات پر مبنی ہے اور ان تعلیمات پر عملدر آمد کے نتیجے میں جب ہم حکمت سے منصوبہ بناتے ہیں اور صبر سے اس کی پیروی کرتے ہیں اور دُعا سے اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہیں تو یہ منصوبہ پھر اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں آجاتا ہے اور اب تک کا میرا یہی تجربہ ہے اس نے کبھی بھی ہمیں مایوس نہیں کیا...

پس پہلے تو ایمان اور یقین دلوں میں پیدا کریں۔ اگر آپ کو یقین ہی نہیں ہوگا کہ یہ باتیں ممکن ہیں تو یقین سے جو توکل پیدا ہوتا ہے وہ بھی نہیں ہوگا۔ کامل یقین اور اس کے نتیجے میں توکل۔ توکل کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ذمہ داری خود قبول فرمالیتا ہے۔ کہ میرے عاجز، بے کس بندوں نے مجھ پر توکل کیا ہے تو میں ان کی توقعات پوری نہیں کروں گا!!؟...

... حالات سنگین ہو رہے ہیں اور یہ خطرہ درپیش ہے کہ تیزی سے اور زیادہ سنگین ہو جائیں۔ لیکن ایک بات میں آپ کو یاد دلا دیتا ہوں کہ حالات سنگین ہو بھی جائیں تو نتیجۃً انشاء اللہ وہ جماعت کے حق میں ہونگے۔ جو بھی نتیجہ اللہ کے علم میں ہے وہ نکلے گا مگر اس بارے میں مجھے ادنیٰ بھی شک نہیں کہ تبدیل ہوتے ہوئے حالات کا آخری نتیجہ جماعت احمدیہ کے حق میں ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا آخری نتیجہ ملاں کے خلاف ہوگا اور میں بھاری امید رکھتا ہوں کہ ملاں اپنی فتح کے تصور کے ساتھ اگلی صدی کا منہ نہیں دیکھے گا۔"

(الفضل انٹرنیشنل ۲۵ ستمبر تا یکم اکتوبر ۱۹۹۸ء)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری روز ساتویں عالمی بیعت کا انعقاد

۱۰۴ ممالک کی ۲۳۱ قوموں کے ایک کروڑ آٹھ لاکھ ۲۰ ہزار

نئے افراد نے اس سال جماعت احمدیہ میں شمولیت کا اعزاز پایا

ساتویں عالمی بیعت یکم اگست ۱۹۹۹ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۴ ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے دن منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر اعلان کیا گیا کہ اس سال خدا کے فضل و کرم سے ایک کروڑ آٹھ لاکھ ۲۰ ہزار ۲۲۶ نئے افراد نے دنیا بھر میں احمدیت میں شمولیت اختیار کی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عالمی بیعت کے موقع پر تشریف لائے تو احباب جماعت پہلے ہی قطاروں میں تیار بیٹھے تھے۔

عالمی بیعت کی تقریب میں جلسہ گاہ میں ۲۵ زبانوں میں بیعت کے الفاظ کا ترجمہ دوہرایا گیا۔ اور ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا کے ۱۵۸ ممالک کے احمدیوں نے اپنے نئے بھائیوں کے ساتھ تجدید بیعت کا شرف حاصل کیا۔

مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے عالمی بیعت سے قبل اس کا طریق کار انگریزی زبان میں بیان کیا۔ آپ نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ پڑھیں گے اور پھر احباب ان کو دوہرائیں گے۔ اس کے بعد ان الفاظ کا ترجمہ ۲۵ زبانوں میں دوہرایا جائے گا۔

ایڈیشنل وکیل التبشیر مکرم عبدالماجد طارہ صاحب نے مختصراً بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ ساتویں عالمی بیعت ۱۹۹۹ء کے موقع پر ایک کروڑ ۸ لاکھ ۲۰ ہزار ۲۲۶۔ افراد نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی ہے۔ ان کا تعلق ۱۰۴ ممالک کی ۲۳۱ قوموں سے ہے اور اس وقت ۲۵ زبانوں میں یہاں پر بیعت کے الفاظ کا ترجمہ کر کے دوہرایا جائے گا۔

اس کے بعد سات نمائندگان نے دنیا بھر کی قوموں اور مبائعین کی نمائندگی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کو پکڑا۔ پھر ان نمائندگان کے کندھوں پر دیگر احباب نے ہاتھ رکھ کر یہ رابطہ تمام احباب تک پہنچایا اور تمام احباب جماعت نے جو یہاں موجود تھے ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ساتھ رابطہ ملالیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ ادا فرمائے۔ جس کو احباب نے دوہرایا اس کے بعد ۲۵ زبانوں میں بیعت کے الفاظ کے ترجمہ کی آوازیں بیک وقت بلند ہوئیں۔ یہ ایک عجیب حیران کن نظارہ تھا اور ایک خاص روحانی جذب اور لطف لئے ہوئے تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بیعت کے الفاظ نہایت درجہ سوز اور رقت سے ادا فرما رہے تھے اور یہی کیفیت موجود ۲۰ ہزار کے مجمع پر اور ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا بھر کے ایک کروڑ سے زائد نئے مبائعین اور پہلے سے کروڑوں احمدی احباب پر طاری تھی۔

بیعت کے الفاظ کے بعد حضور نے فرمایا اب ہم سجدہ شکر ادا کریں گے اس کیلئے کسی سمت کی ضرورت نہیں، جو جہاں بیٹھا ہے وہیں سجدہ کرلے اس کے بعد تمام احباب نے سجدہ شکر ادا کیا اور اس طرح عالمی بیعت ۱۹۹۹ء کی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

باقی صفحہ (۱۶) کالم (4-3) پر ملاحظہ فرمائیں

زندہ دین-اسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہُدا یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحٰی یہی ہے

مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسماں کے نیچے دینِ خدا یہی ہے

باطن سیہ ہیں جن کے اس دیں سے ہیں وہ منکر
پر اے اندھیرے والو دل کا دیا یہی ہے

دُنیا کی سب دُکانیں ہیں ہم نے دیکھی بھالیں
آخر ہوا یہ ثابت دارالشفا یہی ہے

سب خشک ہوگئے ہیں جتنے تھے باغ پہلے
ہر طرف میں نے دیکھا بستاں ہرا یہی ہے

دُنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تم اس کو یارو! آبِ بقا یہی ہے

اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج
پر دیکھتے نہیں ہیں دُشمن بلا یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم ص ۵۴ دُرِّ ثمین اردو)

نومبائعین کو نصائح

۲۰؍مئی ۱۹۰۴ء بمقام گورداسپور بعد نماز عصر حیدر آباد دکن کے چند احباب نے بیعت کی۔ بیعت کے بعد تقریر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"آپ نے جو مجھ سے آج تعلق بیعت کیا ہے، تو میں چاہتا ہوں کہ کچھ بطور نصیحت چند الفاظ تمہیں کہوں۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ پر ایمان رکھے اور پھر قرآن کریم پر غور کرے کہ خدا تعالیٰ نے کیا کچھ قرآن مجید میں فرمایا ہے تو وہ شخص دیوانہ وار دنیا کو چھوڑ خدا تعالیٰ کا ہو جائے۔ یہ بالکل سچ کہا گیا ہے کہ دنیا روزے چند عاقبت باخداوند۔ اب خدا تعالیٰ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف آنا چاہتا ہے اور فی الواقعہ اس کا دل ایسا نہیں کہ اس نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہو تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل سزا ٹھہرتا ہے ہم اس دنیا میں دیکھتے ہیں کہ اس کے مقاصد حاصل کرنے کیلئے جب تک کافی حصہ اپنا اُن کی طلب میں خرچ نہ کر دیں۔ وہ مقاصد حاصل ہونے ناممکن ہیں۔ مثلاً اگر طبیب ایک دوائی اور اس کی ایک مقدار مقرر کردے اور ایک بیمار وہ مقدار دوائی کی تو نہیں کھاتا بلکہ تھوڑا حصہ اس دوائی کا استعمال کرتا ہے تو اس کو کیا فائدہ اس سے ہوگا۔ ایک شخص پیاسا ہے تو ممکن نہیں کہ ایک قطرہ پانی سے اس کی پیاس دور ہو سکے۔ اسی طرح جو شخص بھوکا ہے وہ ایک لقمہ سے سیر نہیں ہو سکتا اسی طرح خدا تعالیٰ یا اس کے رسول پر زبانی ایمان لے آنا یا ایک ظاہری رسم کے طور پر بیعت کر لینا بالکل بیسود ہے۔ جب تک انسان پوری طاقت سے خدا تعالیٰ کی راہ میں نہ لگ جاوے۔ نفس کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ انسان پورے طور پر وہ حصہ لے جو روحانی زندگی کیلئے ضروری ہے۔ صرف یہ خیال کہ میں مسلمان ہوں کافی نہیں۔

میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ نے جو تعلق مجھ سے پیدا کیا ہے (خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے) اس کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی فکر میں ہر وقت لگے رہیں۔ لیکن یاد رہے کہ صرف اقرار ہی کافی نہیں جب تک عملی رنگ سے اپنے آپ کو رنگین نہ کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُتْرَكُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ (العنکبوت:۳) یعنی کیا انسانوں نے گمان کر لیا ہے کہ ہم آمنا ہی کہہ کر چھٹکارا پا لیں گے اور کیا وہ آزمائش میں نہ ڈالے جائیں گے۔ سو اصل مطلب یہ ہے کہ یہ آزمائش اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ آیا ایمان لانے والے نے دین کو ابھی دنیا پر مقدم کیا ہے یا نہیں۔ آج کل اس زمانہ میں جب لوگ خدا تعالیٰ کی راہ کو اپنے مصالح کے خلاف پاتے ہیں یا بعض جگہ حکام سے ان کو کچھ خطرہ ہوتا ہے تو وہ خدا کی راہ سے انکار کر بیٹھتے ہیں۔ ایسے لوگ بے ایمان ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ فی الواقعہ خدا ہی احکم الحاکمین ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ بہت دشوار گزار ہے اور یہ بالکل سچ ہے کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی کھال اپنے ہاتھ سے نہ اُتار لے تب تک وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مقبول نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک بھی ایک بے وفا نوکر کسی قدر و منزلت کے قابل نہیں جو نوکر صدق اور وفا نہیں دکھلاتا وہ کبھی قبولیت نہیں پاتا۔ اسی طرح جناب الٰہی میں وہ شخص پرلے درجہ کا بے ادب ہے جو چند روزہ دنیوی منافع پر نگاہ رکھ کر خدا تعالیٰ کو چھوڑتا ہے۔

بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی یہ بالکل غلط ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں چل کر انجام کار کوئی شخص نقصان اُٹھاوے۔ صادق کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتا۔ نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے۔ جو دنیا کیلئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالیٰ سے اس نے کیا ہے توڑ رہا ہے۔ وہ شخص جو محض دنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہو رہا ہے۔ وہ یاد رکھے بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اُسے نہ چھڑا سکے گا۔ اس نے احکم الحاکمین کے پاس جانا ہے جو اُس سے دریافت کرے گا کہ تو نے میرا پاس کیوں نہیں کیا؟۔ اس لئے ہر مومن کیلئے ضروری ہے کہ خدا جو ملک السموات والارض ہے اس پر ایمان لاوے اور سچی توبہ کرے۔ از۔ ملفوظات جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۸۔۳۹)

وفات مسیح کا ذکر

اور ہمارے مسائل۔ سو وہ بھی بالکل صاف ہیں۔ مثلاً قرآن شریف کی یہ آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ (المائدہ:۱۱۸) اس میں ایک جواب اور ایک سوال ہے۔ خدا تعالیٰ مسیح علیہ السلام سے پوچھے گا کہ کیا تو نے لوگوں کو ایسی تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لینا تو وہ جواب میں عرض کریں گے کہ بار خدایا جب تک میں زندہ رہا اور اُن میں رہا میں نے تو اُن کو ایسی تعلیم نہیں دی۔ البتہ تو نے جب مجھ کو مار دیا تو پھر تو ہی ان کا نگران حال تھا مجھے کوئی علم نہیں کہ میرے پیچھے انہوں نے کیا کیا۔ یہ کیسی موٹی بات ہے کہ خود مسیح اپنی وفات کا اقرار کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر عیسائی بگڑے تو میری وفات کے بعد بگڑے جب تک میں اُن میں زندہ رہا تب تک وہ صحیح عقیدہ پر قائم تھے۔ اب اگر عیسائی بگڑ گئے ہیں تو بالضرور مسیح مر چکا ہے اور اگر مسیح آج تک نہیں مرا تو عیسائی بھی نہیں بگڑے اور اگر عیسائی نہیں بگڑے تو بالضرور عقیدہ الوہیت مسیح بھی درست ہے۔ پھر مسیح کا یہ کہہ دینا کہ مجھے تو اُن کے بگڑنے کا علم نہیں جیسے کہ اسی آیت سے پایا جاتا ہے کیا یہ جواب اُن کا جھوٹا نہیں ہوگا۔ اگر ان کا دوبارہ دنیا میں آنا درست ہے کیونکہ سوال وجواب قیامت کو ہوگا۔ اور اگر انہوں نے دوبارہ دنیا میں آکر چالیس سال رہنا ہے اور عیسائیوں اور کفار کو قتل کر کے اسلام کو پھیلانا ہے تو بالضرور انہوں نے عیسائیوں کی بگڑی ہوئی حالت کو دیکھ لیا ہے اور اس بگڑی ہوئی حالت کو دیکھ کر وہ دوبارہ اس دنیا سے تشریف لے جاویں گے تو پھر حضرت مسیح کا یہ جواب دینا خدا کے حضور میں دروغ بیانی ہے۔ کیا وہ احکم الحاکمین نہ کہے گا کہ تو دوبارہ دنیا میں گیا اور تو نے دیکھ لیا کہ تیری امت بگڑ چکی تھی۔ ایک مجازی حاکم کے آگے غلط بیانی دروغ حلفی کے جرم کا خطرناک ارتکاب ہے۔ چہ جائیکہ ایک عالم الغیب حاکم کی جناب میں ایسی دروغ بیانی کی جاوے تو گویا اس آیت نے بڑی صفائی کے ساتھ ایک طرف مسیح کی وفات کو ثابت کر دیا اور دوسری طرف ان کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کا بطلان کر دیا۔ اس کے مقابل جب ہم حدیثوں پر غور کرتے ہیں تو وہاں سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ حضرت رسالت مآب نے فرمایا اور یہ متفق علیہ حدیث ہے کہ میں نے حضرت مسیح کو حضرت یحیٰ کے ساتھ دیکھا۔ حضرت یحیٰ کا مر جانا اور ان کا اس جماعت میں داخل ہونا جن کی قبض روح ہو چکی ہے ثابت شدہ امر ہے۔ اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مسیح بلا قبض روح و انتقال کرنے کے ایک ایسے شخص کا جلیس ہو جو دنیا سے مرچکا ہے۔ اب ایک طرف قولِ خدا اور دوسری طرف رویت رسول اکرم ﷺ سے وفات مسیح اور ان کا دوبارہ دنیا میں واپس نہ آنا قطعی ثابت ہو گیا۔ اب بھی یہ لوگ اگر عقیدہ حیات مسیح سے باز نہ آویں تو یہی سمجھا جاوے گا کہ سچی ہدایت اور سعادت صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

آنیوالا مسیح اُمتی ہوگا اور دیگر نشانات

رہا یہ کہ آنے والا کون ہے؟ اس کا فیصلہ بھی قرآن و حدیث نے کر دیا ہے۔ سورہ نور نے صاف طور پر بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے خلفاء اس امت میں سے ہوں گے۔ بخاری اور مسلم کا بھی یہی مذہب ہے کہ آنے والا مسیح اس اُمت میں سے ہوگا۔ اب ایک طرف قرآن و حدیث بنی اسرائیلی مسیح کی موت اور دوبارہ نہ آنے کو بیان کرتے ہیں۔ دوسری طرف یہی قرآن و حدیث آنے والے مسیح کو اسی امت میں سے ٹھہراتے ہیں تو پھر اب انتظار کس بات کا ہے؟

اب علامات کو بھی دیکھ لیا جاوے۔ صدی کے سر پر مجدد کا آنا سب نے تسلیم کیا ہے اور یہ بھی مانا ہے کہ مسیح بطور مجدد صدی کے سر پر آئے گا۔ صدی میں سے بائیس (اب تو چودھویں صدی پوری ختم ہو کر پندرھویں صدی میں سے بھی ۲۰ سال گزر رہے ہیں ناقل) سال گذر گئے اور اس وقت تک مجدد نظر نہ آیا۔ آخر اس صدی کے سر پر جس مجدد نے آنا تھا وہ کہاں ہے؟

کسوف وخسوف کا نشان

مہدی کا نشان کسوف و خسوف تھا جو رمضان میں ہونا تھا اس کسوف و خسوف پر بھی آٹھ (اب تو اس نشان پر ۱۰۴ سال گزر چکے ہیں۔ ناقل) سال گزر گئے۔ مہدی نہ آیا۔ اگر یہ کہا جاوے کہ نشان تو ہو گیا لیکن صاحب نشان بعد میں آوے گا تو یہ عقیدہ بڑا فاسد ہے اور قسم قسم کے فسادات کی بناء ہے۔ اگر ایک زمانہ کے بعد اکٹھے بیس انسان مہدویت کے مدعی ہو جاویں تو پھر اُن میں کون فیصلہ کرے گا؟ ضرور ہے کہ صاحب نشان نشان کے ساتھ ہو۔ یہ لوگ ممبروں پر چڑھ کر صدی کے سرے کو اور کسوف و خسوف کو یاد کیا کرتے اور روتے تھے۔ لیکن جب وہ وقت آیا تو یہی لوگ دشمن بن گئے۔ حدیث کے مطابق تمام نشان واقعہ ہو گئے لیکن یہ لوگ اپنی ضد سے باز نہیں آتے۔ کسوف و خسوف کا عظیم الشان نشان ظاہر ہو گیا لیکن خدا تعالیٰ کے اس نشان کی قدر نہ کی گئی۔

طاعون کا نشان

اسی طرح کل انبیاء کی کتب سابقہ اور قرآن

حدیث میں ایک اور بلا کی طرف اشارہ تھا جو کسوف و خسوف کے آسمانی نشان کے بعد آنے والی تھی اور وہ طاعون ہے۔ جو وہ بھی مسیح کے زمانہ سے وابستہ تھی۔ یہ ایک خطرناک مصیبت ہے جس کی طرف ہر ایک اولوالعزم نبی نے بالتصریح یا بالاجمال اشارہ کیا ہے طاعون آگئی۔ لاکھوں انسان تباہ ہوگئے۔ اور نہ معلوم کب تک اس کی تباہی چلتی رہے گی۔ لیکن جس موعود کے زمانہ کی شناخت کا یہ نشان ہے اسے اب تک ان لوگوں نے نہ پہچانا۔ اسی طرح زمین و آسمان نے شہادت دی۔ لیکن ان شہادتوں کو ردی سمجھا گیا۔ خدا غیور ہے اور وہ اپنی غیرت دکھلائے گا۔ ایک مجازی حاکم عدول حکمی پسند نہیں کرتا تو وہ احکم الحاکمین غیور خدا کب اس عدول حکمی کو بلا سزا چھوڑے گا۔

نئی سواری کا نشان

ایک اور نشان اس زمانہ کا وہ نئی سواری تھی جس نے اونٹوں کو بیکار کر دینا تھا قرآن نے وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (التکویر:۵)(جب اُنٹنیاں بے کار ہو جاویں گی) کہہ کر اس زمانہ کا پتہ بتلایا۔ حدیث نے مسیح کے نشان میں یوں کہا لیُترکن القلاص فلا یسعی علیھا۔ پھر یہ نشان کیا پورا نہ ہوا؟ حتی کہ اس سرزمین میں بھی جہاں آج تک اُونٹنی کی سواری تھی اور بغیر اُنٹنیوں کے گزارہ نہ تھا۔ وہاں بھی اس سواری کا انتظام ہو گیا۔ ہے اور چند سالوں میں اونٹوں کی سواری کا نام و نشان نہیں ملے گا۔ اونٹنیاں بیکار ہو گئیں۔ مقرر کردہ نشان پورے ہوگئے لیکن جس کا یہ نشان تھا وہ پہچانا نہ گیا۔ کیا یہ امور بھی میرے اختیار میں تھے کہ ایک طرف تو میں دعویٰ کروں اور دوسری طرف یہ نشان پورے ہوتے جاویں۔ کیا آسمانی نظام پر بھی میرا دخل ہے جو کسوف و خسوف موعود کو پیدا کر لیتا؟ یا میرے ہاتھ کوئی ایسے مواد ہیں جن سے زمین پر موعود طاعون پیدا ہوگئی؟ یا حج کا روکنا جو یہ بھی مسیح کا نشان تھا کیا یہ بھی میرے اشارہ سے ہوا؟ اسی طرح بیسیوں نشان زمانہ مسیح کے ساتھ وابستہ تھے۔ وہ سب پورے ہوگئے۔ خدا تعالیٰ نے کونسی حجت کو ان پر پورا نہیں کیا لیکن ان کا انکار ابھی اسی طرح ہے اصل بات یہ ہے کہ زمانہ میں دہریت پھیلی ہوئی ہے جو خفیہ خفیہ سب دلوں پر اثر کر رہی ہے۔ خشیت الٰہی دن بدن مفقود ہو رہی ہے۔ کان رکھتے ہیں پر سن نہیں سکتے۔ آنکھیں رکھتے ہیں پر نہیں دیکھتے۔ دل رکھتے ہیں پر نہیں سمجھتے۔ یہی وجہ ہے کہ انکار ہے ورنہ معاملہ تو بہت ہی صاف تھا۔ میری کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس قدر اتمام حجت کی گئی ہے۔ اب اُن کے پاس کوئی جواب نہیں۔ خدا تعالیٰ نے قوی دلائل سے اُن کا رگ و ریشہ کاٹ دیا ہے لیکن یہ نہیں دیکھتے۔

شناخت مامور کے تین طریق

ایک مامور کی شناخت کے تین طریق ہیں۔ نقل۔ عقل۔ تائیدات سماوی۔ اب دیکھنا چاہئے کہ یہ تینوں امور اس سلسلہ کے مؤید ہیں۔ دانیال اور دیگر انبیاء نے تو اس کے آنے کا زمانہ مقرر کر دیا ہے حتی کہ صدی اور سال بھی مقرر کر دیا ہے۔ تمام عیسائیوں میں ایک قسم کی گھبراہٹ پیدا ہوئی ہے کیونکہ کتب سابقہ کے مطابق مسیح کی آمد کا وقت آچکا ہے۔ اور مسیح ابھی تک آیا نہیں۔ اس لئے بعض علماء اخیر مجبور ہو کر اس طرف گئے ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی سے مراد کلیسیا کی ترقی ہے جو ہو چکی ہے۔ (از۔ ریویو) البدر جلد ۳ نمبر ۳۰ صفحہ ۳ و ۴ مورخہ ۸/ اگست ۱۹۰۴ء)

اسی طرح ہماری کتب کے مطابق بھی بعثت مسیح کا یہی زمانہ ہے حجج الکرامہ والے نے لکھا ہے کہ کل اہل کشوف اسی طرف گئے ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی کیلئے چودھویں صدی مقرر ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی اسی زمانہ کیلئے اُسے چراغ الدین کہا ہے۔ غرض کہ ہر ایک بزرگ نے جو زمانہ مقرر کیا ہے وہ چودھویں صدی سے آگے نہیں گیا۔ اگرچہ اُن میں کچھ اختلاف ہے چودھویں صدی میں لطیف اشارہ اس طرف تھا کہ دین اسلام چودھویں رات کے چاند کی طرح اس زمانہ میں چمک اُٹھے گا۔ جس طرح چاند کا کمال چودھویں رات کو ہوتا ہے اسی طرح اسلام کا کمال کل دنیا میں چودھویں صدی میں ظاہر ہوگا۔ تیرھویں صدی کی تاریکی ان لوگوں میں ضرب المثل ہے بعض کہتے ہیں کہ اس صدی کے علماء سے بھیڑیوں نے بھی نجات مانگی تھی۔ یہ لوگ چودھویں صدی کے منتظر تھے لیکن جب صدی آگئی تو اپنی بدبختی کے باعث انکار کر گئے۔

عقل کے نزدیک بھی زمانہ مسیح کا یہی معلوم ہوتا ہے۔ اسلام اس قدر کمزور ہو گیا ہے کہ ایک وقت ایک شخص کے مرتد ہو جانے پر اس میں شور پڑ جاتا تھا۔ لیکن اب لاکھوں مرتد ہو گئے۔ رات دن مخالفت اسلام میں کتب تصنیف ہو رہی ہیں۔ اسلام کی بیخکنی کے واسطے طرح طرح کی تجاویز ہو رہی ہیں۔ عقل پسند نہیں کرتی کہ جس خدا نے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر) کا وعدہ دیا ہے وہ اس وقت اسلام کی حفاظت نہ کرے اور خاموش رہے۔ یہ زمانہ کس قسم کی مصیبت کا زمانہ ہے کہ شرفاء کی اولاد دشمن اسلام ہو کر گرجاؤں میں چلے گئے اور کھلے طور پر رسول اکرم ﷺ کی توہین ہو رہی ہے۔ ہر ایک قسم کی گالی اور سب وشتم میں اُن کو یاد کیا جاتا ہے۔ ان تمام امور کو بہ ہیئت مجموعی اگر دیکھا جائے تو عقل کہتی ہے کہ یہی وقت خدا تعالیٰ کی تائید کا ہے اور میں تم کو سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ سلسلہ قائم نہ ہوتا تو اسلام برباد ہو چکا تھا۔ سو خدا تعالیٰ کے وجود کا یہ بھی ایک نشان ہے کہ عین ضرورت کے وقت خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا اور عین مصیبت کے وقت اسلام کو سنبھالا۔ تائیدات سماوی اگر دیکھی جاویں تو یہاں بھی ایک بڑا خزانہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہزار ہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کئے اگر میں ان تمام نشانوں کو جمع کروں جو ہر روز میں اور میرے ساتھ رہنے والے دیکھتے ہیں تو اُن کی تعداد لاکھ کے قریب ہو جاتی ہے قطع نظر اس کے صرف براہین احمدیہ کے بعض الہامات کو دیکھا جاوے۔ چوبیس برس ہوئے کہ یہ کتاب تصنیف ہوئی جو اس وقت مکہ مدینہ مصر۔ بخارا۔ لنڈن۔ اور ایسا ہی ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں پہنچ گئی۔ کئی ایک پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے گھروں میں پہنچ گئی۔ اب اس کتاب میں مثلاً لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے ارشاد ہے کہ اس وقت تو اکیلا ہے اور تیرے ساتھ کوئی نہیں لیکن ایک وقت آئے گا کہ لوگ تیرے پاس دور دور سے آئیں گے۔ (یاتون من کلّ فج عمیق) تو لوگوں میں پہچانا جاوے گا اور تیری شہرت کی جاوے گی۔ تیری امداد اور تائید کو دور دور سے لوگ آویں گے۔ پھر کہا کہ لوگ کثرت سے آویں گے اور تو اُن سے نرمی اور اخلاق سے پیش آنا۔ اُن کی ملاقات سے مت گھبرانا (وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ) پھر آخر کار فرمایا اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَانْتَهٰى اَمْرُ الزَّمَانِ اِلَيْنَا۔ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ۔ یعنی جب خدا تعالیٰ کی فتح اور نصرت آوے گی اور زمانہ کا امر ہماری طرف منتہی ہوگا تو اس وقت کہا جاوے گا کہ کیا یہ سلسلہ حق نہیں؟ اب لاہور اور امرتسر کے لوگ اور ایسا ہی پنجاب کے لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ براہین کی اشاعت کے وقت مجھے کوئی جانتا نہیں تھا حتی کہ قادیان میں بہت کم لوگ ہوں گے۔ جو مجھے پہچانتے ہوں گے پھر یہ امور کس طرح پورے ہو رہے ہیں۔ اگرچہ یہ پیشگوئیاں بدرجہ اتم ابھی پوری نہیں ہوئیں لیکن جس قدر الہامات کا ظہور ہو رہا ہے وہ طالب حق کے لئے کافی ہے۔ اب کیا یہ میری بناوٹ ہے کہ ایک انسان آج سے چوبیس سال پہلے آج کل کے واقعات کا نقشہ کھینچ سکتا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ ہزار ہا مخلوق کا مرجع ہوگا۔ خصوصاً جبکہ ایک مدت تک ان امور کا ظہور نہ ہوا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ امور کسی فراست کا نتیجہ نہیں ہو سکتے۔ ان امور کو دیکھ کر میں کہہ سکتا ہوں کہ جس قدر نشانات خدا تعالیٰ نے میری تائید میں ظاہر کئے وہ اپنی تعداد اور شوکت میں ایسے ہیں کہ بجز حضرت نبی اکرم ﷺ کل انبیاء و مرسلین سے ایسے ثابت نہیں ہوئے لیکن اس میں میرا کیا فخر ہے۔ یہ سب کچھ تو اس پاک نبی کی فضیلت ہے جس کی امت میں ہونے کا مجھے فخر حاصل ہے۔

آپ نے جو مجھ سے بیعت کی ہے یہ تخم ریزی کی طرح ہے چاہئے کہ آپ اکثر مجھ سے ملاقات کریں اور اس تعلق کو مضبوط کریں جو آج قائم ہوا ہے جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر خشک ہو کر گر جاتی ہے جو شخص زندہ ایمان رکھتا ہے وہ دنیا کی پرواہ نہیں رکھتا۔ دُنیا ہر طرح مل جاتی ہے دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے والا ہی مبارک ہے لیکن جو دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے وہ ایک مردار کی طرح ہے جو کبھی بھی نصرت کا منہ نہیں دیکھتا۔ یہ بیعت اس وقت کام آسکتی ہے جب دین کو مقدم کر لیا جاوے اور اس میں ترقی کرنے کی کوشش ہو۔ بیعت ایک بیج ہے جو آج بویا گیا اب اگر کوئی کسان صرف زمین میں تخم ریزی پر ہی قناعت کرے اور پھل حاصل کرنے کے جو جو فرائض ہیں ان میں سے کوئی ادا نہ کرے۔ نہ زمین کو درست کرے۔ اور نہ آبپاشی کرے اور نہ موقعہ بہ موقعہ مناسب کھاد زمین میں ڈالے نہ کافی حفاظت کرے تو کیا وہ کسان کسی پھل کی امید کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس کا کھیت بالضرور تباہ اور خراب ہوگا۔ کھیت اسی کا رہے گا جو پورا زمیندار بنے گا۔ سو ایک طرح کی تخم ریزی آپ نے بھی آج کی ہے خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کس کے مقدر میں کیا ہے لیکن خوش قسمت وہ ہے جو اس تخم کو محفوظ رکھے اور اپنے طور پر ترقی کیلئے دعا کرتا رہے مثلاً نمازوں میں ایک قسم کی تبدیلی ہونی چاہئے۔

نماز کے بعد دُعا

میں دیکھتا ہوں کہ آج کل لوگ جس طرح نماز پڑھتے ہیں وہ محض ٹکریں مارنا ہے۔ اُن کی نماز میں اس قدر بھی رقت اور لذت نہیں ہوتی جس قدر نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا میں ظاہر کرتے ہیں۔ کاش یہ لوگ اپنی دعائیں نماز میں ہی کرتے۔ شاید اُن کی نمازوں میں حضور اور لذت پیدا ہو جاتی۔ اس لئے میں حکماً آپ کو کہتا ہوں کہ سردست آپ بالکل نماز کے بعد دعا نہ کریں۔ اور وہ لذت اور حضور جو دُعا کیلئے رکھا ہے۔ دُعاؤں کو نماز میں کرنے سے پیدا کریں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ نماز کے بعد دعا کرنی منع ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ جب تک نماز میں کافی لذت اور حضور پیدا نہ ہو نماز کے بعد دُعا کرنے میں نماز کی لذت کو مت گنواؤ۔ ہاں جب یہ حضور پیدا ہو جاوے تو کوئی حرج نہیں۔ سو بہتر ہے نماز میں دعائیں اپنی زبان میں مانگو۔ جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان میں ہوتا ہے وہ ہرگز غیر زبان میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ سو

باقی صفحہ (37) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

نِری بیعت اور ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کچھ بھی سود مند نہیں۔

تقویٰ، عبادت اور ایمانی حالت میں فرق کرو

بیعت کے تقاضوں کے متعلق احادیث نبوی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۶/ اگست ۱۹۹۹ء بمطابق ۶/ ظہور ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ. یَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ. فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ. فَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَعَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْراً عَظِیْماً﴾. (سورة الفتح آیت ۱۱)

یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھ پر ہے۔ پس جو کوئی عہد توڑے تو وہ اپنے ہی مفاد کے خلاف عہد توڑتا ہے اور جو اس عہد کو پورا کرے جو اس نے اللہ سے باندھا تو یقیناً وہ اسے بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔

اسی تعلق میں دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِی قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا﴾۔ (سورة الفتح آیت ۱۹) ۔یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے وہ جانتا تھا جو ان کے دلوں میں تھا۔ پس اس نے ان پر سکینت اتاری اور انہیں فتح قریب عطا فرمائی۔

یہ عجیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک توارد ہے کہ میں نے جو خطبات کا مضمون پرائیویٹ سیکرٹری کو اس سے پہلے سے دے رکھا تھا اس میں جلسہ کے بعد شہداء کے خطبات کے بعد جو نیا سلسلہ خطبات کا شروع کرنا تھا وہ بیعت کے مضمون سے ہی ہونا تھا اور یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ عالمی بیعت کے بعد اس سے بہتر مضمون کا انتخاب ممکن نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں کہ وہ توارد فرماتا چلا جاتا ہے اور مضمونوں کو آپس میں باندھتا چلا جاتا ہے۔

پہلی حدیث جو اس ضمن میں مَیں آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں وہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اقامۃ الصلوٰۃ، ایتاء الزکوٰۃ اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر رسول اللہ کی بیعت کی ہے۔ اقامت الصلوٰۃ تو قرآن کے آغاز ہی میں ہے "یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ" تو اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ یہ تو قرآن کریم کے آغاز ہی کا حکم ہے اور جو لوگ واقعۃً اللہ پر ایمان لاتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر رسول اللہ کی بیعت کی ہے۔ اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ ہی دراصل مسلمان کی خیر خواہی کا سبق دیتے ہیں۔ اگر سچے معنوں میں اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ ہو تو ہر مسلمان کی خیر خواہی اسی کے اندر شامل ہے اور اس پر غور کریں تو آپ کو بھی یہ نکتہ سمجھ آئے گا کہ واقعتاً ہر مسلمان کی خیر خواہی کا اقامتِ صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ سے گہرا تعلق ہے۔

دوسری حدیث میں صحیح بخاری کتاب الاحکام باب بیعت النساء سے آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ یہ بھی ایک پہلو سے تشریح طلب ہے جو میں بیان کردوں گا ورنہ کوئی اس کا غلط معنی بھی لے سکتا ہے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے ابو ادریس خولانی نے بتایا کہ انہوں نے عبادہ بن صامت کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمیں آنحضرت ﷺ نے ایک مجلس میں خطاب کر کے فرمایا کہ تم مجھ سے ان شرائط پر بیعت کرتے ہو تم کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے اور اپنی اولادوں کو قتل نہ کرو گے، بہتان تراشی نہ کرو گے اور معروف بات میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ پس جو کوئی تم میں سے یہ عہد بیعت پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں مقدر ہے اور جس شخص سے ان گناہوں میں سے کوئی گناہ سرزد ہو اور اسے اسی دنیا میں سزا مل جائے تو یہی سزا اس کے لئے کفارہ ہو گی۔

یہ بہت ہی ایک امید کی روشنی پیدا کرنے والی حدیث ہے کہ گناہ کبائر بھی اگر سرزد ہو چکے ہوں اور اسی دنیا میں ان کی سزا مل جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ آخرت کی جزا کا کفارہ بن جائے گی۔ اور دوسرا فرمایا اگر اللہ تعالیٰ گناہ سرزد ہونے پر اس کی پردہ پوشی فرمائے اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے یعنی پردہ پوشی کے نتیجے میں ظاہری سزا دنیا کی جگ ہنسائی وغیرہ تو اس کو نہیں ملتی لیکن پھر اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر رہتا ہے اس نے کیوں پردہ پوشی فرمائی، کیا اس کا حکم تھا اور آیا وہ قیامت کے دن بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا یا نہیں۔ چاہے تو اسے سزا دے، چاہے تو معاف فرما دے۔ عبادہ کہتے ہیں ہم نے انہی شرائط پر آپ کی بیعت کی تھی۔

ایک اور حدیث صحیح بخاری سے لی گئی ہے عبادہ بن صامت کی، کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بیعت اس نکتے پر کی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہمیں پسند ہو یا ناپسند ہو۔ اور یہ کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں کسی اہلِ اَمر سے جھگڑا نہیں کریں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی معاملے میں ان سے اختلاف نہیں کریں گے۔ بعض دفعہ اختلاف دینی اہم امور میں ہوا کرتا ہے۔ اس صورت میں جھگڑے کا ایک یہ معنی بھی لیا جا سکتا ہے کہ اگر وہ دین میں دخل اندازی کریں اور بنیادی امور میں تبدیلی چاہیں تو اس وقت مومن کا فرض ہے کہ وہ اللہ پر توکل کرے اور ان معنوں میں ایک جھگڑا شروع ہو جاتا ہے۔ پس وہ جھگڑا آج کل مثلاً پاکستان میں بہت چل رہا ہے۔ وہ دین کی مبادیات میں دخل دیتے ہیں اور احمدیوں کو روکتے ہیں کہ تم نے یہ کام نہیں کرنا۔ اس معاملے میں احمدی جو ثابت قدم رہتا ہے اس کا حکومت سے ایک جھگڑا اچل پڑتا ہے۔ تو یہاں جھگڑے کا مفہوم ان معنوں میں سمجھ لیں کہ اختلاف شروع ہو جاتا ہے مگر اس اختلاف میں مومن شرافت اور ادب کے پہلو کو نہیں چھوڑتا۔

چنانچہ اس کے معاً بعد فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ تو چونکہ اللہ کا معاملہ پڑ جائے گا تو اختلاف نہ ہونے کے باوجود پھر لاکھ ملامت کوئی کرے ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

ایک حدیث صحیح بخاری کتاب الاحکام سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں سے نہ تو کلام کرے گا اور نہ ہی انہیں پاک ٹھہرائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔ سب سے بڑی جو خوفناک سزا بیان کی گئی ہے قیامت کے تصور میں وہ یہی سزا ہے۔ فرمایا کون ہیں وہ لوگ۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں اپنی ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ مسافر کو اس کے استعمال سے روکے۔ پس اپنی ضرورت کا پانی رکھنا تو بنیادی ضرورت ہے اگر اس میں سے بھی کوئی حصہ

رہتا ہے تو وہ احسان کرنے والوں میں شمار ہو گا لیکن ضرورت سے پانی زائد ہوتے ہوئے دوسروں کو روکتا ہے یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نگاہ نہیں فرمائے گا۔

دوسرا وہ شخص جو اپنی دنیاداری کی خاطر کسی امام کی بیعت کرے کہ اگر وہ اسے مطلوبہ چیز دے دے تو وہ اس کے ساتھ عہد بیعت نبھائے گا ورنہ اس سے بے وفائی کرے گا۔ اب یہ بھی ہمارا روزمرہ کا تجربہ ہے کہ بعض لوگ یہ شرط کر دیتے ہیں کہ اگر بیعت ہوئی اور ہمارا لڑکا ہو گیا، فلاں بیماری دور ہو گئی، فلاں قسم کے مسائل حل ہو گئے تو ہم عہد بیعت پہ قائم رہیں گے ورنہ توڑ دیں گے۔ یہ عہد بیعت ہوتا ہی نہیں۔ وہ تو کرنے سے پہلے ہی ٹوٹ چکا ہوتا ہے اور اس کی سزا بھی اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی رکھی ہے کہ اللہ انہیں قیامت کے دن پاک نہیں ٹھہرائے گا اور ان کی طرف توجہ نہیں فرمائے گا، ان کی طرف رحمت کی نظر نہیں کرے گا۔

ایک اور حدیث ہے جس میں لفظ عصر جو ہے وہ ذرا سا دل میں کھٹکتا ہے، ایک الجھن پیدا کرتا ہے کہ عصر کا کیوں ذکر ہوا۔ فرمایا وہ شخص جو عصر کے بعد بازار میں کوئی چیز فروخت کرنے کے لئے نکلے اور خلاف واقعہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ مجھے اس چیز کی اس قدر قیمت مل رہی تھی حالانکہ اسے وہ قیمت نہ مل رہی ہو اور اس کی قسم پر اعتبار کرتے ہوئے کوئی اس سے مال خریدے۔ اب دن میں کسی وقت بھی کوئی جھوٹی قسم کھا کر کہے مجھے یہ قیمت مل رہی تھی تو وہ ایک قابل سرزنش فعل ہے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عصر کو کیوں فرمایا۔

دراصل یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب دن ڈھل چکا ہو اور خرید و فروخت کا وقت ہاتھ سے جا رہا ہو تو جلدی میں پھر لوگ سودے کر لیا کرتے ہیں اور اس میں پھر قسم کا اعتبار اٹھا لیتے ہیں۔ اب انگلستان میں بھی یہی ہوتا ہے۔ جو شام کے وقت کے سودے ہوتے ہیں وہ افراتفری میں کئے جاتے ہیں، کیونکہ اس کے بعد پھر دوکانیں بند ہو جاتی ہوتی ہیں۔ پس یہ مراد ہے کہ کوئی شخص اس مجبوری سے کہ دن ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے کسی شخص پر اعتبار کر بیٹھے اور اس قسم کا اعتبار کر لے تو چونکہ خدا کا نام لے کر اس نے یقین دلایا تھا اور خدا کے نام کے احترام میں وہ اس کی بات مان جائے تو یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے جو سودا کرنے والے شخص سے سرزد ہوا۔

ایک اور حدیث ہے یہ صحیح بخاری سے لی گئی ہے۔ حضرت محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ایک اعرابی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا۔ یہ اعرابی مراد ہے جنگل کے خانہ بدوش قبائل سے تعلق رکھنے والے۔ اور عرض کی اسلام پر میری بیعت لے لیجئے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے اسلام پر اس کی بیعت لی۔ پھر اگلے دن وہ بخار میں تپتا ہوا آیا۔ کہنے لگے مجھ سے عہد بیعت واپس لے لیجئے۔ اب یہ بھی ایک ابتلا ہوا کرتا ہے بعض دفعہ۔ بعض لوگ کہتے ہیں دیکھا تم نے بیعت کی تھی تمہیں بخار چڑھ گیا یا بیعت کرنے کی نیت سے جانے لگے تھے تو بخار چڑھ گیا۔

رجسٹر روایات سے جو میں نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روایات بیان کی ہیں ان میں یہ ذکر ملتے ہیں کہیں۔ تو اس بے چارے کو بھی بیعت کے وقت بخار چڑھ گیا اور یہ اس پر ابتلاء آگیا۔ وہ سمجھا کہ بیعت کی وجہ سے بخار چڑھا ہے اس نے کہا میری بیعت واپس۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں میں بیعت واپس نہیں کروں گا۔ مطلب یہ تھا کہ شاید ہوش آجائے اس بے چارے کو۔ کچھ عرصہ کے بعد بخار اترے تو اس کو خیال آئے۔ تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شفقت تھی۔ فرمایا نہیں بیعت نہیں واپس کروں گا۔ پھر فرمایا مدینہ ایک بھٹی کی مانند ہے جو ناپاک چیزوں کو بھسم کر دیتی ہے۔ مدینہ ایک بھٹی کی مانند ہے اس میں آکے آزمائش ہوتی ہے اور اس میں ناپاک چیزیں جل جاتی ہیں۔

تو اس کا اس بخار والی حدیث سے ایک گہرا تعلق یہ ہے کہ وہ بھی آگ کی بھٹی میں جل رہا تھا اور اس ابتلاء میں اس کا اندرونہ گند جل رہا تھا لیکن اس بے چارے کو علم نہیں تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ میں ایک حیرت انگیز ارتباط پایا جاتا ہے۔ ایک بات دوسری کی طرف چلی جاتی ہے، دوسری تیسری کی طرف غرضیکہ عرفان کے چشمے ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے منہ سے جاری ہیں۔ پھر فرمایا اسکی ناپاک چیزیں خالص ہو جاتی ہیں۔ جب بھٹی میں کوئی چیز جلتی ہے تو اس کی جو پاک چیزیں اس کے اندر ہیں اس میں سے گند نکل جاتا ہے اور وہ پاک وصاف ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ سونے کو جب آگ میں جلاتے ہو تو دیکھیں اس کے ساتھ آلائشیں لگی ہوئی ہوں وہ مٹ جاتی ہیں اور جل جاتی ہیں۔ فرمایا کہ بعض دفعہ انسان کو جو اندرونی عذاب ملتا ہے اس کے نتیجہ میں بھی اس کے خیالات پاک ہوتے ہیں کیونکہ وہ ان کو بار بار دیکھتا رہتا ہے اور پھر الٹ پلٹ کر اندرونی پاکی اختیار کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ ایک نفسیاتی کیفیت ہے جس میں سے جو گزرتا ہے اسی کو علم ہے۔

ایک حدیث ہے صحیح بخاری کی۔ حاتم نے یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے سلمہؓ سے پوچھا حدیبیہ کے دن تم نے کس نکتہ پر آنحضرت ﷺ کی بیعت کی تھی۔ کہنے لگے موت پر۔ بہت بڑی بات ہے۔ بیعت کا خلاصہ یہ ہے کہ موت پر بیعت کی تھی۔ اس پر ایک جملہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی تعلق میں بیان فرمایا ہے۔ "صحابہ تو بیعت ہی جان قربان کرنے کی کیا کرتے تھے"۔ جب جان ہی کسی اور کی ہو گئی تو پھر کیا شرطیں بیچ میں حائل رہ جائیں گی۔ سب کچھ اسی کا ہو گیا اور یہی بیعت کا خلاصہ ہے۔ جان اور مال اور عزت سب کچھ خدا کا ہو گیا۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات جلد دوم میں سے یہ ایک چھوٹا سا فقرہ بیان کرتا ہوں۔ "ہم تو امر الٰہی سے بیعت کرتے ہیں"۔ یعنی ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے کہ ہاتھ بڑھائے اور لوگوں کی بیعت لے لے۔ اللہ کا حکم ہو اور اسے مجبور کرے کہ وہ بیعت لے تب وہ بیعت لیتا ہے۔ یہ سچے آسمانی امام کی نشانی ہے جو اس زمانے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمانی امام مقرر ہوئے ہیں۔ فرمایا "جیسا کہ ہم اشتہار میں بھی یہ الہام لکھ چکے ہیں کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۹۵)۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا احسان اس دنیا میں تا قیامت جاری رکھنے کے لئے از سرِ نو اس بات کو اٹھا لیا گیا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں بظاہر آپ کی بیعت کی مگر درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بیعت کی توفیق ملی۔ چنانچہ فقرہ جو ہے الہام کا وہ یہ ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یہ وہی فقرہ ہے، وہی آیت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تعلق میں بیان ہوئی ہے۔

ملفوظات جلد دوم میں صفحہ ۲۴۴ پر ہے "بیعت کے معنے ہیں اپنے تئیں بیچ دینا اور یہ ایک کیفیت ہے جس کو قلب محسوس کرتا ہے جبکہ انسان اپنے صدق اور اخلاص میں ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اس میں یہ کیفیت ہو جائے تو بیعت کے لئے خود بخود مجبور ہو جاتا ہے اور جب تک یہ کیفیت پیدا نہ ہو جائے تو انسان سمجھ لے کہ ابھی اس کے صدق اور اخلاص میں کمی ہے"۔ بیعت ایک تو ظاہری بیعت ہے اور ایک اندرونی دل کی بیعت ہے اس کو سمجھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ قلب محسوس کرتا ہے۔ "انسان اپنے صدق اور اخلاص میں ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اس میں یہ کیفیت ہو جائے تو بیعت کے لئے خود بخود مجبور ہو جاتا ہے"۔ کوئی اختیار ہی نہیں رہتا دل پر، کشاں کشاں خدا کے قدموں کی طرف آگے بڑھتا ہے۔ یہ بیعت کی حقیقت ہے۔ اگر یہ نہ پیدا ہو تو انسان سمجھ لے کہ ابھی اس کے صدق اور اخلاص میں کمی ہے گو ظاہری بیعت اس نے کر لی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"بیعت میں جاننا چاہئے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے۔ جب تک کسی شے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے مثلاً روپیہ، پیسہ، کوڑی، لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شے ہے اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی۔ ایک کوڑی کی حفاظت کے لئے وہ سامان نہ کرے گا جو پیسہ اور روپیہ کے لئے اسے کرنا پڑے گا اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونے میں ڈال دے گا۔ علیٰ ھذا القیاس۔ جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے اس کی زیادہ حفاظت کرے گا"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲،۳)۔ اب اس استدلال کے ساتھ توجہ دلائی جا رہی ہے کہ تمہیں اپنی کس چیز کے تلف ہونے کا زیادہ احساس ہے۔ اگر ایمان کے تلف ہونے کا خطرہ ہے تو سب سے زیادہ حفاظت تم ایمان کی کرو گے۔

"اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے جس کے معنے رجوع کے ہیں۔ توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے"۔ گویا کہ گناہ میں اس نے بودوباش مقرر کر لی ہوئی ہے۔ ایک انسان جب گناہوں میں ملوث رہتا ہے تو اس کو خیال بھی نہیں رہتا کہ وہ دراصل بستا ہے ان گناہوں میں اور کبھی خدا جگا دے تو جگا دے اور اسے ہوش آجائے ورنہ وہ اس کا وطن رہتا ہے اور اس کی زندگی پسند کرتا ہے اس سے باہر نکلنا پسند نہیں کرتا۔ جتنے وطنوں سے نکالے جاتے ہیں ان کو تکلیف ہوتی ہے تو گناہ سے نکلنے کا بھی یہی حال ہے ہمیشہ گناہ سے نکلنے کی کوشش میں ضرور تکلیف پہنچتی ہے۔

تو توبہ کے معنے یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن چھوڑنے میں تو اسے سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی، فرش، ہمسائے، وہ گلیاں کوچے، بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے"۔ پس حسرت سے انسان نگاہیں ڈالتا ہے دوسروں پر اور یہ بھول جاتا ہے کہ

کبھی اس دنیا کو بھی اس طرح چھوڑ دے گا اور ہمیشہ کے لئے دوسرے ملک چلا جائے گا۔

"معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اور۔ اس تبدیلی کو صوفیاء نے موت کہا ہے جو توبہ کرتا ہے اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اس کے سامنے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ وہ جب تک اس کُل کا نعم البدل عطا نہ فرمائے نہیں مارتا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ میں یہی اشارہ ہے کہ جو سچی توبہ کر کے خدا کی طرف جاتے ہیں تو جن کو پہلے انسان بھول سمجھتا تھا ان سے علیحدگی کا جو دکھ اس کو پہنچا ان کے بدلے اسے نئے ہمیشہ کھلے رہنے والے روحانی پھول عطا فرماتا ہے اور اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ کا یہی معنی ہے۔ وہ توبہ کر کے غریب بے کس ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے محبت اور پیار کرتا ہے اور اسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳،۲ مطبوعہ لندن)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں"۔ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵)

"وہ لوگ بھی" یہ غور طلب بات ہے۔ دراصل تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ صرف وہی لوگ داخل ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی گھر میں داخل ہیں اور ظاہری طور پر جو گھروں میں رہتے ہیں ان کی کوئی حیثیت نہیں مگر اس جملے کا اطلاق طاعون کے زمانے سے بھی ہے اور اس وقت آپ کو نشان کے طور پر یہ خبر دی گئی تھی کہ جو کچھ تیرے گھر کی چار دیواری میں ہے اس میں سے کسی کو نقصان نہیں ہوگا۔ ایک چوہا بھی نہیں مارا جائے گا۔ پس یہ وہ ابتلاء ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا۔ لیکن ہمیشہ کی سچائی تو یہی ہے اور سب دنیا پر اطلاق پانے والی سچائی یہی ہے کہ جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرائط بیعت میں سچے طور پر داخل ہے وہ اس گھر میں داخل ہے۔

اب کیسے ممکن ہے کہ سارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری گھر میں اکٹھے ہو جائیں وہاں چند سو سے زیادہ کی تو گنجائش نہیں ہے لیکن اب تو معاملہ کروڑوں تک جا پہنچا ہے۔ پس عمومی اور دائمی اطلاق اس کا یہی ہے کہ جو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں داخل ہونا چاہتا ہے اس کے لئے دروازے کھلے ہیں اور گھر کشادہ ہے اور ایسا کشادہ ہے جو کبھی تنگ نہیں ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور اس مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی گھر کی چار دیواری میں داخل ہونے کی کوشش کریں کیونکہ "ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار"۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ ہے اور یہی سچا دعویٰ ہے۔

مضمون ہمارے ملتے جلتے ہیں مگر آپ غور کر کے دیکھیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں میں حقیقتاً پوری تکرار نہیں ہے۔ کوئی نہ کوئی نیا نکتہ ایسا ضرور نکل آتا ہے کہ انسان کے لئے ایک اور معرفت کا سرچشمہ پھوٹ پڑتا ہے۔ فرماتے ہیں:

"یہ بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے جب انسان صدق دل اور اخلاص نیت سے اس پر قائم اور کاربند بھی ہو جائے۔ خدا تعالیٰ خشک لفاظی سے جو حلق سے نیچے نہیں جاتی ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوتا۔ ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے"۔ یہ جو خشک لفاظی ہے اس کے مقابل پر سوز و گداز ہے، سچائی کی پہچان ہے۔ جب بیعت دل پر اثر کرتی ہے تو دل میں ایک گہرا سوز پیدا کرتی ہے اور جو دل میں سوز پیدا ہو وہ پھر آسمان تک اثر کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ دلوں پر نظر ڈالتا اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل و قال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے معرّا اور مبرّا پاتا ہے اس میں آ اترتا ہے اور اپنا گھر بناتا ہے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۷)

اب یہ گھر کا مسئلہ بھی دو طرفہ ہے جو حل ہونا چاہئے۔ پہلے یہ بیان ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کہ جو میرے گھر کی چار دیواری میں بستا ہے وہ امن میں ہے۔ مگر امن میں کیوں ہے اس لئے کہ جس کے گھر میں سوائے خدا کے کچھ نہیں رہتا خدا اس گھر میں رہتا ہے اور جس گھر میں خدا رہتا ہے وہ امن ہی امن ہے اس کو دنیا کا کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا۔ کوئی تلوار کی نوک نہیں، کوئی نیزے کی انی نہیں جو اس پر اثر انداز ہو کیونکہ وہ حملہ خود خدا پر حملہ ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار"۔ تو اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے دل کو پاک و صاف کر لینا مسیح موعود علیہ السلام کی چار دیواری میں داخل ہو جانا یہ اس لئے محفوظ مقام ہے کہ خدا تعالیٰ اس چار دیواری میں بستا ہے اور اس کی اور کوئی بھی وجہ نہیں۔

اب لوگوں کے قادیان آنے کی مشکلات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جیسا کہ میں ذکر کر چکا ہوں اب تو بالکل ہی ناممکن ہو چکا ہے۔ اس زمانے میں ہزاروں کی بات ہو رہی تھی اب کروڑہا کی باتیں ہو رہی ہیں۔ "ہزاروں آدمی ہیں کہ ان بے چاروں کو دنیوی مشکلات کی وجہ سے استطاعت نہ ہونے کے باعث قادیان میں آنا دشوار ہے اور انہوں نے بذریعہ خطوط ہی بیعت کی ہوئی ہے۔ بیعت کرنے سے مطلب بیعت کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہے۔ ایک شخص نے روبرو ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی اصل غرض و غایت کو نہ سمجھا یا پروا نہ کی اس کی بیعت بے فائدہ ہے اور اس کی خدا کے سامنے کچھ حقیقت نہیں مگر دوسرا شخص ہزار کوس سے بیٹھا بیٹھا صدق دل سے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت کو مان کر بیعت کرتا ہے اور پھر اس اقرار کے اوپر کاربند ہو کر اپنی عملی اصلاح کرتا ہے وہ اس روبرو بیعت کر کے بیعت کی حقیقت پر نہ چلنے والے سے ہزارہا درجہ بہتر ہے"۔ (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۴۰)

۱۸/ اگست ۱۹۰۲ء کی شام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرزا اعظم بیگ کے پوتے مرزا احسن بیگ کو بیعت کے وقت یہ نصیحت فرمائی۔ "بیعت اگلے جمعہ کو کر لینا مگر یہ یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے۔ اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو پھر یہ استخفاف ہے"۔ استخفاف یہ ہے کہ بہت بڑا کام کر رہے ہو اور جانتے نہیں تو گویا اس کو تحقیر کی نظر سے دیکھ رہے ہو۔ "بیعتباز بچہ اطفال نہیں ہے۔ درحقیقت وہی بیعت کرتا ہے جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر ایک امر میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔ پہلے تعلقات معدوم ہو کر نئے تعلقات پیدا ہوتے ہیں۔ جب صحابہ مسلمان ہوتے تو بعض کو ایسے امور پیش آتے تھے کہ احباب رشتہ دار سب سے الگ ہونا پڑتا تھا"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۴۰،۲۳۹)

پھر فرماتے ہیں "ہر مومن کا یہی حال ہوتا ہے اگر وہ اخلاص اور وفاداری سے اسکا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا ولی بنتا ہے لیکن اگر ایمان کی عمارت بوسیدہ ہے تو پھر بے شک خطرہ ہوتا ہے۔ ہم کسی کے دل کا حال تو جانتے ہی نہیں، سینہ کا علم تو خدا کو ہی ہے مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے معاملہ صاف نہیں تو پھر بیعت فائدہ دے گی نہ کچھ اور لیکن جب خالص خدا ہی کا ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کی خاص حفاظت کرتا ہے اگرچہ وہ سب کا خدا ہے مگر جو اپنے آپ کو خاص کرتے ہیں ان پر خاص تجلی کرتا ہے اور خدا کے لئے خاص ہونا یہی ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو کر اس کا کوئی ریزہ باقی نہ رہ جائے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۷۵،۲۷۴)

حفاظت کا جہاں تک تعلق ہے خدا تعالیٰ کی ایک حفاظت عام ہے اس کے بغیر تو کوئی جانور، کوئی کیڑا تک محفوظ نہیں وہ حفاظت رحمٰن کی حفاظت ہے۔ اور یہاں ایک حفاظت خاص مراد ہے جو واقعۃً اس رحمٰن کے بندے بن چکے ہوں ان کو پھر اللہ تعالیٰ ایک خصوصی حفاظت کے سائے میں رکھتا ہے اور یہ تب نصیب ہوتا ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو جائے اور اس کا کوئی ریزہ بھی باقی نہ رہے اپنی نفسانیت کچھ نہ رہے سب کچھ خدا کا ہو چکا ہو۔

"اس لئے میں بار بار اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ بیعت پر ہرگز ناز نہ کرو۔ اگر دل پاک نہیں ہے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کیا فائدہ دے گا۔ جب دل دور ہے، جب دل اور زبان میں اتفاق نہیں تو میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر منافقانہ اقرار کرتے ہیں تو یاد رکھو ایسے شخص کو دوہرا عذاب ہوگا مگر جو سچا اقرار کرتا ہے اس کے بڑے بڑے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کو ایک نئی زندگی ملتی ہے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۷۱)۔

اس لئے گناہ کبیرہ بھی اگر اس دنیا میں ہی ان کا احساس پیدا ہو چکا ہو تو وہ سب بخشے جا سکتے ہیں مگر توبہ کرنے والے کا دل سچا ہونا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

"میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تاکہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو"۔ اس دنیا میں ایک پیدائش تو ماں کے پیٹ سے ہوتی ہے اور ایک پیدائش اس وقت ہوتی ہے جب انسان سچے معنوں میں خدا تعالیٰ کا بندہ بنتا ہے گویا وہ اُسی وقت پیدا ہوا ہے اور جیسے ماں کے پیٹ سے پیدائش کے وقت بچہ معصوم ہوتا ہے حقیقی معصومیت اس کو دوبارہ تب نصیب ہوتی ہے جبکہ وہ دوبارہ خدا کی خاطر ایک نئی زندگی پاتا ہے۔ "بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری

بیعت سے خدادل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا ہے اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں"۔ (ملفوظات جلدسوم صفحہ ۲۶۲)

یہ دوسری زندگی ہے۔ یہ روح القدس سے ہمیشگی کی زندگی ملتی ہے۔ 'فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں' سے مراد یہ نہیں ہے کہ صرف ظاہری حفاظت کرتے ہیں۔ یہ حفاظت کرتے ہیں کہ ہر قسم کی گناہوں کی آلائش سے اس کو پاک ہی رہنے دیں اور شیطان کے حملوں سے اس کو بچاتے ہیں۔

فرمایا دیکھو "مولوی عبداللطیف صاحب شہید اسی بیعت کی وجہ سے پتھروں سے مارے گئے۔ ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے حتی کہ ان کا جسم پتھروں میں چھپ گیا۔ مگر انہوں نے اف تک نہ کی۔ ایک چیخ تک نہ ماری بلکہ اس کو اس ظالمانہ کارروائی سے پیشتر تین بار خود امیر نے توبہ کرنے کے واسطے کہا اور وعدہ کیا کہ اگر تم توبہ کرو تو معاف کر دیا جائے گا اور پیشتر سے زیادہ عزت اور عہدہ عطا کیا جائے گا مگر وہ تھا کہ خدا کو مقدم کیا اور کسی دکھ کی جو خدا کے واسطے ان پر آنے والا تھا پرواہ نہ کی اور ثابت قدم رہ کر ایک نہایت عمدہ زندہ نمونہ اپنے کامل ایمان کا چھوڑ گئے۔ بڑے فاضل اور عالم اور مُحدَّث تھے" مُحدَّث بھی تھے اور مُحدَّث بھی تھے۔ "سنا ہے کہ جب ان کو پکڑ کے لے جانے لگے تو انہیں کہا گیا کہ اپنے بال بچوں سے مل لو، ان کو دیکھ لو مگر انہوں نے کہا کہ اب کچھ ضرورت نہیں"۔ ہو سکتا ہے ان کی محبت مجھے اپنی طرف کھینچ لے یا ان کا غم مجھے بے قرار کر دے۔ "انہوں نے کہا کہ اب کچھ ضرورت نہیں۔ یہ ہے بیعت کی حقیقت اور غرض وغایت"۔

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۴۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"میں ان لوگوں کے لئے جنہوں نے بیعت کی ہے چند نصیحت آمیز کلمات کہنا چاہتا ہوں۔ یہ بیعت تخم ریزی ہے اعمال صالحہ کی"۔

پس عالمی بیعت میں شامل ہونے والے خصوصیت سے، غور سے اس بات کو سن لیں اور جو نہیں سن سکتے وہاں مبلغین اور معلمین اس بات کو آگے پہنچا دیں۔ جو حاضر ہے وہ غائب کو پیغام پہنچا دے۔ "یہ بیعت تخم ریزی ہے اعمال صالحہ کی"۔ اس بیعت کے نتیجے میں بیج بویا جا رہا ہے نیک اعمال کا۔ "جس طرح کوئی باغبان درخت لگاتا ہے یا کسی چیز کا بیج بوتا ہے پھر اگر کوئی شخص بیج بو کر یا درخت لگا کر وہیں اس کو ختم کر دے اور آئندہ آبپاشی اور حفاظت نہ کرے تو وہ تخم بھی ضائع ہو جاوے گا"۔

کتنے ہیں کثرت سے جو آ رہے ہیں اگر ان کی حفاظت ہم نے نہ کی تو وہ تخم ضائع ہو جائے گا اس کا گناہ ہم پر بھی کچھ پڑے گا کہ ہم نے خدا کے نام پر کسی کو بلایا اور پھر اس کی پوری حفاظت نہ کر سکے۔

"یاد رکھو بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت پیدا ہوتی ہے اگر ساتھ اس کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی شرط لگا دے تو ترقی ہوتی ہے۔ مگر یہ مقدم رکھنا تمہارے اختیار میں نہیں بلکہ امداد الٰہی کی سخت ضرورت ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ کہ جو لوگ کوشش کرتے ہیں ہماری راہ میں انجام کار راہنمائی پر پہنچ جاتے ہیں۔ جس طرح وہ دانہ تخم ریزی کا بدوں کوشش اور آبپاشی کے بے برکت رہتا ہے بلکہ خود بھی فنا ہو جاتا ہے اسی طرح تم بھی اس اقرار کو ہر روز یاد نہ کرو گے اور دعائیں نہ مانگو گے کہ خدایا ہماری مدد کر تو فضل الٰہی وارد نہیں ہوگا اور بغیر امداد الٰہی کے تبدیلی ناممکن ہے۔ اگر بیج بو کر صرف دعا کرتے ہیں تو ضرور محروم رہیں گے"۔

اگر بیج بو کر اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتے اور دعا کرتے ہیں تو وہ بھی ایک قسم کا شرک ہے۔ پوری کوشش کریں اور پھر دعا کریں تو یہ سچے ایمان کا ماحصل ہے پھر جو کچھ نصیب ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی نصیب ہوتا ہے۔ فرمایا ایک کسان "ایک تو سخت محنت اور قلبہ رانی کرتا ہے وہ تو ضرور زیادہ کامیاب ہوگا"۔ "زیادہ کامیاب ہوگا" میں لفظ "زیادہ" نے بعض استثناءات بھی پیش نظر رکھ لئے ہیں عام طور پر کامیاب ہوتے ہیں مگر بعض دفعہ نہیں بھی ہوتے۔ پس جو محنت کرتا رہتا ہے وہ دوسروں کی نسبت زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ "دوسرا کسان محنت نہیں کرتا یا کم کرتا ہے اس کی پیداوار ہمیشہ ناقص رہے گی جس سے وہ شاید سرکاری محصول بھی ادا نہ کر سکے اور وہ ہمیشہ مفلس رہے گا اسی طرح دینی کام بھی ہیں انہی میں منافق، انہی میں نکمے، انہی میں صالح، انہی میں ابدال، غوث اور قطب بنتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے نزدیک درجہ پاتے ہیں اور بعض چالیس برس سے نماز پڑھتے ہیں مگر ہنوز روز اول ہی ہے"۔

اچانک اگر یاد آئے تو اس وقت سمجھ آتی ہے کہ بعض دفعہ سالہا سال کی عبادتیں فرضی عبادتیں ہیں انسان اپنے ہی خیالات میں، اپنی ہی خواہشات میں، اپنی تمناؤں میں ڈوبا رہتا ہے اور خدا کے حضور وہ عبادتیں قبول نہیں ہوتیں۔ "اور کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی تیس روزوں سے کوئی فائدہ محسوس نہیں کرتے۔ بہت لوگ کہتے ہیں کہ ہم بڑے متقی اور مدت کے نمازخواں ہیں مگر ہمیں امداد نہیں ملتی اس کا سبب یہ ہے کہ رسمی اور تقلیدی عبادت کرتے ہیں۔ ترقی کا کبھی خیال نہیں۔ گناہوں کی جستجو ہی نہیں، سچی توبہ کی طلب ہی نہیں۔ پس وہ پہلے قدم پر ہی رہتے ہیں ایسے انسان بہائم یعنی جانوروں سے کم نہیں۔ ایسی نمازیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ویل لاتی ہیں"۔ وَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ جو قرآن میں آتا ہے اس کی طرف اشارہ ہے کہ نمازیں پڑھ رہے ہو اور نمازیں 'ہلاکت ہو تجھ پر'، 'ہلاکت ہو تجھ پر' کی آوازیں دے رہی ہیں۔ اگر نمازیں ہی جو کامیابی کا راز ہیں ہلاکت کا پیغام دے رہی ہوں تو انسان کے بچنے کی پھر کیا امید باقی رہتی ہے۔

"نماز تو وہ ہے جو اپنے ساتھ ترقی لے آوے۔ پس رسم اور رسمی عبادت ٹھیک نہیں۔ ہماری جماعت بھی اگر بیچ کا بیج ہی رہے گی تو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ جو دری رہتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو بڑھاتا نہیں۔ پس تقویٰ عبادت اور ایمانی حالت میں ترقی کرو۔ یاد رکھو کہ نری بیعت اور ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کچھ بھی سود مند نہیں۔ اس دھوکہ میں نہ رہو کہ ہم نے ہاتھ پر ہاتھ رکھ لیا ہے اب ہمیں کیا غم ہے۔ ہدایت بھی ایک موت ہے۔ جو شخص یہ موت اپنے پر وارد کرتا ہے اس کو پھر نئی زندگی دی جاتی ہے اور یہی اصفیاء کا اعتقاد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی ابتدائی حالت کے واسطے فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ یعنی پہلے اپنے آپ کو درست کرو، اپنے امراض کو دور کرو، دوسروں کی فکر مت کرو۔ ہاں رات کو اپنے آپ کو درست کرو اور دن کو دوسروں کو بھی ہدایت کر دیا کرو"۔

بہت عظیم الشان معرفت کا نکتہ ہے۔ رات کو جب اور کوئی نہیں دیکھ رہا ہوتا، صرف خدا دیکھ رہا ہوتا ہے اس وقت اپنے آپ کو درست کرو گے تو دن کی روشنی میں تم ہدایت دینے کے مستحق ہو گے۔ اس وقت سب لوگ سن رہے ہوں گے۔ تو سچی ہدایت وہی دے سکتا ہے جس نے رات کو اپنی اصلاح کی۔ لوگوں کی نظروں سے چھپ کر اپنی اصلاح کی اور پھر دن دہاڑے مجبور ہو کر وہ ہدایت دینے کے لئے نکلا ہے۔ نہ کہ نفس کی بڑائی کی خاطر۔ "ہاں رات کو اپنے آپ کو درست کرو اور دن کو دوسروں کو بھی ہدایت کر دیا کرو"۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں کسی جگہ بھی کوئی ایسی تکرار نہیں کہ جو اس مضمون کو بے کار اور زائد بنا دے۔ ہر تکرار کے اندر ایک ایسا نکتہ معرفت بیان ہوتا ہے جو ایک نیا چشمہ جاری کر دیتا ہے۔

"خدا تعالیٰ تمہیں بخشے اور تمہارے گناہوں سے تمہیں مخلصی دے اور تمہاری کمزوریوں کو تم سے دور کرے اور اعمال صالحہ اور نیکی میں ترقی کرنے کی توفیق دیوے۔ آمین"۔ (الحکم جلد ۸ نمبر ۳۸، ۳۹ صفحہ ۶ تا ۸ بتاریخ ۱۰/ تا ۱۷/ نومبر ۱۹۰۴ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اقتباس پر اب میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں کیونکہ اب ویسے بھی بعینہ وقت ہو چکا ہے۔ اب انشاء اللہ نماز کی تیاری کرتے ہیں۔

واقفین نو کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات

☆ آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلے میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے۔

☆ اگر ہم واقفین نو کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔

☆ والدین کو چاہئے کہ واقفین نو بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں۔

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم - داعیاً الی اللہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان

تقریر جلسہ سالانہ 1985ء

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا۔ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔ (احزاب آیت ۴۷-۴۶)

یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ۔ وَ اللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ۔ (مائدہ آیت ۶۸)

حرف اوّل:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا میں گمراہی انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی جیسا کہ قرآن حکیم نے بھی ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ کے الفاظ میں ان حالات کا ذکر کیا ہے۔ ایسے حالات دیکھ کر جو شخص سب سے زیادہ درد مند ہوا اس کا ذکر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ فرماتا ہے۔ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی۔ (ضحیٰ آیت ۸) کہ جب اس نے تجھے اپنی قوم کی محبت میں سرشار دیکھا تو ان کی اصلاح کا صحیح راستہ تجھے بتادیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ گمراہی کے ان المناک و دل سوز مناظر کو جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو آپ کا قلب اطہر تباہ شدہ انسانیت کو بچانے اور ان کی ہدایت کیلئے تنہائی میں خدا کے حضور گریہ وزاری اور آہ وبکا کیلئے پگھلتا ۔ چنانچہ ایک لمبے عرصہ تک آپ غارِ حرا میں عبادت اور دعا میں مصروف رہے۔ آپ کی یہ دعائیں ایک فانی فی اللہ کی انتہائی کرب و بلا کی دعائیں تھیں۔ ان دعاؤں کی کیفیت اور تاثیر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ملاحظہ فرمایئے۔ آپ فرماتے ہیں:

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچادیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَیْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَی الْاَبَدِ۔"
(برکات الدعا صفحہ ۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام داعی الی اللہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسب معمول غار حرا کے اندر عبادت الٰہی میں مصروف تھے کہ یکلخت آپ کے سامنے ایک غیر مانوس ہستی نمودار ہوئی۔ اس ربانی رسول نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا اِقْرَأْ کہ پڑھ یعنی لوگوں کو سنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَآ اَنَا بِقَارِئٍ کہ میں تو نہیں پڑھ سکتا فرشتہ نے جب یہ جواب سنا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا اور اپنے سینے سے لگا کر بھینچا اور پھر چھوڑ کر کہا اِقْرَأْ مگر جناب رسالت مآب کی طرف سے پھر وہی جواب تھا پھر فرشتہ نے پکڑا اور زور سے بھینچا اور پھر چھوڑ کر کہا اِقْرَأْ مگر اُدھر سے پھر انکار تھا اس پر ربانی رسول نے آپ کو تیسری دفعہ پکڑا اور زور سے بھینچا گویا اپنی انتہائی کوشش سے اس معانقہ کے ساتھ آپ کے قلب پر اثر ڈالتا تھا اور پھر چھوڑ کر کہا:

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ۔ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ۔
(علق آیت ۲ تا ۶)

یہ وہ قرآنی ابتدائی آیات ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں۔ ان کا مفہوم یہ ہے کہ تمام دنیا کو اپنے رب کے نام پر جس نے تجھ کو اور کل مخلوق کو پیدا کیا ہے پڑھ کر آسمانی پیغام سنادے۔ وہ خدا جس نے انسان کو ایسے طور پر پیدا کیا ہے کہ اس کے دل میں خدا تعالیٰ اور اسکی مخلوق کی محبت کا بیج پایا جاتا ہے۔ ہاں سب دنیا کو یہ پیغام سنادے کہ تیرا رب جو سب سے زیادہ عزت والا ہے تیرے ساتھ ہوگا۔ وہ جس نے دُنیا کو علوم سکھانے کے لئے قلم بنایا ہے اور انسان کو وہ کچھ سکھانے کے لئے آمادہ ہوا ہے جو اس سے پہلے انسان نہیں جانتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے پہلی وحی میں ہی آپ کے فرائض اور آئندہ آنے والی ذمہ داریوں سے آپ کو اجمالاً آگاہ کیا اور آئندہ چل کر وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا کے الفاظ سے آپ کو داعی الی اللہ کے مقام پر فائز فرما کر آپ کے فرائض منصبی کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا اور پھر بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ارشاد ربانی کے ذریعہ آپ کے فریضہ تبلیغ کو آپ کی بعثت کی اصل غرض قرار دیدیا۔

تاریخ شاہد ہے کہ ہمارے آقا و مطاع سرکار دوجہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے داعی الی اللہ کے بلند ترین مقام پر فائز ہو کر ارشاد ربانی بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ کے فریضہ کو جس احسن رنگ میں سرانجام دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ جب ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر غور و فکر کی نظر ڈالتے ہیں تو آپ کو زندگی کے ہر موڑ پر ایک نہایت کامیاب داعی الی اللہ کی شکل میں پاتے ہیں۔ آپ گھر میں ہیں یا باہر۔ مقام امن میں ہیں یا مقام جنگ میں دوستوں میں ہیں یا دشمنوں میں غرض کہیں بھی ہیں ایک لحہ کیلئے بھی اپنے فرض منصبی سے غافل نہیں ہوئے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف خود داعی الی اللہ کے بلند ترین مقام پر فائز تھے بلکہ اپنے شاگردوں میں بھی یہ روح پھونک دی تھی کہ وہ داعی الی اللہ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کرنے میں لذت اور فخر محسوس کرتے تھے۔ کتنا آسان ہے یہ لفظ مگر کتنا مشکل ہے یہ عمل! ہزاروں ہزار درود و سلام ہو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے اس راہ میں انواع واقسام کی تکالیف برداشت کیں۔ گھر سے بے گھر ہوئے۔ لہو لہان ہوئے اور عزیز و اقارب نیز عزیز ترین ساتھیوں کو نہایت بے رحمانہ طریق پر قتل کیا گیا۔ غرض آپ کو آپکے مشن سے روکنے کیلئے خوف و لالچ کے ہر دو میدان آپ کے لئے ہموار کئے گئے مگر نہ خوف آپ کو جنبش دے سکا اور نہ لالچ آڑ بن سکی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے چند درخشاں پہلو پیش کئے جاتے ہیں جس سے آپ کے داعی الی اللہ کے ارفع مقام کی نشان دہی ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی خاموشی و خفیہ تبلیغ

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب غار حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ کے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ کیا میں خدا تعالیٰ کی اتنی بڑی ذمہ داری ادا کر سکوں گا؟ گھبراہٹ اور اضطرار کی حالت میں جلدی جلدی گھر پہنچے اور حضرت خدیجہؓ سے فرمایا۔ زملونی زملونی۔ مجھ پر کوئی کپڑا ڈالو۔ مجھ پر کوئی کپڑا ڈالو۔ حضرت خدیجہؓ نے سرکار دوجہان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کپڑا ڈال دیا جب ذرا اطمینان ہوا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا ماجرا سنایا۔ حضرت خدیجہؓ نے جو اپنے محبوب خاوند کی حالت سے خوب واقف تھیں جن الفاظ میں آپ کو تسلی دی وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ بلاشک وشبہ حضرت خدیجہؓ سب سے پہلے آپ پر ایمان لائیں اور پوری مومنانہ فراست کے ساتھ ان لفاظ میں آپ کو تسلی دی:

كَلَّا وَ اللّٰهِ مَا یُخْزِیْكَ اللّٰهُ اَبَدًا۔ اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَ تَحْمِلُ الْكَلَّ وَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَ تُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ۔ (بخاری باب بدء الوحی)

ترجمہ: نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ آپ خوش ہوں۔ خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کریگا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور صادق القول ہیں اور لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں اور وہ اخلاق جو ملک سے مٹ چکے تھے وہ آپ کی ذات کے ذریعہ دوبارہ قائم ہو رہے ہیں اور آپ مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی باتوں میں لوگوں کے مددگار رہتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت خدیجہؓ آپ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو شرک کا تارک ہو کر عیسائی ہو گیا تھا اور صحف انبیاء سے واقف تھا۔ حضرت خدیجہؓ نے ورقہ بن نوفل کو مخاطب کر کے کہا بھائی ذرا اپنے اس بھائی کے بیٹے سے ایک بات تو سن لو۔ اس نے کہا کیا معاملہ ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب ماجرا سنا دیا جب ورقہ ساری کیفیت سن چکا تو بولا۔

"یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ پر وحی لاتا تھا۔ اے کاش مجھ میں طاقت ہوتی۔

اے کاش اس وقت میں زندہ رہوں جب تیری قوم تجھے وطن سے نکالے گی"

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حیران ہو کر پوچھا اَوَ مُخْرِجِیَّ هُمْ کیا میری قوم مجھے نکال دیگی؟ ورقہ نے جواب میں کہا:

"ہاں کوئی رسول نہیں آیا کہ اس کے ساتھ اسکی قوم نے عداوت نہ کی ہو اور اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو میں تیری خوب مدد کرونگا۔"

مگر ورقہ کو یہ دن دیکھنے نصیب نہ ہوئے اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ کچھ عرصہ کے وقفہ کے بعد جو بڑی کشمکش کی حالت میں آپ نے گزارا پھر ایک روز آپ گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ سے فرمایا زملونی زملونی۔ حضرت خدیجہؓ نے جلدی سے کپڑا اڑھا دیا اور آپ لیٹ گئے۔ آپ کا لیٹنا تھا کہ ایک پر جلال آواز آپ کے کانوں میں پڑی جس کے الفاظ یہ تھے۔

یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔ قُمْ فَاَنْذِرْ۔ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔ وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ۔ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔

ترجمہ: اے چادر میں لپٹے ہوئے شخص! اُٹھ کھڑا ہو اور لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے قلب کو پاک و صاف کر اور بدی سے پرہیز کر۔

اب آپ کی طبیعت میں یکسوئی اور اطمینان تھا۔ چنانچہ آپ نے لوگوں کو حق کی طرف بلانا شروع کیا اور شرک کے خلاف اور توحید باری تعالیٰ کی تائید میں تعلیم دینے لگے۔ شروع شروع میں آپ نے اپنے مشن کا کھلم کھلا اظہار نہیں فرمایا بلکہ نہایت خاموشی کے ساتھ تبلیغی کاروائی کی اور صرف اپنے ملنے والوں کے حلقہ تک اپنی تعلیم کو محدود رکھا۔ جیسا کہ ذکر گزر چکا ہے سب سے پہلے ایمان لانے والی حضرت خدیجہؓ تھیں۔ جنہوں نے پیغام سنتے ہی ایمان لانے کی سعادت پائی اور ایک لحہ کیلئے بھی شک نہیں کیا۔ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اور بچوں میں حضرت علیؓ اور حضرت زید بن حارثہ کو ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت خدیجہؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت علیؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ کے علاوہ ایسے جلیل القدر اور عالی مرتبہ اصحاب کو بھی ایمان کی دولت ملی جن کا شمار

عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔

خاموش اور خفیہ تبلیغ کا یہ سلسلہ تقریباً تین سال تک جاری رہا۔ اس زمانہ میں مسلمانوں کا کوئی خاص مرکز نہ تھا جہاں وہ جمع ہو سکتے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مسلمانوں کی تبلیغ سے جو متلاشیان حق آتے ان سے آپ عموماً اپنے مکان پر ہی ملاقات فرماتے یا پھر شہر سے باہر کسی جگہ پر ملتے۔ اس دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے ابو عبیدۃ الجراح۔ جعفر بن ابی طالب۔ عبیدۃ بن حارث۔ ابو سلمہ بن عبد الاسد۔ عثمان بن مظعون۔ ارقم بن ارقم۔ عبداللہ بن جحش۔ عبداللہ بن مسعود۔ بلال بن رباح اور ابو ذر غفاری جیسے قابل ذکر اصحاب کو ایمان کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ اس دور کے چند لوگ ہیں جن کے بارہ میں مکہ والوں کا یہ تاثر تھا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹے اور کمزور لوگ مانتے ہیں۔ چنانچہ ایک موقعہ پر جب شہنشاہ روم ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا:

"ءَ اَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَاءُ هُمْ"

کہ کیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے لوگ مانتے ہیں یا کمزور اور چھوٹے لوگ؟ تو ابوسفیان نے جواب دیا۔ ضُعَفَاءُ هُمْ کہ کمزور اور چھوٹے لوگ مانتے ہیں اس پر ہرقل نے کہا وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُل کہ اللہ کے رسولوں کو شروع شروع میں چھوٹے لوگ ہی مانا کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی تبلیغ کا آغاز

1- یہ ابتدائی زمانہ اس طرح خفیہ تبلیغ میں گزر رہا تھا اور بعثت نبوی پر قریباً تین چار سال گزر چکے تھے کہ اچانک الٰہی حکم نازل ہوا فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ کہ جو تجھے حکم دیا گیا ہے وہ کھول کر لوگوں کو سنا دے نیز یہ آیت اتری فَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا۔ جب یہ احکام اترے تو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر چڑھ گئے اور بلند آواز سے پکار کر اور ہر قبیلہ کا نام لیکر قریش کو بلایا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا:

"اے قریش! اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑا لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے کو تیار ہے تو کیا تم میری بات مانو گے؟"

سب نے کہا: ہاں! کیونکہ ہم نے تجھے ہمیشہ صادق القول پایا ہے۔

آپ نے فرمایا: تو پھر سنو! میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ اللہ کا عذاب نزدیک ہے۔

اس پر ایمان لاؤ تا اس سے بچ جاؤ۔"

جب قریش نے یہ الفاظ سنے تو ہنس پڑے اور ابو لہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر کہا: تَبًّا لَكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا کہ تو ہلاک ہووے کیا اسی غرض سے تو نے ہم کو جمع کیا تھا؟ پھر سب لوگ ہنسی مذاق کرتے ہوئے منتشر ہو گئے۔

2- پھر انہیں ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر حضرت علیؓ کو ارشاد فرمایا کہ ایک دعوت کا اہتمام کرو۔ چنانچہ جب دعوت کا اہتمام کیا گیا تو آپ نے اپنے سب قریبی رشتہ داروں کو مدعو کیا۔ جب لوگ کھانا کھا چکے تو آپ نے کچھ تقریر کرنی چاہی مگر ابو لہب نے کچھ ایسی بات کہہ دی کہ جس سے سب لوگ منتشر ہو گئے۔ دوسرے دن حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ یہ موقعہ تو جاتا رہا اب پھر دعوت کا انتظام کرو۔ چنانچہ جب آپ نے سب قریبی رشتہ داروں کو دوبارہ مدعو کیا اور وہ لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:

"دیکھو میں تمہاری طرف وہ بات لیکر آیا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اچھی بات کوئی شخص اپنے قبیلہ کی طرف نہیں لایا۔ پس اس کام میں میرا کون مددگار ہو گا؟"

سب خاموش تھے اور سب طرف ایک سناٹا کا عالم تھا کہ یک لخت ایک طرف سے تیرہ چودہ سال کا دبلا بچہ جسکی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا اٹھا اور یوں ہمکلام ہوا:

"گو میں کمزور ہوں اور سب سے چھوٹا ہوں مگر میں آپ کا ساتھ دونگا"

یہ آواز حضرت علیؓ کی تھی۔ حاضرین سب کھل کھلا کر ہنس پڑے اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمزوری پر ہنسی مذاق کرتے ہوئے رخصت ہو گئے۔

3- اہل مکہ کو پیغام حق پہنچانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ایک تبلیغی مرکز قائم ہونا چاہئے جہاں مسلمان نماز وغیرہ کیلئے جمع ہو سکیں اور امن واطمینان اور خاموشی کے ساتھ تبلیغی سرگرمیاں تیز تر کی جا سکیں۔ اس غرض کیلئے ایک مرکزی حیثیت رکھنے والے دار التبلیغ کی ضرورت تھی۔ چنانچہ آپ نے اس غرض کیلئے ارقم بن ارقم کا مکان پسند فرمایا جو کوہ صفا کے دامن میں تھا۔ آپ اس میں مقیم ہو گئے۔ تمام مسلمان یہیں جمع ہوتے اور نمازیں پڑھتے۔ یہیں متلاشیان حق آتے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تبلیغ فرماتے۔ تاریخ اسلام میں یہ دار التبلیغ خاص شہرت رکھتا ہے اور دار الاسلام کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں اندازاً تین سال مقیم رہے اور اپنے تبلیغی مشن کو جاری رکھا۔ مؤرخین کی رائے کے مطابق اس دار التبلیغ میں ایمان لانے والوں میں سے سب سے آخری فرد حضرت عمرؓ تھے۔ جن کے ایمان لانے کے بعد مسلمانوں کو تقویت پہنچی اور وہ دار ارقم سے نکل آئے۔ حضرت عمرؓ کے علاوہ اس دار التبلیغ میں جن احباب کو ایمان لانے کی سعادت ملی ان کا شمار بھی سابقین میں ہوتا ہے۔ چند قابل ذکر اصحاب کے اسماء اس طرح سے ہیں:

اول مصعب بن عمیر تھے جو اپنے خاندان میں نہایت عزیز و محبوب ترین شخصیت کے مالک تھے۔ پھر زید بن الخطاب تھے جو حضرت عمرؓ کے بڑے بھائی تھے۔ پھر عبد اللہ ابن ام مکتوم تھے جو نابینا تھے اور حضرت خدیجہؓ کے عزیزوں میں سے تھے۔ پھر اسی زمانہ میں عمار بن یاسر کو بھی ایمان کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کے علاوہ ان کے والد یاسر اور والدہ سمیہ بھی اسی زمانہ میں ایمان لائے۔ علاوہ ازیں صہیب بن اسنان۔ ابو فکیہ اور ابو موسیٰ اشعری کو بھی اسی دار التبلیغ میں ایمان لانے کی توفیق ملی۔

4- جب ہم دار ارقم سے آگے تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال تبلیغی سرگرمیوں اور اس کے لئے آپ کی تڑپ کو دیکھتے ہیں تو بلا روک ٹوک یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ صفحہ ہستی پر نہ کسی ماں نے ایسی عظمتوں اور رفعتوں والا کوئی داعی الی اللہ جنا اور نہ جن سکے گی۔

چنانچہ دار التبلیغ دار ارقم کے قیام سے کچھ عرصہ قبل ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلم کھلا تبلیغ کا آغاز فرما دیا تھا اور مکہ کی گلیوں میں اسلام کا چرچا روز بروز جڑ پکڑتا جا رہا تھا۔ شروع شروع میں کفار مکہ ایک حد تک خاموش تھے مگر اب انہیں فکر ہوئی کہ کہیں یہ مرض زیادہ نہ پھیل جائے اور اسلام کا پودا سرزمین مکہ میں جڑ نہ پکڑ لے۔ چنانچہ اسلام کے جڑ کو اکھیڑ پھینکنے کا فیصلہ کیا۔ سر ولیم میور ان کی اس خطرناک منصوبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"قریش نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ نیا مذہب صفحہ دنیا سے مٹا دیا جائے اور اس کے متبعین بزور اس سے روک دیئے جائیں اور قریش کی طرف سے جب ایک دفعہ مخالفت شروع ہوئی تو پھر دن بدن ان کی ایذا رسانی بڑھتی اور آتشِ غضب تیز ہوتی گئی۔"

ایک طرف حضرتؐ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رب کریم کے ارشاد کی تعمیل میں رات دن تبلیغ حق میں مصروف تھے اور مسلمانوں کا دائرہ دھیرے دھیرے بڑھ رہا تھا گویا ایک طرف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علَم توحید کو بلند کیا اور دوسری طرف قریش مکہ کی مخالفت کی آگ بھڑکی چنانچہ نعرہ توحید کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی کوشش میں مخالفت کی آگ کو خوب ہوا دی اور اس کے لئے سب سے پہلا حربہ یہ اختیار کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اشاعت دین سے روک دیا جائے۔ تا نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ اس غرض کے لئے حق کے مخالفوں نے ایک منصوبہ کے تحت ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، عتبہ بن ربیعہ اور ابو سفیان وغیرہ پر مشتمل ایک وفد ابو طالب کے پاس بھیجا۔ جب وفد ابو طالب کے پاس پہنچا تو آپ سے مخاطب ہو کر یوں گویا ہوا:

"آپ ہماری قوم کے اندر معزز ہیں اسلئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنے بھتیجے کو روک دیں اور یا پھر آپ اس کی حمایت سے دستبردار ہو جائیں اور ہمیں اُس کو چھوڑ دیں کہ آپس میں فیصلہ کر لیں۔"

جواب میں ابو طالب نے ان سے نہایت نرمی کے ساتھ باتیں کیں اور انہیں سمجھا بجھا کر اور ان کے غصہ کو ٹھنڈا کر کے واپس کر دیا۔

چونکہ قریش مکہ کی مخالفت کی اصل وجہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغی سرگرمیاں تھیں جو دن بدن تیز تر ہوتی چلی گئیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے بھرپور کوشش کے ساتھ جہاں پر مکہ والوں کو خدا واحد و یگانہ کا پیغام پہنچانا شروع کیا وہاں پر بتوں کی کمزوری اور ان کی لاچاری کا پردہ فاش کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ جب بتوں کے خلاف اور توحید کے حق میں اہل مکہ کو بار بار وعظ کیا جانے لگا اور شریف الطبع لوگوں کا رخ اسلام کی طرف ہونے لگا تو کفار مکہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ سرداران قریش جمع ہو کر آپ کے چچا ابو طالب کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اب تو معاملہ حد کو پہنچ گیا ہے۔ ہمارے قابل تعظیم معبودوں کی توہین کی جا رہی ہے۔ انہیں رسوا کیا جا رہا ہے اور ہمارے جذبات کو مجروح کیا جا رہا ہے۔ آپ ہمارے رئیس ہیں اور آپ کی خاطر ہم نے آپ کے بھتیجے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کچھ نہیں کہا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ کوئی قطعی اور آخری فیصلہ کر لیں۔ یا تو آپ اسے سمجھائیں اور اس سے پوچھیں کہ آخر وہ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ اگر اسکی خواہش عزت حاصل کرنے کی ہے تو ہم اسے اپنا سردار بنانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر وہ دولت کا خواہش مند ہے تو ہم میں سے ہر شخص اپنے مال کا کچھ حصہ اس کو دینے کے لئے تیار ہے۔ اگر اسے شادی کی خواہش ہے تو مکہ کی ہر لڑکی جو اسے پسند ہو اس کا نام لے ہم اس سے اس کا بیاہ کرانے کے لئے تیار ہیں۔ ہم اس کے بدلہ میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں چاہتے کہ وہ ہمارے بتوں کو برا کہنا چھوڑ دے۔ آپ اسے سمجھائیں اور ہماری تجویز کے قبول کرنے پر آمادہ کریں ورنہ پھر دو باتوں میں سے ایک ہو گی۔ یا آپ کو اپنا بھتیجہ چھوڑنا ہو گا یا آپ کی قوم آپ کو چھوڑ دیگی۔

یہ باتیں سن کر ابو طالب بے تاب ہو گئے کیونکہ یہ موقعہ ابو طالب کے لئے نہایت نازک تھا۔ انہوں نے اسی وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا جب آپ تشریف لائے تو ابو طالب نے آپ سے کہا۔

"اے میرے بھتیجے بتوں کی توہین اور رسوائی سے قوم سخت مشتعل ہو گئی ہے میں تجھے خیر خواہی سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام لو اور اس کام سے باز آ جاؤ ورنہ میں تمام قوم کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا۔"

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا کہ اب ابو طالب کے پائے ثبات بھی لغزش میں ہیں اور دنیاوی اسباب میں سے سب سے بڑا سہارا مخالفت کے بوجھ کے نیچے دب کر ٹوٹا چاہتا ہے مگر قربان جایئے اس مبلغ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے ماتھے پر بل تک نہ آیا اور نہایت اطمینان کے ساتھ فرمایا:

"اے میرے چچا یہ بتوں کی توہین اور رسوائی نہیں ہے بلکہ نفس الامر کا بیان ہے اور یہی تو وہ کام ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے اور اگر اس راہ میں میرے لئے مرنا درپیش ہے تو میں موت کو بخوشی قبول کرتا ہوں۔ موت کا خوف مجھے تبلیغ حق سے روک نہیں سکتا۔ اور اے چچا اگر آپ کو اپنی کمزوری اور تکلیف کا خیال ہے تو بے شک آپ مجھے چھوڑ دیں مگر میں احکام الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکونگا

"اور خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند بھی لاکر دیدیں تو بھی میں اپنے فرض سے باز نہیں رہونگا اور میں اپنے کام میں لگا رہونگا حتی کہ خدا اسے پورا کرے یا میں اس کوشش میں ہلاک ہو جاؤں۔"

آپ سچائی اور نورانیت سے بھرپور رقت آمیز تقریر کرنے کے بعد وہاں سے چل پڑے۔ ابھی آپ چند قدم ہی چلے تھے کہ پیچھے سے ابو طالب نے آواز دی۔ جب آپ واپس لوٹے تو دیکھا کہ ابو طالب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ابو طالب نے آپ کو مخاطب ہو کر کہا:

"جا اور اپنے کام میں لگا رہ جب تک میں زندہ ہوں اور جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دونگا۔"

5- جب سرداران قریش نے اپنے ہر تدبیر کے تانے بانے کو بکھرتے ہوئے انتہائی نامرادی و ناکامی کی حالت میں دیکھا اور اپنے خوف و لالچ کے ہر دو جال کو پاش پاش پایا اور اس پر مزید یہ کہ باوجود ہر چند کوشش کے ابو طالب کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کرنے میں ناکام رہے تو ان کی آتش غضب اور شدت کے ساتھ بھڑک اٹھی۔

ایک بار حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحن کعبہ میں جب توحید کا اعلان فرمایا تو حق کے دشمنوں نے آپ کو گھیر لیا اور ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ اس واقعہ کی اطلاع جب آپ کے ربیب حارث بن ابی ہالہ کو ہوئی تو وہ آپ کو بچانے کے لئے دوڑے دوڑے آئے مگر مشتعل ہجوم میں سے کسی نے آپ پر تلوار سے وار کیا جس کے نتیجہ میں آپ وہیں شہید ہو گئے۔

پھر ایک دوسرے موقعہ پر جب سرکار دو جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے تو عقبہ بن ابی معیط نامی ایک بد بخت نے آپ کے گلے میں کپڑا ڈال کر اس زور سے کھینچا کہ آپ اوندھے منہ زمین پر گر گئے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ جلدی جلدی وہاں پہنچ گئے اور اس شر سے آپ کو بچایا اور قریش کو مخاطب کر کے فرمایا:

"اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ"

کہ کیا تم ایک شخص کو صرف اس لئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

غرض جب قریش مکہ کے ظلم و ستم نے حد اعتدال کو بھی پار کر لیا اور مسلمانوں کا جینا دوبھر کر دیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو فرمایا کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں۔ چنانچہ شروع شروع میں رجب ۵ نبوی میں گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

جوں جوں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد ربانی بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ کی تعمیل میں اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو تیز تر فرماتے جاتے مخالفت کی آگ اور بھی بھڑک جاتی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے اب حضرت حمزہ بن عبد المطلب جو آپ کے چچا تھے ایمان لائے اور مسلمانوں کو ان کے اسلام لانے سے غیر معمولی تقویت پہنچی۔ حضرت حمزہؓ کو اسلام لائے ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک اور خوشی کا موقعہ دکھایا یعنی حضرت عمرؓ جو پہلے اشد مخالفین میں سے تھے مسلمان ہو گئے۔

۶ نبوی میں حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ قریش کا آتش غضب اور بھڑک گیا اور انہوں نے اس کے بعد باہم مشورہ کرکے یہ فیصلہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بنو ہاشم کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات قطع کر دیئے جائیں۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بنو ہاشم کیا مسلمان یا کافر سبھی شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے۔ محصوریت کے عالم میں مسلمانوں کو مصائب و آلام سے دوچار ہونا پڑا۔ ان کا خیال پڑھ کر بدن پر لرزہ پڑ جاتا ہے۔ بعثت کے دسویں سال تقریباً اڑھائی تین سال کے بعد محصوریت کا یہ المناک دور ختم ہوا۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کی طرف سے انکار پر اصرار دیکھا اور ان کی مخالفت کو ترقی کرتے پایا تو آپ نے ارادہ فرمایا کہ اہل طائف کو دعوت اسلام دی جائے۔ چنانچہ شوال ۱۰ نبوی کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہؓ کو اپنے ہمراہ لیکر طائف کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے شہر کے رؤسا سے باری باری ملاقات کی مگر اس شہر کی قسمت میں بھی مکہ کی طرح اس وقت اسلام لانا مقدر نہ تھا۔ چنانچہ سب نے نہ صرف انکار کیا بلکہ پیغام حق کے ساتھ استہزا کیا۔ آخر آپ نے طائف کے ایک بہت بڑے رئیس عبدیالیل کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے بھی صاف انکار کر دیا اور شہر کے آوارہ اور اوباش لوگوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم شہر سے نکلے تو یہ لوگ شور کرتے ہوئے آپ کے پیچھے ہو لئے اور آپ پر پتھر برسانے لگے۔ آپ کا سارا بدن لہو لہان ہو گیا۔ آپ کے وفادار خادم حضرت زیدؓ نے آپ کو بچانا چاہا مگر وہ خود بھی اس کوشش میں زخمی ہو گئے۔ برابر تین میل تک حق کے دشمن نے مبلغ اعظم سرکار دو جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر برساتے رہے اور آپ زخموں کا تاب نہ لاکر نڈھال ہو گئے۔ راہ خداوندی میں کوئی ایسی تکلیف نہ تھی جو آپ کو نہ پہنچائی گئی ہو مگر محبوب خدا کے پایۂ ثبات کو دیکھئے کہ جسکی مثال تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ایک لمحہ کیلئے بھی اپنے مشن سے غافل نہیں ہوئے۔

طائف کا یہ تبلیغی سفر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک عجیب واقعہ ہے چنانچہ سر ولیم میور لکھتا ہے:

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سفر طائف میں عظمت و شجاعت کا رنگ نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ ایک تنہا شخص جسے اسکی قوم نے حقارت کی نظر سے دیکھا اور رد کر دیا وہ خدا کی راہ میں دلیری کے ساتھ اپنے شہر سے نکلتا ہے اور جس طرح یونس بن متی نینوا کو گیا اسی طرح وہ ایک بت پرست شہر میں جاکر ان کو توحید کی طرف بلاتا اور توبہ کا وعظ کرتا ہے۔ اس واقعہ سے یقیناً اس بات پر بہت روشنی پڑتی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے صدق دعویٰ پر کس درجہ ایمان تھا۔"

6- اہل طائف کے ظالمانہ سلوک کے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور مطعم بن عدی کی مدد سے مکہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ کا طواف کر کے گھر تشریف لے گئے۔ قریش مکہ کی اشد ترین مخالفت اور اہل طائف کی ایذا رسانی ایسی تھی کہ بظاہر ان کے مسلمان ہونے کی بہت کم امید نظر آتی تھی۔ چنانچہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ دن بدن عرب کے قبائل کی طرف پھرتی جاتی تھی۔ چونکہ حج کے ایام میں دور دراز علاقہ سے لوگ مکہ میں آتے تھے اور اشہر حرم میں عکاظ مجنہ اور ذو المجاز کے میلوں میں بھی عرب قبائل کی نمائندگی ہوتی تھی۔ لہذا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مواقع سے فائدہ اٹھا کر عرب قبائل کو اسلام کی دعوت دینی شروع کی۔ بعض اوقات آپ کے ہمراہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ بھی ہوتے تھے۔ قریش مکہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تبلیغی سرگرمیوں میں بھی روڑا اٹکانا شروع کر دیا۔ کیونکہ قریش کے نزدیک عرب قبائل کا مسلمان ہونا ایسا ہی مضر تھا جیسا کہ اہل مکہ کا۔ چنانچہ جہاں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے ابو لہب جو آپ کا حقیقی چچا تھا آپ کے پیچھے ہو لیتا اور جہاں بھی آپ توحید کا اعلان فرماتے اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے یہ شور کرنے لگتا اور لوگوں سے کہتا کہ اسکی بات نہ سنو۔ یہ اپنے دین سے پھر گیا ہے اور ہمارے دین میں بگاڑ کرنا چاہتا ہے۔ جب لوگ دیکھتے کہ گھر کا ہی آدمی مخالفت کرتا ہے تو پھر وہ تتر بتر ہو جاتے۔ اور ابو جہل تھا کہ اس نے تو اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جدھر جاتے آپ کا تعاقب کرتا اور آپ کے جسم مبارک پر دھول ڈالتا اور جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو وعظ فرماتے تو لوگوں سے کہتا کہ لوگو! اس کے فریب میں نہ آنا کیونکہ یہ چاہتا ہے کہ تم لات اور عزیٰ کی پرستش چھوڑ دو۔

ایک دفعہ آپ بنو عامر بن صعصعہ میں تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر آپ کے پیچھے کوئی مخالف قریش نہ تھا۔ چنانچہ آپ نے کھل کر توحید کی تبلیغ کی اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔ جب آپ پیغام پہنچا کر فارغ ہوئے تو ان میں سے ایک شخص فراس نامی بولا کہ اگر یہ شخص میرے ہاتھ آجائے تو میں تمام عرب کو فتح کرلوں اور پھر آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ:

"اچھا یہ بتاؤ کہ اگر ہم نے تمہارا ساتھ دیا اور تم اپنے مخالفوں پر غالب آگئے تو تمہارے بعد حکومت اور خلافت ہم کو ملے گی یا نہیں؟"

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خلافت اور حکومت کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے"

فراس نے اس کے جواب میں کہا:

"خوب! تمام عرب کے سامنے سینہ سپر ہو کر ہم لڑیں اور حکومت غیر کے ہاتھ میں چلی جاوے۔ جاؤ ہمیں تمہاری ضرورت نہیں۔"

اس طرح بنو عامر بن صعصعہ بھی ایمان کی دولت سے محروم ہو گئے۔

ان سخت ترین ایام میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے مختلف قبائل کا تبلیغی دورہ فرمایا اور بنو عامر بن صعصعہ کے علاوہ بنو محارب۔ فزارہ، غسان، ذہل، حنیفہ، سلیم، عبس، کندہ، کلب، حارث، عذرہ، اور حضارمہ وغیرہ کو باری باری اسلام کی طرف بلایا مگر سب نے انکار کیا۔

اب حالت یہ تھی کہ ایک طرف قریش اسلام کے جانی دشمن تھے اور ہر وقت اسلام کو نیست و نابود کرنے کے فکر میں سرگرداں تھے اور دوسری طرف اہل طائف نے رسول خدا کے ساتھ صرف خدا کا نام لینے پر وہ ظالمانہ سلوک کیا کہ آپ زخموں کا تاب نہ لاکر زمین پر گر گئے باقی رہے عرب کے قبائل تو انہوں نے بھی قریش کے قدم بہ قدم مارا اور حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اسلام کا یہ وہ دور تھا کہ دشمن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغی مشن کو ہر طرح سے کچل دینا چاہتا تھا۔ اور اسلام کو ہمیشہ ہمیش کیلئے نابود کر دینا چاہتا تھا۔ مگر اسلام خدائے واحد لاشریک کا بھیجا ہوا دین تھا اور اس کے قیام اور حفاظت کی ذمہ داری بھی اسی نے لی تھی۔ لہذا ایسے زمانہ میں قادر مطلق خدا نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت ہی پر شوکت اور پر رعب الفاظ میں آئندہ اسلام کی ترقی اور غلبہ کی خوشخبریاں دیں۔ اسلام کے غلبہ سے متعلق ان الٰہی بشارتوں کو جب کفار مکہ نے سنا تو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے۔ کیونکہ انہیں یہ یقین تھا کہ اسلامی چشمہ کے پانی کو ایک طرف سے قریش مکہ نے اور دوسری طرف سے اہل طائف نے اور باقی اطراف سے عرب کے قبائل نے باہم مل کر بند کر دیا ہے۔ اب اس کے آگے بہاؤ کی کوئی صورت نہیں ہے مگر خداوند تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ ان کا بند کا وہ کنارہ جو یثرب کی طرف تھا یکایک ٹوٹ گیا۔ اور اسلامی چشمہ کا پانی یثرب کی جانب بہہ نکلا۔

یثرب مکہ کے شمال کی طرف قریباً اڑھائی سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ہجرت کے بعد اس کا نام مدینۃ الرسول پڑ گیا اور پھر دھیرے دھیرے مدینہ مشہور ہو گیا۔ مذہب کے اعتبار سے اسکی آبادی دو حصوں میں بٹی ہوئی تھی۔ ایک مشرک تھے اور دوسرے یہودی مشرکوں کے دو گروہ تھے ایک اوس کہلاتا تھا اور دوسرا خزرج یہی وہ دو قبیلے تھے جنہیں اسلام لانے کی سعادت نصیب ہوئی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے یہاں پناہ دینے کے باعث یہ انصار کے نام سے موسوم ہوئے۔

باقی

اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی ایسی کتاب، رسالہ یا مضمون ہے جس کے متعلق آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعارف قارئین بدر کے لئے ازدیاد علم اور دلچسپی کا موجب ہوگا تو حسب حال اس کا خلاصہ یا اس کے اہم اقتباسات (مع مکمل حوالہ) یا اس پر تبصرہ لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔

(ادارہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کے زمانہ میں جماعتِ احمدیہ کی بڑھتی ہوئی تعداد

مولانا محمد ایوب ساجد
اُستاد جامعہ احمدیہ قادیان

کائنات پر طائرانہ نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسکی ترقی اور مقاصد کے حصول کیلئے خالقِ کائنات کے دو اصول یا جن کو دو نظام کہیں کار فرما ہیں ایک نظام مادی دوسرا نظام روحانی ہے۔ دونوں نظاموں کی ترقی اور منزل مقصود تک پہنچانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اصول او رذرائع مقرر فرمائے ہیں۔ جو کہ ہر ترقی پذیر عنصر میں کار فرما نظر آتے ہیں۔ اگر زمین کی خشکی اور مردہ پن کو دور کرنے کیلئے آسمان سے بارش برساتا ہے جس سے یہ مردہ زمین زندہ ہوتی ہے تو بادل پیدا کرنے کیلئے سمندر بنائے ہیں اور بادلوں کو چلانے کیلئے ہوا کا نظام جاری فرمایا ہے۔

جو بادلوں کو اُس جگہ لے جا کر بارش کی صورت میں برساتے ہیں جہاں دھوپ سے زمین کی ہریالی ختم ہو چکی ہوتی ہے اور اپنی زندگی کیلئے بارش کے قطروں کو ترس رہی ہوتی ہے۔ تب اللہ تعالیٰ کا نظام اُس مردہ زمین پر بارش برساتا ہے اور اُس میں بتدریج ہریالی آنی شروع ہوتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اُس کا مردہ پن دور ہو جاتا ہے اور ہرے بھرے کھیت کی صورت میں خوشنما اور زندگی بخش نظر آتی ہے۔ یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے یہاں کی ہر چیز روحانی منازل کو طے کرنے کا ذریعہ ہے۔

حدیث قدسی میں آتا ہے لولاک لما خلقت الافلاک کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر میرا ارادہ تجھے پیدا کرنے کا نہ ہوتا تو یہ زمین و آسمان پیدا نہ کرتا۔ گویا کہ روحانیت کے خاتم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گریوں کی خاطر ہی یہ کائنات معرضِ وجود میں آئی ہے۔

مذہب کی چھ ہزار سالہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ روحانی انقلابات جو اس کائنات کا مدعا ہے انسان کی تھیوریوں سے یا اس کے دھن دولت یا انسانی حربوں سے رونما نہیں ہوئے بلکہ آسمان سے ہی اس کے سامان پیدا کئے گئے اور ان روحانی مردوں کو زندگی بخشنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے انبیاء علیہم السلام کو معبوث فرمایا نتیجے بے یارو مددگار ان الٰہی فرستادوں کے ذریعہ جو عظیم انقلابات پیدا ہوئے وہ اپنی مثال آپ ہیں قرآن پاک اور احادیث نبویہ پر غور کرنے سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ باب نبوت شریعت اسلامیہ میں کھلا ہے۔ ظاہر ہے کہ نبوت کا دروازہ تو کھلا ہے لیکن امت مسلمہ میں صرف دو ہی نبی نظر آتے ہیں ایک خاتم الشرائع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور دوسرے آپ کے شاگرد کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور فرمایا لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ کہ میرے اور مسیح موعودؑ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ نیز حدیث میں آتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ وہ امت کس طرح ہلاک ہو گی جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں آنے والا **امام مسیح موعود ہوں گے۔**

آقا و مطاع کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ضرورتوں کو اس طرح پورا فرمایا ہے کہ سورہ التحریم آیت نمبر ۱۳۔ میں یوں بیان فرمایا ہے۔

ترجمہ:۔ اور مومنوں کی حالت اللہ فرعون کی بیوی کی مانند بیان کرتا ہے کہ جبکہ اس نے اپنے رب سے کہا کہ اے خدا تو اپنے پاس ایک گھر جنت **میں میرے لئے بھی بنا دے اور مجھ کو فرعون اور** اس کی بداعمالیوں سے بچا اور اسی طرح (اس کی) ظالم قوم سے نجات دے۔ اور پھر اللہ مومنوں کی حالت مریم کی طرح بیان کرتا ہے جو عمران کی بیٹی تھی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی اور ہم نے اس میں اپنا کلام ڈال دیا تھا۔ اور اُس نے اُس کلام کی جو اس کے (ربّ نے) اس پر نازل کیا تھا تصدیق کر دی تھی اور اس (خدا) کی کتابوں پر بھی ایمان لائی تھی اور ہوتے ہوتے ایسی حالت پکڑ لی تھی کہ اُس نے فرمانبرداروں کا مقام حاصل کر لیا تھا۔

(ترجمہ:۔ از تفسیر صغیر سورہ تحریم آیت ۱۳)

خیر امت کے مومن مردوں کی مثال عورتوں سے دینا غور طلب بات ہے حضرت اسیہ اور حضرت مریم کو ایک خصوصی امتیاز تھا کہ اللہ تعالیٰ اُن سے ہمکلام ہوتا تھا اور غیب کی خبریں ان کو دیتا تھا۔ گویا کہ اوصاف نبوت سے کامل طور پر وہ متصف تھیں لیکن وہ نبی نہیں کہلائیں۔

مسلمان مومنوں کی ان صاحب مکالمہ و مخاطبہ عورتوں سے مثال دیکر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد امت مسلمہ میں نیک و پاکباز خدا تعالیٰ کے دربار میں مقبول ترین بندوں کو حضرت اسیہ علیہا السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کی طرح اوصاف نبوت ملیں گے لیکن نبی نہیں کہلائیں گے۔

ثم تکون الخلافۃ علی منہاج النبوۃ ثم سکت حدیث شریف میں سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دور آخر میں ان خلفاء راشدین المھدیین کا بلند مقام بیان فرمایا ہے۔ جن کو قیامت تک اللہ تعالیٰ کھڑا کرتا رہیگا۔ اور اوصاف نبوت سے متصف ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے جو مسلمان مومنوں کو قرآن پاک میں خلافت کی بشارت عطا فرمائی ہے یہ خلافت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام مسلمان مومنین میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے وصال کے بعد قائم فرمائی خدا تعالیٰ کی عظیم نعمت کے طفیل وہ محیر العقول انقلاب دنیا میں رونما ہوا اور ہو رہا ہے جس کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس وقت دی تھی جبکہ آپ گوشہ نشین اور گمنامی کی حالت میں تھے فرمایا:۔

"وہ وقت دور نہیں بلکہ قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے" (فتح اسلام صفحہ ۲۱ تا ۲۲)

گمنام بستی کی گمنامی سے جو الٰہی آواز بلند ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس دور میں آپ کی زیر نگرانی یہ آواز بستی کی گمنامی سے قصبوں تک قصبوں سے شہروں تک شہروں سے ضلعوں تک ضلعوں سے ملکوں تک پہنچ گئی تھی اور احمدیت کے پورے ہندوستان 'افغانستان 'مشرقی افریقہ طرابلس' شام' مالدیپ 'سیلون' ماریشس' بغداد' ترکی' طائف 'مکہ اور آسٹریلیا میں لگ چکے تھے اور سعید روحیں بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہونے لگی تھیں۔

امریکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ہی آپ ہی کے ذریعہ روزنامہ گزٹ کے ایڈیٹر مسٹر الیگزنڈر رسل ویب بیعت کر کے اسلام قبول کر چکے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس دور میں ہی یہ مقدس جماعت چار لاکھ کی تعداد تک پہنچ گئی تھی۔ اور قادیان جو گمنام بستی تھی خلائق کا مرجع بنتی جارہی تھی چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مقدس میں ہی ترکی کے نائب سفیر جناب حسین کامی قادیان تشریف لائے اور حضرت اقدسؑ کی خدمت میں درخواست دعا کی۔

سب سے پہلے جس انگریز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی ان کا نام گرامی وبٹ خان تھا جن کے والد کا نام مسٹر وبٹ جان تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد قرآن پاک کے وعدہ کے موافق اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں خلافت قائم فرمائی۔

اور پہلے خلیفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نہایت ہی مخلص باوفا صحابی حضرت حکیم حاجی مولوی نور الدین صاحب منتخب ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بیان فرمایا۔

"خلافت کیسری کی دوکان کا سوڈا واٹر نہیں۔ تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ میں جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہو گا جس کو خدا چاہیگا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔ تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔۔۔"

(بدر نمبر ۲ جلد ۱۲ مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۱۲ء)

جماعتی ترقی کیلئے یہ پہلا سنگ میل تھا کہ آپ کے دور میں خلافت کے بارہ ناپاک عزائم کا آپ نے جوانمردی سے قلع قمع فرمادیا اور خلافت کی حفاظت فرمائی۔ جس کے زیر سایہ آج کروڑ ہا لوگ بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہو رہے ہیں۔

آپ کے چھ سالہ عہد خلافت میں جہاں ہزاروں سعید روحیں احمدیت میں داخل ہوئیں اور احمدی دنیا کی تعداد چار لاکھ سے زائد ہوئی وہاں سلسلہ کے اموال میں احمدی پریس میں جماعت کی پبلک عمارتوں میں نمایاں ترقی ہوئی قرآن پاک سے ظاہر ہے کہ خلیفۃ اللہ کے چار اہم کام ہوتے ہیں۔

ا۔ تمکنت فی الدین۔ (۲) خوف کی حالت کو امن میں بدلنا (۳) عبادت کا قیام (۴) شرک سے اجتناب۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کمال حکمت صوفیانہ و عالمانہ انداز میں الٰہی منشاء کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے دعاوی پر معترضین کے اعتراضوں کے مدلل جوابات دیئے دشمن اندرون و بیرون کی طرف سے جو خوف کی حالت پیدا کی گئی تھی جماعت کیلئے اسکو امن میں بدلا اور جماعت کو عبادات کے قریب اور شرک سے کوسوں دور کر دیا۔

احیائے اسلام کیلئے خلافت کی اہمیت سے کون واقف نہیں ہے۔ مخالفین احمدیت بھی خلافت کیلئے رو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وہ نعمت عظمیٰ جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی۔

جماعت احمدیہ کا پہلا اجماع خلافت پر ہی ہوا اور سب نے ایک ہو کر آپ کی خلافت پر لبیک کہا اور بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ سے وابستہ ہو گئے دوسرا عظیم الشان کارنامہ آپ کے وہ خطبات اور تقاریر ہیں جن میں آپ نے منصب خلافت ' اس کے مقام اور اہمیت کو واضح فرمایا۔ اور جماعت کو ایک خطرہ سے محفوظ فرمایا۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت اکاون سال پر محیط ہے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے متعلق گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام خبر دیتے آئے ہیں وہاں ہمیں یہ بشارت بھی ملتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں ایک خاص شان رکھنے والا بیٹا پیدا ہو گا جو آپ کا خلیفہ ہو گا اور آپ کے خداداد مشن کو غیر معمولی طور پر ترقی دے گا حدیث کی کتاب مشکوٰۃ باب قرب الساعۃ میں سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس جلیل القدر شخص کے بارہ بشارت دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یتزوج ویولدلہ"

کہ مسیح موعود مصلح آخر زمان شادی کرے گا

اور اس کی اولاد میں ایک خاص شان رکھنے والا بیٹا پیدا ہوگا جس سے مسیح موعودؑ کے کام کو ترقی حاصل ہوگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہونے والی مقدس وحی میں آپ کا لقب "فضل عمر" رکھا گیا۔ جس سے ظاہر ہے کہ آپ کی شان شانِ فاروقی ہوگی اور حضرت عمرؓ کے خصائص سے آپ کو وافر حصہ ملے گا۔ یہاں پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قائم ہونے والی خلافت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد قائم ہونے والی خلافت کی مشابہت اسقدر ہیں کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ شان فاروقی رکھنے والے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے باوجود بعض لوگوں کی ناجائز کوششوں کے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جماعت کو آپ کے سامنے جھکا دیا اور دشمنان دین و معاندین خلافت کو ذلیل کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسلام کے نظام داخلی نے غیر معمولی طور پر استحکام پکڑا چنانچہ ڈاک رسانی۔ پیمائش زمین تجارت کی توسیع۔ مسافر خانے۔ بیت المال کا قیام قضاء وغیرہ امور حضرت عمرؓ کے عہد میں ظہور میں آئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں بھی احمدیت کے نظام کو غیر معمولی طور پر استحکام نصیب ہوا۔

چنانچہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں کو بہ احسن انجام دینے کیلئے آپؓ نے خلافت پر متمکن ہوتے ہی پہلے دفتری نظام کو شروع فرمایا اور نظارت اعلیٰ۔ دعوۃ و تبلیغ۔ تعلیم و تربیت۔ تالیف و تصنیف۔ امور عامہ۔ امور خارجہ۔ دارالقضاء۔ ضیافت۔ بیت المال۔ تحریک جدید۔ وقف جدید۔ ہر صیغہ مستقل حیثیت رکھتا ہے۔

اور خلافت ثانیہ سے پہلے یہ نظام نہیں تھا۔

پھر افراد جماعت کو انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ ناصرات الاحمدیہ تنظیم میں تقسیم فرمایا تا جماعتی ذمہ داریاں عمدہ طور پر انجام دے سکیں۔ دور فاروقیؓ میں جہاں اسلام کو عظیم فتوحات نصیب ہوئی ہیں۔ دور فضل عمرؓ میں بھی فتوحات کو شمار کرنا ممکن ہی نہیں محال ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان فتوحات کے نتیجہ میں زمین کے کناروں تک شہرت پائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کی وسعت اور کامیابی کے بارہ میں الہاماً بتایا تھا۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

اس موعود بیٹے سیدنا حضرت فضل عمرؓ کے بارہ میں الہاماً خبر دی تھی

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"

اللہ تعالیٰ کے یہ دونوں الہام بڑی شان سے آپؓ کے عہد سعید میں پورے ہوئے اور ان دونوں الہاموں کا بڑا گہرا تعلق معلوم ہوتا ہے۔ تبلیغ احمدیت اور وسعت جماعت کے وعدوں کو اللہ تعالیٰ نے زمین کے کناروں تک پہنچایا تھا اور اس عظیم کام کیلئے حضرت مصلح موعودؓ کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا اور آپ کو اس عظیم کام کی سعادت بخشی جس کے نتیجہ میں آپ دنیا کے کناروں تک شہرت پاگئے اور رہتی دنیا تک یہ شہرت قائم رہے گی۔ بلکہ دن بہ دن اس میں اضافہ ہی ہوتا چلا جائے گا۔ کیونکہ آپ نے وہ عظیم خدمات سرانجام دی ہیں کہ روئے زمین کو ہلا کر رکھ دیا۔

محمود کرکے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

اس عزم صمیم کو آپ نے پورا فرمایا۔

اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے درخت کی شاخوں کو دنیا بھر میں پھیلا دیا۔ برصغیر ہندو پاک کے علاوہ براعظم افریقہ کے بہت سے ممالک نائیجیریا یوگنڈا۔ غانا۔ سیرالیون۔ آئیوری کوسٹ۔ کینیا۔ گیمبیا۔ ٹانگانیکا۔ ماریشس اور یورپین ممالک انگلستان۔ جرمن۔ ہالینڈ۔ سوئزرلینڈ۔ سپین۔ سکنڈے نیویا۔ نیز انڈونیشیا۔ سنگاپور۔ برما۔ سیلون۔ مسقط۔ شام۔ افغانستان۔ ایران۔ لبنان۔ اسرائیل وغیرہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ر جنوری ۱۹۴۰ء کو احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

آج سے پچاس سال قبل ایک تنہا فرد خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کیلئے مبعوث ہوا۔ دنیا نے اس کی شدید مخالفت کی اور اس کے ختم کر دینے کی پوری کوشش کی گئی۔ لیکن وہ دن بدن اپنے مشن میں کامیاب ہوتا گیا۔ اس کی وفات کے بعد اس کی خلافت قائم ہوئی پھر اس کی بھی شدید مخالفت کی گئی۔ اور آج وہ ایک بیج ۲۵۔۵۰ سال میں لاکھوں پھلوں کی صورت اختیار کر گیا ہے اور اب ہم اس فصل کو کاٹ رہے ہیں۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے خلافت کے دامن سے وابستہ لوگوں کو ہر میدان میں فتح دی اور ان کا قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ ۲۵ سال میں جماعت کہیں کی کہیں پہنچ گئی اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے تمام براعظموں میں اس عقیدہ کے ماننے والے لوگ موجود ہیں۔ آج ہم ایک معمولی جمعہ کیلئے جمع ہوئے ہیں اس میں اُس جلسہ سالانہ سے چار گنا سے زائد احمدی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے آخری سال ہوا۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں جماعت کی تعداد ایک کروڑ تک پہنچ گئی تھی۔

خطبہ جمعہ ۱۲ر جنوری ۱۹۴۰ء میں آپ نے فرمایا۔

"اگر پہلے ایک سے لاکھ ہوئے تو آج سے پچاس سال کے بعد وہ کروڑوں ضرور ہو جائیں گے۔ اگر آج سے ۲۵ سال پہلے جماعت دس بارہ گنا بڑھی تو اگلے ۲۵ سال میں کم سے کم دس بارہ گنے ضرور بڑھنی چاہئے"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں جماعت کی تعداد ۴ لاکھ تھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عہد مبارک میں جو کہ صرف چھ سال پر محیط تھا ایک لاکھ ہی شمار کریں تو یہ ۵ لاکھ اگلے ۲۵ سال میں دس بارہ گنا ہوئے کم عدد سے ہی ضرب دیں تو ۵×۱۰=۵۰ گویا کہ خلافت ثانیہ کے شروع کے ۲۵ سال میں یہ تعداد پچاس لاکھ ہو جاتی ہے اور اگلے پچیس سال میں پھر مزید پچاس لاکھ اس طرح جماعت کی کل تعداد خلافت ثانیہ میں ایک کروڑ بنتی ہے"۔

"آج سے پچاس سال کے بعد وہ کروڑوں ضرور ہو جائیں" ۱۹۴۰ء سے پچاس سال ۱۹۹۰ء کو ہو جاتے ہیں ۱۹۹۰ء یہ وہی دور ہے جس میں سے ہم گذر رہے ہیں اور جماعت لاکھوں سے ترقی کرتے ہوئے اب کروڑوں کی طرف جارہی ہے اور عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی تعداد اربوں کا رخ خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں کرنے والی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے الفاظ مبارک، کہ اگلے پچاس سالوں میں کروڑوں ہو جائیں کس شان سے پورے ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے مصلح موعودؓ کی خواہش کو کس قدر عزت بخشی کہ صرف ایک سال کے عرصہ میں ہی ایک کروڑ آٹھ لاکھ بیس ہزار سعید روحیں جماعت میں شامل ہوئیں یہ نظارہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۹ء کے موقع پر دنیا بھر کے لوگوں نے دیکھا۔ خلافت ثالثہ کے بابرکت دور میں اگرچہ جماعت کی تعداد ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی تھی لیکن اب اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور اس کی مشیت کے تحت خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں جماعت کی تعداد کروڑوں میں پہنچ چکی ہے۔ اور دنیا بھر میں ۱۶۰ ملکوں میں جماعت کے مشن اور تنظیمیں قائم ہو چکی ہیں جو شب و روز تبلیغ اسلام اور تربیت میں مصروف ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے جن ۱۶۰ ملکوں میں احمدیت کے کھیت اگائے ہیں وہاں ان تمام روحوں کی سیرابی کیلئے اللہ تعالیٰ نے احمدیہ مسلم ٹیلیویژن کی نعمت عطا فرمائی ہے جس کی بدولت یہ احمدی براہ راست اپنے دل و جان سے پیارے آقا سے براہ راست تعلق پیدا کرکے روحانی پیاس بجھا سکتے ہیں۔

ایک وقت تھا کہ انگریز کہتے تھے کہ ہم پر سورج غروب نہیں ہوتا کہ ہر جگہ ان کی حکومتیں قائم ہیں۔

آج دنیائے احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا صرف یہی ایک جماعت ہے جو خلافت کی برکت سے زمین و آسمان پر اپنی کمندیں ڈال رہی ہے زمین پر اگر کوئی جماعت ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے آسمان پر اگر کوئی جماعت ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ جس کی صدائیں آسمان سے گونجتی ہوئی خطہ زمین کے طول و عرض میں پھیل جاتی ہیں۔ جہاں ہر جگہ عقید تمند احمدی ان کو اپنے سینوں میں لیتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ "اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتا ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے اور اس جہاں میں بھی اونچا کرے"

(الفضل ۲۰ر مئی ۱۹۶۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تخم ریزی فرمائی ہے خلافت کے زیر سایہ دن بدن وہ دنیا میں پھیلتی جارہی ہے اور مستحکم ہوتی جارہی ہے اللہ تعالیٰ خلافت کی اس عظیم نعمت سے ہمیں ہماری نسلوں کو قیامت وابستہ رکھے اور متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

میدان تبلیغ کا ایمان افروز واقعہ

مکرم مولوی ظفر احمد گلبرگی مبلغ سیتاپور نے اپنی تبلیغی رپورٹ بھجواتے ہوئے لکھا ہے کہ: گذشتہ دورہ سیتاپور کے موقعہ پر ایک مقام کوتیا میں تبلیغ کرتے ہوئے تین غیر احمدی علماء نے اس گاؤں میں بہت شر پھیلانے کی کوشش کی اس پر خاکسار ظہیر احمد خادم نگران تبلیغ یوپی نے بھرے مجمع میں ان سے کہا کہ آپ لوگ اس قسم کی بیہودگی سے باز آجائیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ آپ سے نپٹے گا۔ چنانچہ اس واقعہ کے دو ماہ بعد ہی اللہ تعالیٰ نے ان تینوں علماء کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ ایک کے بیٹے کا موٹر سائیکل سے ایک حادثہ ہو گیا اس کا سر پھٹا اور شدید زخمی ہوا۔

دوسرا مولوی ایک چوری کے الزام میں گرفتار ہوا۔

اور تیسرا ایک عورت کے الزام میں ملوث ہو کر جب گھر واپس آیا تو اسکی بیوی نے اسے جھاڑو مار مار کر گھر سے نکال دیا اور اس نے بذریعہ خلع علیحدگی اختیار کرلی۔

ظہیر احمد خادم | نگران دعوت الی اللہ یوپی

درخواست دعا

خاکسار کی دینی و دنیوی ترقیات و صحت و تندرستی کیلئے اور میرے لڑکے شیخ چاند مجیب کے کاروبار کی ترقی کیلئے نیز بہترین داعی الی اللہ بننے کے لئے احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ ابراہیم ناصر محبوب نگر، آندھرا پردیش۔ اعانت-/50)

۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ
۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء

یوم البیعۃ

محترم
مولانا محمد حمید کوثر صاحب
اُستاد جامعہ احمدیہ قادیان

ہمارے پیارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی امت کے ہر فرد کو بڑے واضح الفاظ میں یہ حکم دیا تھا

فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَبَایِعُوْہُ وَلَوْ حَبْواً عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّہٗ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِی

(سنن ابن ماجہ الجزءالثانی کتاب الفتن۔ باب خروج المھدی)

کہ جب تم امام مہدی (علیہ السلام) کو دیکھو تو اس کی بیعت کرو، اگرچہ کہ بیعت کرنے کیلئے تمہیں برف پر سے گھٹنوں کے بل رینگتے ہوئے چلنا پڑے۔ کیوں کہ وہ اللہ کی طرف سے خلیفہ اور مہدی ہوگا۔

چنانچہ سیدنا محمد المصطفیٰ ﷺ کی ہجرت کے ۱۲۴۹ سال بعد ۱۴ر شوال ۱۵۵۰ ہجری میں مشرقی پنجاب (بھارت) کے ایک گاؤں قادیان میں سکونت پذیر ایک فارسی خاندان کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام "غلام احمد" رکھا گیا۔ اپنی طبیعت کے اعتبار سے عام بچوں سے مختلف یہ بچہ آہستہ آہستہ پروان چڑھنے لگا۔ مگر دیکھنے والے محسوس کر رہے تھے کہ بچہ کوئی عام انسان نہیں ہے۔ بچپن سے ہی اس کا اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف غیر معمولی رجحان اس پروان چڑھ رہے طفل کے روشن مستقبل کی غمازی کر رہا تھا۔ اس طفل کے والد محترم نے بچے کی تعلیم کا انتظام اس زمانہ میں میسر وسائل کے مطابق کیا۔ تین مدرسین نے اردو۔ عربی۔ فارسی وغیرہ کی ابتدائی تعلیم دی۔

دوسری طرف ہمارے ملک ہندوستان پر سات سمندر پار سے آئی ہوئی انگریز قوم نے قبضہ کر رکھا تھا۔ ابتدا میں جب یہ قوم ایسٹ انڈیا کمپنی کے زیر عنوان ہندوستان میں داخل ہوئی تو یہاں کے بگڑتے اور خراب ہوتے ہوئے سیاسی اور اقتصادی حالات کو مزید بدتر بنانے کی سوچی سمجھی اور کامیاب و مؤثر کوششیں کی اور اس طرح آہستہ آستہ دہلی کی عنانِ حکومت انگریز قوم کے ہاتھوں میں آگئی۔ ابتدائی طور پر انگریز قوم نے ہندوستان کے اقتدار پر قبضہ کرنے کے بعد حالات کو درست کیا اور عدل و انصاف قائم کیا۔ لیکن شروع میں امن و انصاف قائم کرنے والی عیار قوم وقت کے ساتھ ساتھ ہندوستانی قوم پر غلامی کی طنابیں کسنے لگی۔ جسمانی طور پر غلام ہندوستانی قوم کو اُس وقت شدید جھٹکا لگا جب کہ اُن کے مذہب اور دین کو تبدیل کروانے کی مذموم کوششیں شروع کی گئی۔ مغرب سے مسیحیت کو پھیلانے کیلئے پادری اور منادفوج درفوج ہندوستان میں داخل ہونا شروع ہوئے۔ ان پادریوں کی منظم اور گمراہ کن سازش کا سب سے پہلا شکار انحطاط کے مارے ہوئے مسلمان ہوئے۔

مسلمانوں کے سینکڑوں جگر گوشے عیسائیت کی لپیٹ میں آگئے۔ اور جو بظاہر مسلمان نظر آ بھی رہے تھے اُن کی اکثریت عملی اور اعتقادی اعتبار سے دن بدن اسلام کی اصل تعلیم و روح سے دور ہوتی چلی جا رہی تھی۔ بعض اپنے اور غیر یہ محسوس کرنے لگے تھے کہ اگر اس سیل رواں کو روکا نہ گیا تو شاید کچھ عرصہ بعد ہندوستان میں بھی اندلس کی طرح مسلمانوں کا صفایا ہو جائے گا۔ چنانچہ اُس زمانہ میں مسلمانوں کی انتہائی بدتر صورتِ حال کے بارے میں چند معتبر شخصیات کی تحریرات پیش خدمت ہیں۔

☆۔ مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:۔

۱۸۵۷ء کے انقلاب نے مسلمانوں کے ہر ایک نظم کو پارہ پارہ کر دیا اور اُن کے تمام امتیازات کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ (آزاد مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۵۱ء)

☆۔ مولانا حالی نے ۱۸۷۹ء میں لکھا۔

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
ایک اسلام کا رہ گیا نام باقی

☆۔ شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے لکھا:۔

شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلمان نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود

مسلمانوں کی ایسی افسوسناک و خطرناک و دردناک صورتِ حال دیکھ کر مسلمانوں کی طرف سے بعض دعائیں اور التجائیں کی جانے لگیں۔ چنانچہ اُس زمانہ میں ایک کتاب "خون حرمین" شائع ہوئی۔ اُس کے مصنف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

"خدارا ایسی بے بسی اور نازک حالت میں اپنے نام لیواؤں پر رحم کرتے ہوئے امام آخر الزمان کو جلد بھیجئے تاکہ ضعیف الایمان امت کے ایمان اور ایقان میں پھر بالیدگی کی روح پیدا ہو اور ضلالت کا فقدان ہو۔ یا رسول اللہ ! اب عقل اور اسباب ظاہری کا سہارا جاتا رہا قوی بے کار ہوگئے ہمتیں پست ہو گئیں۔ خونخواران تثلیث نے ان کو قعر ذلت میں اس طرح دھکیل دیا کہ اب پھر ابھرنے کی صورت نظر نہیں آتی۔ اے نبی اللہ بتایئے کہ شکستہ دل اور زخموں سے چور امت اپنے درد کی دوا کہاں پائے گی اور کیونکر امام موعود علیہ السلام کے حضور اپنی فریاد پہنچائے گی اب دل کے زخم کی ٹیک اور سوزش ناقابل اظہار ہے"۔

اسی طرح ایک مولوی شکیل احمد سہسوانی ۱۳۰۹ ہجری مطابق ۱۸۹۲ میں اہل اسلام کی خطرناک حالت سے خائف و دہشت زدہ ہو کر مسلمانوں اور اسلام کا نقشہ کھینچتے ہوئے خدا کے حضور عرض کرتا ہے۔

دین احمد کا زمانہ سے مٹا جاتا ہے نام
قہر ہے اے میرے اللہ یہ ہوتا کیا ہے
کس لئے مہدی برحق نہیں ظاہر ہوتے
دیر عیسیٰ کے اوترنے میں خدایا کیا ہے
عالم الغیب ہے آئینہ ہے تجھ پر سب حال
کیا کہوں ملت اسلام کا نقشہ کیا ہے
رات دن فتنوں کی بوچھاڑ ہے بارش کی طرح
گرنہ ہو تیری ضیافت تو ٹھکانا کیا ہے

(الحق الصریح فی حیاۃ المسیح صفحہ ۱۳۳)

☆۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے تحریر کیا:۔

یہ دور اپنے ابراھیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الہ الا اللہ

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے ابتدائی حالات کا کچھ ذکر اس مضمون کے شروع میں کیا گیا ہے جیسے ہی آپ اپنی جوانی کے سالوں میں داخل ہوئے آپ نے اسلام پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات کا سلسلہ شروع فرما دیا۔ ۱۸۸۰ء میں آپ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف براہین احمدیہ کا پہلا حصہ تصنیف فرمایا۔ اس وقت تک آپ کا نہ تو کوئی دعویٰ تھا اور نہ اس سلسلہ میں کسی قسم کا اعلان۔ لیکن بعض نیک اور متقی مسلمانوں کی دوربین نگاہوں نے یہ دیکھ لیا کہ اِسی انسان سے اسلام کی بعثت ثانیہ کی کرن طلوع ہو رہی ہے۔ چنانچہ لدھیانہ کے مشہور صوفی بزرگ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کیلئے

نیز آپ سے یہ مطالبہ کیا کہ آپ لوگوں سے بیعت لیں اور ایک جماعت کی بنیاد رکھیں۔ لیکن حضرت اقدسؑ اس سے انکار فرماتے رہے اور یہ جواب دیتے رہے "لَسْتُ بِمَأْمُوْرٍ" میں مامور نہیں ہوں یعنی مجھے ابھی تک اللہ کی طرف سے ایسا کوئی حکم نہیں ملا۔

بیعت لینے کا حکم و اعلان

۱۸۸۸ء کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں سے بیعت لینے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس ارشاد الٰہی کے مطابق آپ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو بذریعہ اشتہار اعلان فرمایا:۔

"میں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق اللہ کو عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کیلئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کو چھوڑنے کیلئے مجھ سے بیعت کریں پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں۔ انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں ان کا غمخوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کیلئے کوششیں کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کیلئے برکت دے گا۔ بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کیلئے بدل و جاں تیار ہوں۔ یہ ربانی حکم ہے جو آج میں نے پہنچا دیا ہے۔ اس بارہ میں عربی الہام یہ ہے اِذَاعَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ۔ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا۔ اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ۔ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔

آپؑ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کیلئے آپؑ نے دس شرائط مقرر فرمائیں (جو اِسی اخبار میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمایئے) اتفاق کی بات ہے کہ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ نے دس گیارہ بجے شب یہ شرائط بیعت تحریر فرمائیں اور اسی روز اور اُسی وقت سیدنا میرزا بشیر الدین محمود (رضی اللہ عنہ) کی ولادت بھی ہوئی۔ اس طرح جماعت احمدیہ اور پسر موعود کی پیدائش توام ہوئی۔

بیعت اولیٰ

آپ پہلے ہی بذریعہ اشتہار اعلان فرما چکے تھے کہ جو دوست بیعت کرنا چاہیں وہ ۲۰ مارچ ۱۸۸۹ء کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔ چنانچہ حضرت اقدس کے اشتہار پر جموں، خوست، بھیرہ، سیالکوٹ۔ گورداسپور۔ گوجرانوالہ۔ پٹیالہ۔ جالندھر۔ انبالہ مالیر کوٹلہ وغیرہ اضلاع سے متعدد مخلصین لدھیانہ پہنچ گئے۔ بیعت اولی کا آغاز لدھیانہ میں حضرت منشی عبداللہ سنوریؓ کی روایت کے مطابق ۲۰ر رجب ۱۳۱۰ھ بمطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت صوفی احمد جانؓ کے مکان واقعہ محلّہ جدید میں ہوا۔ وہیں بیعت کے تاریخی ریکارڈ کیلئے ایک رجسٹر تیار کیا گیا۔ جس کی پیشانی پر یہ لکھا گیا "بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ و طہارت رجسٹر میں ایک نقشہ تھا جس میں نام ولدیت اور سکونت درج کی جاتی تھی۔

حضرت اقدس بیعت لینے کیلئے مکان کی ایک کچی کوٹھڑی میں (جو بعد میں دار البیعت کے مقدس نام سے موسوم ہوئی) بیٹھ گئے اور دروازے پر حافظ حامد علی صاحبؓ کو مقرر کر دیا اور انہیں ہدایت دی کہ جسے میں کہتا جاؤں اُسے کمرہ میں بلاتے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلے حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ حضرت اقدس نے مولانا کا ہاتھ کلائی پر سے زور کے ساتھ پکڑا اور لمبی بیعت لی۔ ان دنوں بیعت کے الفاظ مندرجہ ذیل تھے۔

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں اور

خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں مبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور میری سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا اور ۱۲ جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا۔ اور اب بھی اپنے گذشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں استغفر اللہ ربی۔

بیعت کے بعد نصائح

حضرت اقدس کا اکثر یہ دستور تھا کہ بیعت کرنے والوں کو نصائح فرماتے تھے۔ چند نصائح بطور نمونہ درج ہیں۔

"اس جماعت میں داخل ہو کر اوّل زندگی میں تغیر کرنا چاہئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے۔ پھر اس کے احکام نظر خفت سے نہ دیکھا جائے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جائے اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جائے۔"

"ہمہ وجوہ اسباب پر سرنگوں ہونا اور اسی پر بھروسہ کرنا اور خدا پر توکل چھوڑ دینا یہ شرک ہے اور گویا خدا کی ہستی سے انکار۔ رعایت اسباب اس حد تک کرنی چاہئے کہ شرک لازم نہ آئے ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہم رعایت اسباب سے منع نہیں کرتے مگر اس پر بھروسہ کرنے سے منع کرتے ہیں۔ دست در کار دل بایار والی بات ہونی چاہئے"۔

"دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نبھانا مشکل ہے کیوں کہ شیطان اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپروا کردے۔ دنیا اور اس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دور۔ اس طرح دل سخت ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کیلئے ہمت اور کوشش سے تیار ہو"۔

"فتنہ کی کوئی بات نہ کرو۔ شر نہ پھیلاؤ۔ گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو جو مقابلہ کرے اس سے بھی سلوک اور نیکی کے ساتھ پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہو جائے اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ پورے دل پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جائے"۔

بعض لوگ بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کرتے تھے کہ حضور کسی وظیفہ وغیرہ کا ارشاد فرمائیں۔ اس کا جواب اکثر یہ دیا کرتے تھے کہ نماز سنوار کر پڑھا کریں اور نماز میں اپنی زبان میں دعا کیا کریں۔ اور قرآن شریف بہت پڑھا کریں۔ آپ وظائف کے متعلق اکثر فرمایا کرتے تھے کہ استغفار کیا کریں۔ سورہ فاتحہ پڑھا کریں۔ درود شریف لاحول اور سبحان اللہ پر مداومت کریں۔ اور فرماتے تھے کہ بس ہمارے وظائف تو یہی ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۱۷۴)

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے جب بیعت کا آغاز فرمایا تو قرآن مجید اور بزرگان امت کی بہت سی پیشگوئیاں کمال صفائی سے پوری ہوگئیں۔ اُن میں سے چند کا ذکر درج ذیل ہے۔

☆۔ حضرت اقدس علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فروری مارچ ۱۸۸۸ء کو بیعت لینے کا حکم دیا۔ اور یہ ہجری سال ۱۳۰۵ھ بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی سورۃ نور آیت استخلاف میں فرماتا ہے۔ وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ یعنی اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا۔

عربوں میں یہ طریق تھا کہ وہ حروف ابجدیہ کو عدد بیان کرنے کیلئے استعمال کیا کرتے تھے۔ اور ہر عربی حرف کا ایک عدد مقرر ہے۔ مثلاً حرف "الف" سے ایک مراد ہے "ب" سے دو اور "ج" سے تین "د" سے چار وغیرہ۔ اب اس اصول کے مطابق اگر ہم لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کے عدد بنائیں تو مندرجہ ذیل شکل بنتی ہے۔

ل ی س ت خ ل ف ن ھ م

۳۰+۱۰+۶۰+۴۰۰+۶۰۰+۳۰+۸۰+۵۰+۵+۴۰=۱۳۰۵

۱۳۰۵ھ وہی سال ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بیعت لینے کا حکم دیا۔

☆۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انصار مہدی کے متعلق پیشگوئی فرمائی تھی۔

لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِهَا كُنُوْزٌ لَيْسَتْ مِنْ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ وَّلٰكِنْ بِهَا رِجَالٌ مُؤْمِنُوْنَ عَرَفُوا اللّٰهَ حَقَّ مَعْرِفَتِهٖ وَهُمْ اَنْصَارُ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(كفاية الطالب فى مناقب على ابن طالب)

یعنی اللہ عز و جل کے ہاں سونا چاندی کے علاوہ اور بھی خزانے ہیں اور وہ مومن مرد ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عرفان حاصل ہے اور وہ مہدی آخر الزمان علیہ السلام کے انصار ہوں گے۔

☆۔ السيد السند الشيخ سليمان الحسيني البلخي المتوفى ۱۲۹۴ ہجری کتاب ینابیع المودۃ میں تحریر فرماتے ہیں۔

يُبايِعُهُ العارفون من اهل الحقائق عن شهود وكشف

یعنی اہل حقائق میں سے عارفین نشانات کے مشاہدہ اور انکشاف الٰہی کے تحت اس کی بیعت کریں گے وہ سلسلہ جس کی بنیاد ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں رکھی گئی تھی۔ آج ایک سو دس سال کے بعد دنیا کے کونے کونے میں پھیل گیا ہے ہر سال لاکھوں انسان اس میں داخل ہو رہے ہیں ہم خاص طور پر ان مسلمان بھائیوں سے عاجزانہ درخواست کرتے ہیں جو کہ اپنے آپ کو سیدنا محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت میں بیعت کرکے ضرور شامل ہو جائیں۔ کیوں یہ حکم ہر مسلمان کیلئے تھا۔

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد المسیح الموعود و المہدی المعہود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اے مسلمانو اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بنیاد ڈالی بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہوگئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدائے تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری زندگی کا دن آگیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو۔ وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے نور پہنچاتا ہے کیا اندھیری رات کے بعد نئے چاند کے چڑھنے کی انتظار نہیں ہوتی؟ کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے۔

(ازالہ اوہام اول صفحہ ۴۔۵ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۴۔۱۰۵)
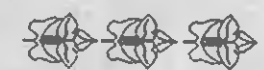
انعامی مقالہ نویسی

درسی سال ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے انعامی مقالہ نویسی کیلئے "قرآن نے دنیا کے علوم کو کیا دیا" کے عنوان کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مقالہ نگاروں کو یہ گائیڈ لائن دی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ عنوان کے تحت قرآن کریم میں مذکورہ علوم علم جغرافیہ، علم طبیعیات، علم کیمیا، علم نجوم اور علم طبابت کے تعلق سے قرآنی آیات کے حوالہ سے اپنا مقالہ مرتب کریں۔

مقالہ میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والوں کیلئے علی الترتیب ۱۵۰۰ روپے۔ ۱۰۰۰ روپے۔ اور ۵۰۰ روپے کا انعام مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ حدیث نبوی اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ- ترجمہ۔ تم علم حاصل کرو پنگھوڑے سے لیکر قبر تک۔ یعنی ہر مسلمان کو پیدائش سے لیکر قبر میں جانے تک علم کے حصول کیلئے جدوجہد کرنی چاہئے۔ تحریری کام میں حصہ لینے سے انسان کے علم میں گراں قدر اضافہ ہوتا ہے۔ انگریزی کی ایک ضرب المثل میں یہ بات ٹھیک کہی گئی ہے۔

"Reading makes an informed man' writting makes a perfect man"

افراد جماعت سے گذارش ہے کہ وہ خود بھی قرآن مجید میں ان علوم کے بارے بغور مطالعہ کریں، اپنے بچوں کو بھی اس تحقیقی مضمون پر مقالہ لکھنے کی تحریک کریں۔ خود بھی اس مقابلہ میں شامل ہوں۔

شرائط مقالہ

☆۔ مضمون کم از کم ۱۰۰۰۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔ جو عربی اُردو ہندی یا انگریزی زبان میں لکھا جاسکتا ہے۔

☆۔ مضمون میں حوالہ جات مستند اور سن کے ساتھ ہونے چاہئیں۔

☆۔ مقالہ خوشخط، صفحہ کے ۲/۳ حصہ میں تحریر کیا جائے۔

☆۔ مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆۔ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نویس کو اس کی از خود اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔

☆۔ مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہیں ہے۔

مورخہ ۲۸ فروری ۲۰۰۰ تک مقالہ بذریعہ رجسٹری ڈاک بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اعلان دعا

میرے بچوں کی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود رشید صوبائی صدر لجنہ آندھرا۔ اعانت-/100)

نومبائعین اور ہماری ذمہ داریاں

محترم مولانا
محمد انعام صاحب غوری
ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دو عظیم الشان القاب بیان فرمائے ہیں ایک "عبد اللہ" دوسرے "داعیاً الی اللہ" (سورۃ احزاب آیت ۴۷)

چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی عبادت کا ایسا حق ادا کیا کہ اس سے بڑھ کر عبادت کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اور اپنے اس معبود حقیقی کی طرف لوگوں کو بلانے کا بھی ایسا حق ادا کیا کہ اس سے بڑھ کر دعوت الی اللہ کی بجا آوری کا تصور بھی ممکن نہیں۔ اس لحاظ سے ہم علیٰ وجہ البصیرت یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے تمام مراتب آنحضرت ﷺ کی ذات پر ختم ہوگئے اور دعوت الی اللہ کے تمام سلیقے بھی آپ کی ذات پر ختم ہوگئے۔ اب تو صرف آپؐ کے نقشِ قدم پر چلنے کی راہ کھلی ہے جتنی کوئی ہمت کرلے جتنا کوئی زور لگالے اور اللہ کی عبادت اور دعوت الی اللہ کی منازل طے کرے وباللہ التوفیق۔

احمدی احباب جانتے ہیں کہ ہمارے اولوالعزم پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کس زور کے ساتھ دعوت الی اللہ کی اس مبارک تحریک کو نئے سرے سے نافذ فرمایا ہے۔ کس کس طرح اس کی ضرورت۔ اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔ بے شمار مجالس اور خطبات میں کس سوزوگداز کے ساتھ احباب جماعت کو اس مہم میں جٹ جانے کی ترغیب دلائی۔ کس کس طرح احباب جماعت اور عہدیداروں کو بیدار کیا اور اُنکی راہنمائی فرماتے ہوئے اُنہیں باغوں میں جا اُتارا اور دکھایا کہ دیکھو کس طرح درخت پھلوں سے لدے پڑے ہیں اور سمجھایا کہ اب پھلوں کے اُتارنے کا زمانہ آگیا ہے۔ اگر اب بھی اِن درختوں سے پھل نہ اُتارو گے تو پھر یہ پھل جانور کھا جائیں گے یا گل سڑ جائیں گے یا چور اُچکے لے اُڑیں گے۔!! بالآخر جماعت کے ایک طبقہ کو بات سمجھ آگئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جذبۂ اطاعت کے ساتھ قوتِ عمل عطا ہوئی اور پھل اُترنے شروع ہوئے اور آج ایسا بابرکت دور آگیا ہے جس کا نقشہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس شعر میں کھینچا ہے کہ

جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے
پھل اس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لد گئے

اللہ تعالیٰ نے آج یہ نظارہ دکھایا ہے کہ صرف سال رواں میں ساری دنیا میں ایک کروڑ بیس لاکھ سے زائد نفوس جماعت احمدیہ کی آغوش میں آچکے ہیں الحمدللہ۔ اور اگر ہم صرف ہندوستان کی بات کریں تو ہندوستان کے طول و عرض میں اس سال سترہ لاکھ دس ہزار سے زائد بیعتیں ہوئی ہیں۔ ان میں سے اکثر وہ غریب اور سادہ لوح مسلمان ہیں جو مولویوں کے ستائے، جاہلیت کے مارے، اسلام کے بنیادی ارکان سے بھی ناواقف ہیں۔ لیکن صدیقی فطرت رکھنے والے یہ سادہ اور مخلص لوگ نفس پرست ملاؤں کے پنجہ سے آزاد ہوکر سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے روحانی فرزند جلیل حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں اِس اُمید پر داخل ہوئے ہیں کہ وہ جو محض نام کے مسلمان رہ گئے تھے اب اُنہیں حقیقی اور باعمل مسلمان بنایا جائے۔ اور یہی وہ عظیم مقصد ہے جس کیلئے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا گیا ہے چنانچہ آپؑ کو ۱۱ مارچ ۱۹۰۶ء کو الہاماً بتایا گیا کہ:۔

چو دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

حضور علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"دور خسروی سے مراد اِس عاجز کا عہد دعوت ہے۔ مگر اس جگہ دُنیا کی بادشاہت مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو مجھ کو دی گئی۔ خلاصہ معنیٰ اس الہام کا یہ ہے کہ جب دورِ خسروی یعنی دورِ مسیحی جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے۔ ششم ہزار کے آخر میں شروع ہوا جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں نے پیشگوئی کی تھی۔ تو اس کا یہ اثر ہوا کہ وہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے وہ حقیقی مسلمان بننے لگے جیسا کہ اب تک چار لاکھ کے قریب بن چکے ہیں"۔

(تذکرہ طبع اول ۱۹۳۵ء صفحہ ۵۴۳)

پس آیئے! نومبائعین جن میں سے اکثر نام کے مسلمان ہیں۔ اُن کی تعلیم و تربیت کرکے اُنہیں حقیقی مسلمان بنانے کے عظیم جہاد میں ہم سب جو پرانے اور پیدائشی احمدی خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں مقدور بھر حصہ لے کر دُنیا اور آخرت کی حسنات حاصل کریں۔

ذیل میں نومبائعین کی تربیت کے چند اہم ذرائع اور نومبائعین کیلئے اپنے دلوں میں محبت اور اُلفت پیدا کرنے والے چند امتیازی اُمور کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

تسبیح و تحمید اور استغفار کا حکم

سب سے پہلے تو ہمیں اللہ تعالیٰ کے اُس فرمان کو یاد رکھنا چاہئے جو اُس نے سورۃ النصر میں اپنے حبیب حضرت محمد مصطفی ﷺ کو فوج در فوج لوگ اسلام میں داخل ہونے والے دور کے متعلق ارشاد فرمایا تھا کہ:۔

"جب اللہ کی مدد اور کامل غلبہ آجائے گا اور تو اِس بات کے آثار دیکھ لے گا کہ اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہوں گے۔ اُس وقت تو اپنے ربّ کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرنے میں بھی مشغول ہو جائیو اور (مسلمانوں کی تربیت میں جو کوتاہیاں ہوئی ہوں اُن پر) اس (خدا) سے پردہ ڈالنے کی دُعا کیجو۔ وہ یقیناً اپنے بندے کی طرف رحمت کے ساتھ لوٹ لوٹ کر آنے والا ہے"۔ (سورۃ نصر آیات ۲ تا ۴)

اس میں محض زبانی طور پر تسبیح و تحمید او استغفار کا ورد کرتے رہنے کی ہدایت نہیں ہے بلکہ ان نئے آنے والوں کے حالات کا سنجیدگی سے جائزہ لینے کی ہدایت ہے کیونکہ اس جائزہ کے نتیجہ میں کہیں تو نومبائعین کے اخلاص اور استقامت کے ایسے ایمان افروز واقعات نظر آئیں گے جن کو دیکھ اور سن کر بے ساختہ دلوں سے خدا کی حمد و ثنا کے ترانے بلند ہوں گے اور کہیں اُن کے اندر ایسی کمزوریاں نظر آئیں گی جو زیادہ تر نفس پرست مولویوں یا بگڑے ہوئے معاشرہ کی پیداوار ہوں گی۔ ان کو دیکھ کر اصلاحی اقدامات کے ساتھ ساتھ اپنی کم مائیگی پر نظر کرکے استغفار کرنا ایک جزو لازم ہو جائے گا۔ پس آج کل جماعت احمدیہ کو بھی اس لحاظ سے نومبائعین کے حالات کا تجزیہ کرتے رہنے اور پھر تسبیح و تحمید او استغفار کے حکم پر عارفانہ رنگ میں عملدرآمد کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماتا رہے۔

نومبائعین کی تربیت کا سنہری اصول

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝

(سورۃ توبہ آیت ۱۲۲)

ترجمہ:۔ اور مومنوں کیلئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب (اکٹھے ہوکر تعلیم دین کیلئے) نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہوا کہ اُن کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر (بے دینی سے) ہوشیار کرتے تاکہ وہ (گمراہی سے) ڈرنے لگیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے آج سے دس سال پہلے ۱۱ر مئی ۱۹۹۰ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ اس سے ملتا جلتا اور کئی پہلوؤں سے ذرا مختلف نظام جماعت احمدیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا تھا جس کا نام وقف عارضی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ اس پروگرام سے آنکھیں بند کئے رہی ہے۔ حضور انور نے جماعت کو متنبہ فرمایا تھا کہ جہاں اللہ تعالیٰ نئے افراد کے شامل ہونے کی خوشخبری عطا فرما رہا ہے وہاں اگر ہم ان کی تربیت سے غافل رہیں اور بروقت اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا تو نہ صرف یہ جماعت اور نومبائعین کے لئے خطرہ ہے بلکہ آئندہ بنی نوع انسان کیلئے بھی خطرات درپیش ہوسکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت کریمہ کے ضمن میں فرمایا قرآن کریم کی نصیحت یہ ہے کہ پہلے ان (واقفین عارضی) کو بلاؤ۔ اُن کی کچھ تربیت کرو۔ پھر اُن کو واپس بھیجو۔ واقفین عارضی کیلئے یہ ضروری ہے کہ اُنہیں ضرور تعلیم دی جائے۔ حضور نے فرمایا ہندوستان میں آج کل خدا کے فضل سے کثرت سے تبلیغ ہو رہی ہے اور جوق در جوق بعض جگہ لوگ حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان سب جگہوں میں وقفِ عارضی کے نظام کو دوبارہ زندہ کرنا ضروری ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جہاں ممکن ہے جہاں آپ کو اساتذہ مہیا ہوسکتے ہیں اور کم سے کم محنت سے زیادہ سے زیادہ بہترین انتظام جاری کیا جاسکتا ہے۔ وہاں آپ یہ نظام جاری کردیں۔ خدام اور انصار اور لجنات قرآن کریم سکھانے اور نمازیں سکھانے کے اپنے پروگرام میں اس مضمون کو پیش نظر رکھیں۔ اس طریق پر جب ہم کام کریں گے تو انشاء اللہ جس کثرت کے ساتھ دُنیا میں اسلام پھیلے گا۔ اسی رفتار کے ساتھ ساتھ اسلام کا روحانی نظام مستحکم ہوتا چلا جائے گا۔ اور جو شخص بھی اسلام میں داخل ہوگا وہ خدا کے فضل سے کامل طور پر ایک ایسے نظام کا حصہ بن جائے گا جو اس کو سنبھالنے والا ہوگا اور نئے آنے والوں کو سنبھالنے والا ہوگا۔ یہ نہیں ہوگا کہ کچھ لوگ داخل ہوگئے۔ رپورٹوں میں ذکر آگیا۔ نعرۂ تکبیر بلند ہوگئے اور پھر دو سال چار سال کے بعد نظر ڈال کے دیکھیں تو پتہ چلا کہ وہ سارے علاقے آہستہ آہستہ عدم تربیت کا شکار ہوکر واپس اپنے اپنے مقام پر چلے گئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا یہ وہ خطرات ہیں جن کے پیش نظر قرآن کریم نے حیرت انگیز طور پر ایسی خوبصورت نصیحت ہمارے سامنے رکھی ہے کہ جس کے اندر ہماری ساری تربیتی ضرورتیں پوری ہوتی ہوئی دکھائی دیتی

ہیں۔ پس میں اُمید رکھتا ہوں کہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان نصیحتوں پر عمل کرے گی اور بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ استحکام کا پروگرام بھی جاری ہو جائے گا۔

(تلخیص از خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ر مئی ۱۹۹۰ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں نو مبائعین کی تعلیم و تربیت کیلئے مرکزی طور پر مندرجہ ذیل انتظام چل رہے ہیں۔

☆۔ تفقه في الدين یعنی دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کی غرض سے قادیان میں ایک مدرسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ ہی سے قائم ہے۔ (آجکل اس مدرسہ میں میٹرک پاس طلباء کو داخل کیا جاتا ہے اور سات سالہ کورس پڑھا کر قرآن کریم مع ترجمہ و تفسیر۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و علم کلام اسلامی تاریخ موازنہ مذاہب وغیرہ مضامین کے علاوہ مولوی فاضل کے معیار کی عربی تعلیم دی جاتی ہے۔

☆۔ اسی طرح قادیان میں ایک مدرسۃ المعلمین قائم ہے جس میں تین سالہ نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ اس مدرسہ میں کثرت سے نو مبائعین داخل ہو کر معلمین کی ٹریننگ حاصل کر کے اپنے علاقوں میں واپس جاکر تعلیم و تربیت کا کام سنبھالنے کے قابل ہو رہے ہیں۔ نیز ایسے علماء جو پہلے ہی مساجد میں امامت وغیرہ کے فرائض ادا کر رہے ہوتے ہیں جب وہ جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرتے ہیں تو اُن کو بھی اس مدرسہ میں چھ ماہ سے ایک سال تک کی ٹریننگ دیکر صحیح اسلامی عقائد و تعلیمات سے روشناس کرا کے اُن کے علاقوں میں واپس بھجوایا جاتا ہے۔ ایک بڑی تعداد علماء کی اس نظام سے استفادہ کر رہی ہے۔

☆۔ نو مبائعین کی تربیت کیلئے سب سے اہم امر جس کی طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار جماعت کو توجہ دلا رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اُن صوبوں میں خاص طور پر جہاں بکثرت لوگ جماعت میں داخل ہو رہے ہیں وہاں ایسے تربیتی مراکز قائم کئے جائیں جہاں ایک گروہ آئے اور کچھ عرصہ وہاں رہ کر ضروری تعلیم و تربیت حاصل کر کے واپس چلا جائے پھر دوسرا گروہ آجائے اسطرح یہ سلسلہ سارا سال چلتا رہے یہ نظام پورے طور پر ابھی تک نافذ نہیں ہو سکا ہے۔ بعض صوبوں میں جزوی طور پر اور وقتی طور پر تربیتی کلاسز لگائی جارہی ہیں۔ لیکن باقاعدہ تربیتی مراکز کے قیام کا منصوبہ ابھی تکمیل کے مراحل سے گزر رہا ہے بعض جگہوں پر اراضی خریدی جاچکی ہیں۔ بعض جگہوں پر تعمیر کا کام جاری ہے۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف اسی سال ہندوستان میں سترہ لاکھ سے زائد نفوس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں تو ان کی تربیت کیلئے ضروری ہے کہ مستقل سارا سال کام کرنے والے تربیتی مراکز جلد از جلد قائم ہو کر کام کرنے لگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

ضروری گزارش

جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے فوج در فوج لوگ احمدیت حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور مختلف قوموں مختلف تہذیب اور مختلف عقائد و نظریات رکھنے والے اور بالخصوص لاکھوں کی تعداد میں ایسے مسلمان جو اسلام کی صحیح تعلیمات کی جگہ مختلف رسوم و بدعات کے عادی' جماعت میں داخل ہو رہے ہیں تو اُن کو سنبھالنا اور ان کو صحیح اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانا۔ ان کے پرانے امراض کا علاج کر کے ان کو صحتمند معاشرہ کا حصہ بنانا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اس عظیم الشان جہاد کیلئے جماعت کے پرانے احباب کو آگے آنے کی ضرورت ہے خاص طور پر بڑی عمر کے اور ریٹائرڈ صحتمند افراد جو جماعتی عقائد سے اچھی طرح واقفیت رکھتے ہیں قرآن کریم پڑھا سکتے ہیں او راسلام کی ابتدائی تعلیم سکھا سکتے ہیں اگر وہ وقت دیں تو نو مبائعین کی تربیت کے سلسلہ میں بہت کام ہو سکتا ہے حسب حالات ایسے احباب مندرجہ ذیل طریق پر خدمت بجالا سکتے ہیں۔

☆۔ نئی جماعتوں میں جاکر وقفِ عارضی کی سکیم کے تحت تعلیم و تربیت کی خدمت بجالائیں۔

☆۔ صوبائی تربیتی مراکز میں دینی تعلیم دینے کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں۔

☆۔ موبائیل تربیتی ٹیموں کے ساتھ تربیتی دورے کر سکتے ہیں تو اِس میں شامل ہونے کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں۔

☆۔ نیز نو مبائعین کو مالی قربانیوں میں شامل کرنے کیلئے موثر کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھنے والے پرانے تجربہ کار افراد کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب صوبائی امراء کرام کو اپنی خدمات پیش کریں۔

یہ مختلف طریق ہیں جن کے ذریعے پرانے احمدی احباب نو مبائعین کی تربیت میں نمایاں خدمات بجالا سکتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ نو مبائعین کی تربیت کا کام آسان ہو جائے گا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں ان خدمت کرنے والے انصار بھائیوں کی عمر و صحت میں برکت عطا فرمائے گا اور ان کے اہل و عیال کو غیر معمولی دینی و دنیاوی حسنات سے نوازے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

نو مبائعین سے محبت کرنے کی ضرورت ہے

اس میں شک نہیں کہ نو مبائعین میں سے اکثر غریب اور کم پڑھے لکھے بلکہ اکثر ان پڑھ ہوتے ہیں لیکن اگر غور سے ان کے حالات کا مشاہدہ کیا جائے تو صاف نظر آجاتا ہے کہ یہ لوگ نہایت سادہ مگر اخلاص رکھنے والے اور سیرتِ صدیقی سے حصہ پانے والے ہیں۔ زیادہ کچھ نہ جانتے ہوئے بھی ایسی استقامت دکھاتے ہیں کہ پرانے احمدیوں کو شرمندگی محسوس ہوتی ہے۔ بعض افراد کو جماعت میں شمولیت کے بعد گھر سے بے گھر ہونا پڑتا ہے۔ وطنوں کو خیر باد کہنا پڑتا ہے۔ عزیز و اقارب اور پرانے معاشرے کی طرف سے سخت ایذائیں اور سوشل بائیکاٹ سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ نفس پرست مولویوں کی طرف سے مسلسل حملے کئے اور کروائے جاتے ہیں آئے دن ایسی تکلیف دہ اطلاعات مختلف صوبوں سے ملتی رہتی ہیں۔ لیکن یہ نیک فطرت غریب اور سادہ لوح نو مبائعین نہ کسی مخالفت سے گھبراتے ہیں اور نہ دنیاوی ملامتوں کی پرواہ کرتے ہیں بلکہ مضبوط چٹان کی طرح کھڑے ہو جاتے ہیں اور کوئی انہیں صراط مستقیم سے ہٹا نہیں سکتا۔ اگرچہ بعض مقامات پر مخالفین ان کا قافیہ حیات اس قدر تنگ کر دیتے ہیں کہ بعض کمزوروں کے قدم لڑکھڑا جاتے ہیں۔ لیکن اگر بروقت اُنہیں کوئی سہارا دے اور حوصلہ دے دے تو پھر گرنے سے بچ بھی جاتے ہیں۔

اِس آئینہ میں پرانے احمدیوں کو اپنا چہرہ دیکھنے کی ضرورت ہے جن کو احمدیت ورثہ میں ملی اور وہ ہر طرح کے ابتلاء او ر آزمائش سے محفوظ رہے اس سے بخوبی اندازہ ہو گا کہ نئے آنے والے جن میں سے اکثر گویا احمدیت کو اپنی محنت اور جانفشانی سے کما رہے ہیں اپنی قربانیوں کے لحاظ سے ہم سے بہت آگے نکل رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو زیادہ حاصل کر رہے ہیں۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ان سے پیار کریں۔ ان کو اپنے گلے سے لگائیں ان کے دُکھ کو بانٹیں ان کو اپنے ساتھ بٹھائیں او ر اپنے معاشرہ اور صالح نظام کا فعال جزو بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز اقتباس پیش ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”غرض یہ سنت قدیمہ ہے کہ انبیاء کا ساتھ دینے والے ہمیشہ کمزور اور ضعیف لوگ ہی ہوا کرتے ہیں۔ بڑے بڑے لوگ اس سعادت سے محروم ہی رہ جاتے ہیں ان کے دلوں میں طرح طرح کے خیالات آتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو ان باتوں سے پہلے ہی فارغ التحصیل سمجھے بیٹھے ہوتے ہیں۔ وہ اپنی بڑائی اور پوشیدہ کبر اور مشیخت کی وجہ سے ایسے حلقہ میں بیٹھنا بھی ہتک اور باعثِ ننگ و عار جانتے ہیں جس میں غریب لوگ مخلص کمزور مگر خدا تعالیٰ کے پیارے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس بھی ہوتا ہے۔ مشکل سے چادر یا پاجامہ بھی ان کو میسر آتا ہے۔ ان کی کوئی جائیداد نہیں مگر ان کے لاانتہا اخلاص او ر ارادت سے محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے جو اُن سے وقتاً فوقتاً صادر ہوتی رہتی ہے۔“

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۰۶)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس حقیقت افروز کلام کو سمجھتے ہوئے اگر ہم نو مبائعین سے محبت کریں اور اُن سے تواضع اور انکساری کے ساتھ پیش آئیں اور اُن کی تربیت کیلئے محنت کریں تو بہت اُمید کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے گا اور ہماری خطاؤں سے صرف نظر فرما کر ہم پر بھی اپنی پیار کی نظر فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

معاندین احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

تحریک دعوت الی اللہ اور اُس کے شیریں ثمرات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے زرّیں ارشادات کی روشنی میں

مولانا محمد یوسف انور
استاد جامعہ احمدیہ
قادیان

الٰہی جماعتوں کا طرہ امتیاز ابتداء سے یہی چلا آیا ہے کہ باوجود شدید مخالفتوں اور نامساعد حالات کے دین الٰہی کی اشاعت و توسیع میں مصروف رہتی ہیں انہی الٰہی جماعتوں میں سے موجودہ دور میں جماعت احمدیہ بھی اسی مقصد کے پیش نظر بفضلہ تعالیٰ اپنے پیارے آقا خلیفۂ وقت سے وابستگی کے نتیجہ میں ہر قسم کی قربانی دیتے ہوئے اشاعتِ دین اور دعوت الی اللہ میں دن رات مصروف عمل ہے جس کے طفیل رحمت باران کی طرح جماعت احمدیہ کو شیریں ثمرات و برکات حاصل ہو رہی ہیں آج کی اشاعت میں جس عظیم الشان موضوع پر اس عاجز کو مضمون تحریر کرنے کیلئے ہدایت ملی ہے در حقیقت وہ اپنے اندر ایک عظیم وسعت رکھتا ہے میرا قلم ان تمام شیریں ثمرات کا جو دعوت الی اللہ کے رنگ میں موجودہ پیارے امام ایدہ اللہ کی بابرکت قیادت کی کامل راہنمائی میں جماعت احمدیہ کو موسلادھار بارش کی طرح حاصل ہوئے اور ہو رہے ہیں ان چند سطور میں احاطہ نہیں کر سکتا۔

دعوت الی اللہ اور پیارے آقا ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زرّیں ہدایات و ارشادات

قبل اس کے کہ آج کے اس اہم موضوع پر دعوت الی اللہ کے شیریں ثمرات کا تذکرہ کیا جائے مناسب اور ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دعوت الی اللہ کے سلسلے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں جو زرّیں ہدایات و ارشادات مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد جماعت کو فرمائے اختصار کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے۔ ۱۰ر جون ۱۹۸۲ء کو خلافت رابعہ کا آغاز ہوا اور جنوری ۱۹۸۳ء کو ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ نے باقاعدہ طور پر دعوت الی اللہ کی بابرکت تحریک فرمائی۔

ارشاد حضور انور:۔ فرمایا ”آج اگر دنیا کا ہر احمدی یہ عزم کرلے کہ اس نے اپنے نفس کی قربانی داعی الی اللہ کے رنگ میں خدا کے حضور پیش کرنی ہے اور خدا کی طرف بلانا ہے تو وہ انقلاب جو ہم سے دور بھاگتا ہوا نظر آرہا ہے۔ آپ دیکھیں گے وہ ایک مقام پر ٹھہر گیا ہے پھر وہ پلٹتا ہے پھر وہ آپ سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آپ کی طرف جھپٹتا ہوا نظر آئے گا تب کوئی نہیں کہہ سکے گا کہ ہم انقلاب کی طرف بڑھ رہے ہیں یا انقلاب ہماری طرف بڑھ رہا ہے...... پس دوستوں کو چاہئے کہ وہ داعی الی اللہ بننے کا عزم کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ خطبہ جمعہ ۲۸ فروری ۱۹۹۸ء

داعی الی اللہ کی تحریک کا اعلان فرماتے ہوئے حضور اقدس ایدہ اللہ نے مختلف خطبات جمعہ اور خطابات میں احباب جماعت کو مخاطب ہو کر فرمایا ”اگر میری حقیقی خوشی اور دُعا حاصل کرنا چاہتے ہو تو کامیاب داعی الی اللہ بنیں“ پیغام بر موقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ۱۹۸۴ء قادیان۔

پھر فرمایا ”میرا پیغام یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اسلام کی تبلیغ میں دیوانے بن جائیں۔“ خطاب ۱۰ر اکتوبر ۱۹۸۳ء بحوالہ بدر ۱۹۸۷ء پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ ۱۳ دسمبر ۱۹۹۱ء میں جماعت کو مخاطب ہو کر فرمایا ”دعوت الی اللہ ایک وسیع نظام کا نام ہے۔ اس میں جماعت کی انتظامیہ کو بھرپور حصہ لینا ہوگا‘ اسلام کے خلاف کوئی کارروائی ہو اور اُس کے جواب میں فوری کارروائی نہ ہو اس سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔ اس تیزی سے اس کے متعلق کارروائی ہونی چاہئے جیسے بجلی کی سرعت سے کام کیا جاتا ہے۔“

حضور کی تمنا

ایک خطبہ جمعہ میں آپ فرماتے ہیں ”میری تو دن رات کی یہ تمنا ہے دن رات دل میں ایک آگ لگی ہوئی ہے میں کیسے بھول سکتا ہوں اس لئے اللہ تعالیٰ مجھے یاد کرواتا رہے گا۔ اور میں یاد رکھوں گا۔ اور آپ کو بھی یاد کرواتا رہوں گا۔ لیکن اگر آپ نے غفلت کی وجہ سے اس بات کو بھلا دیا تو یہ یاد رکھیں کہ آپ خدا کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ اس لئے نہ خود بھولیں نہ دوسروں کو بھولنے دیں‘ آج جماعت کی سب سے اہم ذمہ داری خدا کا پیغام دوسروں تک پہنچانا ہے۔ خطبہ جمعہ ۲۸ر اگست ۱۹۹۸ء

یقین کامل

فرماتے ہیں ”خوشی اور مسرت اور عزم یقین کے ساتھ آگے بڑھو‘ تبلیغ کی جو جوت میرے مولیٰ نے میرے دل میں جگائی ہے اور آج ہزارہا سینوں میں یہ لو جل رہی ہے۔ اس کو بجھنے نہیں دینا اس کو بجھنے نہیں دینا۔ تمہیں خدائے واحد و یگانہ کی قسم اس کو بجھنے نہیں دینا تم اس مقدس امانت کی حفاظت کرو۔ میں خدائے ذوالجلال والاکرام کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں اگر تم اس شمع کے امین بنے رہو گے تو خدا اسے کبھی بجھنے نہیں دے گا۔ یہ لو بلند تر ہو گی اور پھیلے گی سینہ بہ سینہ روشن ہوتی چلی جائے گی اور تمام روئے زمین کو گھیر لے گی اور تمام تاریکیوں کو اُجالوں میں بدل دے گی خطبہ جمعہ ۱۲ر اگست ۱۹۸۳ء پھر ایک اور جگہ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں...... نظام جماعت کا فرض ہے کہ وہ ان مسائل کو عمومی طور پر پیش نظر رکھ کر انفرادی طور پر ہر شخص کی راہنمائی کرے۔ یہ بہت بڑا کام ہے جو ہونے والا ہے اس کا آغاز بھی پوری طرح اکثر جگہ پر نہیں ہوا تو پھر میں کیوں نہ آپ کو بار بار یاد کراؤں یہ تو سال کی بات ہے دو مہینے رہ گئے یا کم رہ گئے صدی میں کتنا وقت رہ گیا ہے باقی۔ اور اگلی ساری صدی کو ہم نے پیغام بھیجنا ہے اپنی طرف سے کہ آنے والی صدی اور اس کے بعد آنے والی صدیو! ہمارے عشق اور ہماری قربانیوں نے تمہیں بھی حصہ دیا ہے اس لئے تم ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا یہ پیغام ہے جو ہماری آج کی احمدیت کی دنیا نے کل کی احمدیت کی دنیا کو دینا ہے اس لئے کمر ہمت کس لیں۔ (خطبہ جمعہ ۶ر جون ۹۷ء)

فریضۂ تبلیغ میں افراد جماعت کا جوش و خروش اور قربانی کے مظاہرے

حضور انور نے فریضۂ تبلیغ کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ساری دُنیا سے روزانہ جو خطوط ملتے ہیں اُن کو پڑھ کر انسان ایک اور ہی عالم میں پہنچ جاتا ہے اور ایسے حیرت انگیز قربانی کے مظاہرے ہیں کہ میری زبان ساتھ نہیں دیتی۔ مجھ میں قوت بیان نہیں کہ میں آپ کو بتا سکوں کہ دلوں پر کیا واردات گذر رہی ہے اور کس طرح لوگ اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار بیٹھے ہیں۔ مائیں کیا اور بچے کیا بوڑھے کیا اور جوان کیا‘ ساری جماعت ایک ہی فدائیت اور عشق کے عجیب جذبے سے سرشار ہو کر دین کی راہ میں قربانیاں کرنے کیلئے تڑپ رہی ہے اور قربانیاں کرنے کے باوجود بھی پیاس نہیں بجھ رہی۔ یہ ایک عجیب بات دیکھی ہے حیرت انگیز قربانیاں پیش کرتے ہیں اور ساتھ دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ مزا نہیں آیا۔ جو چاہتے تھے ویسا نہیں ہو سکا دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جان ہے وہ بھی لے لے۔ یہ وہ جماعت ہے جس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ دُنیا کے پردے پر کوئی نظیر نہیں ہے۔ ..... فرمایا وہ جماعت آج کچھ اور ہے جس کو احرار نے مٹانے کی کوشش کی تھی سینکڑوں گنا زیادہ طاقتور ہے آج اس سے جتنی اس وقت تھی ۱۹۳۴ء میں آج جس جماعت کو مٹانے کی یہ کوشش کر رہے ہیں‘ میں یقین دلاتا ہوں کہ کل یہی جماعت سینکڑوں گنا بڑھ کر اُبھرے گی اور چھوٹے چھوٹے ممالک وہم بھی نہیں کر سکیں گے کہ ہم اکیلے اس جماعت کے اوپر حملہ کرنے کا بھی خیال کر سکتے ہیں۔۔۔

آئندہ بھی شدید مخالفت ہونے اور جماعت کی فتح یابی پر حضور اقدس کا پُریقین اعلان

اس خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا مجھ سے پہلے خلفاء نے آئندہ خلفاء کو حوصلہ دیا تھا اور کہا تھا کہ تم خدا پر توکل رکھنا اور کسی مخالفت کا خوف نہیں کھانا۔ میں آئندہ آنے والے خلفاء کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا اور میری طرح ہمت اور صبر کے مظاہرے کرنا اور کسی دُنیا کی طاقت سے خوف نہیں کھانا وہ خدا جو ادنی مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور نشان مٹا دے گا ان کا دُنیا سے جماعت احمدیہ نے بہر حال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے کوئی دُنیا کی طاقت اس تقدیر کو بہر حال بدل نہیں سکتی۔ ..فرمایا

ہر احمدی ایک مبلغ کی صورت نظر آنا چاہئے

یہ دور سب سے زیادہ وقت کی قربانی چاہ رہا ہے اور بار بار میں جماعت کو متوجہ کر رہا ہوں کہ مجھے ہر احمدی ایک مبلغ کی صورت نظر آنا چاہئے۔ پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے آپ کو ایک مبلغ سمجھیں اور تبلیغ کیلئے باقاعدہ اپنا وقت قربان کریں۔ ہر زائد وقت کو اپنے خدا کا وقت سمجھتے ہوئے لذت کے حصول کو کم کرتے چلے جائیں‘ رفتہ رفتہ اور ان اوقات کو تبلیغ کیلئے وقف کردیں‘ اور رفتہ رفتہ آپ دیکھیں گے کہ تبلیغ میں جو لذت آپ کو حاصل ہوگی وہ ساری دوسری لذتوں پر غالب آجائے گی۔۔۔

سب سے اہم تدبیر اس وقت تبلیغ ہے

فرمایا کیونکہ دشمن جس چیز پر حملہ کرے بیدار مغز قوموں کا کام ہے کہ تجزیہ کر کے معلوم کریں کہ اُس کے حملے کا رُخ کیا تھا اور جس چیز کو وہ مٹانا چاہے اُس سمت میں پوری قوت اور پوری شان کے ساتھ اُبھر کر سامنے آنا چاہئے یہ ہے زندگی کا اسلوب اور موجودہ تحریک کا اگر آپ تجزیہ کریں تو انہوں نے جماعت کی تبلیغ پر حملہ کیا ہے۔ جماعت کی مرکزیت پر حملہ کیا ہے‘ اور اُن وسائل پر حملہ کیا ہے جن وسائل کو ہم احمدیت کو پھیلانے کیلئے استعمال کیا کرتے تھے تو اس کا حقیقی جواب ایک زندہ قوم کی طرف سے تو یہی ہونا چاہئے کہ اچھا تم کہتے ہو ہم تبلیغ بند کردیں ہم اس سے اتنا زیادہ کریں گے‘ اتنا زیادہ قوت کے ساتھ اب اُبھریں گے اس میدان میں کہ تم سے سنبھالا نہیں جائے گا۔ کہاں کہاں پیچھا کرو گے؟ ہر طرف احمدیت نئی شان کے ساتھ نئی نشو و نما کے مناظر دکھاتے ہوئے اُبھرتی چلی جائے گی یہ جواب ہے اور یہ جواب اب وقتی قربانی کو نہیں چاہتا ایسے جوش کو نہیں چاہتا کہ آج

آپ کہیں گے کہ ہمارا سب کچھ حاضر ہے لے لو یہ ساری زندگی کے متعلق فیصلہ کو چاہتا ہے 'ایسا فیصلہ جو ہر روز دماغ پر حاوی ہو جائے یا آپ کے وجود پر قبضہ کرلے جو آپ سے روز مطالبہ کرے اور آپ کو اکسائے تبلیغ کرنے پر اور آپ سے پوچھا کرے سونے سے پہلے کہ آج تم نے اپنے عہد کو پورا کرنے کی طرف کتنے قدم آگے بڑھائے؟ اور ہر صبح اپنے نفس سے انسان محاسبہ کرے کہ آج رات میں نے زیر تبلیغ لوگوں کیلئے کتنی دُعائیں کیں؟ اور کیا کیا تدبیریں سوچیں اُن کے لئے؟ تو زندگی پر ایک حاوی مضمون کی طرح چھا جائے مقصد زندگی بن جائے قبضہ کرلے آپ کے تصورات پر آپ کے جذبات پر اس طرح مبلغ بنا کرتے ہیں۔

(۲۸؍جولائی ۱۹۸۴ء)

حکمت سے کام لے کر تبلیغ کرنی چاہئے

تبلیغ کے سلسلہ میں حضور اقدس نے جو حکمت سے کام لینے کی طرف خصوصی توجہ دلائی مثلاً دشمن کو نرمی سے جواب دینا موقع محل کے مطابق بات کرنا۔ انسانی مزاج کو سمجھ کر بات کرنی چاہیئے اپنی استعدادوں کو دیکھکر بات کرنی چاہیئے۔ حالات حاضرہ کو مدنظر رکھنا چاہیئے مناسب جگہ زمین کا انتخاب کیا جائے زیر تبلیغ دوستوں سے مسلسل رابطہ رکھا جائے۔

دُعاؤں سے آبیاری کی جائے۔ صبر سے کام لیا جائے عمل صالحہ سے کام لیا جائے۔ خدا سے ذاتی تعلق قائم کیا جائے کیونکہ عمل صالحہ کی شرط نہایت ضروری ہے جو کہ خدا سے پانے کے بعد ہی ملتی ہے۔

دُنیا کی تقدیر تم سے وابسطہ ہے

حضور انور نے فرمایا "اے احمدی نوجوانو اُٹھو اور دُنیا میں پھیل جاؤ اور خدا کی وہ بنسیاں بجاؤ جو اس دور کے کرشن نے تمہیں عطا کی ہیں...... آپ ہیں جن کی بنسیاں جیتیں گی آپ ہی ہیں جن کے پیچھے دُنیا کے دل موڑے جائیں گے اور آپ کے پیچھے ہجوم در ہجوم اور جوق در جوق محمد مصطفیٰ صلعم اور خدا کی محبت کی جنت میں داخل ہونے کیلئے آجائیں گے...... پس اے احمدی نوجوانو! اُٹھو کہ تم سے آج دُنیا کی تقدیر وابسطہ ہے تم نے دُنیا کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی محبت عطا کر کے زندہ کرنا ہے۔ جاؤ اور پھیل جاؤ دُنیا میں جاؤ فتح و نصرت تمہارے قدم چومے گی دُنیا میں کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے نظر آرہا ہے کہ احمدیت کی فتح کے دن قریب تر آرہے ہیں اور میں اُس کی چاپ سن رہا ہوں خدا کی قسم۔ خطاب برموقع سالانہ اجتماع ۱۹۸۳ء ربوہ۔

حضور انور کے دل کی دو دعائیں

فرمایا "میرے دل سے ہمیشہ دو دعائیں اٹھتی رہی ہیں۔ ایک کے بعد دوسری اور میں آج ان دعاؤں میں بھی آپ کو شامل کرنا چاہتا ہوں اور اس مضمون کا تعلق تبلیغ کے ساتھ باندھ کر آپ کی ذمہ داری آپ پر روشن کرنا چاہتا ہوں میرے دل سے ہمیشہ ایک دعا تو یہ اٹھی کہ اے اللہ! اگر ہم کم ہیں ایک کروڑ سے کتنا کم ہیں ہمیں علم نہیں۔ لیکن تو تو یہ کرسکتا ہے کہ میری موت سے پہلے ہمیں ایک کروڑ دے تاکہ اس تسلی کے ساتھ میں جان دوں کہ میرے پہلے واجب الاطاعت امام خلیفہ نے جو اندازہ پیش کیا تھا میں مرنے سے پہلے یہ یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ اندازہ درست نکلا۔ دوسری دُعا میں نے یہ کی اے خدا! تو مالک ہے۔ قادر ہے یہ بھی تو کرسکتا ہے کہ میرے زمانے میں ایک کروڑ کردے تاکہ ہم یہ تو کہہ سکیں کہ پہلے تو اندازے تھے اب اعداد و شمار سے ہم تمہیں دکھاتے ہیں اور واقعات تمہاری آنکھوں کے سامنے رکھتے ہیں کہ یہ دیکھو ایک ہی خلیفہ کے زمانے میں خدا تعالیٰ نے ایک کروڑ عطا کئے تو ان دونوں دعاؤں کی قبولیت کا تعلق تو خدا کی ذات سے ہے وہ ارحم الراحمین ہے۔ میری تو دعا یہی ہے کہ وہ دوسری دعا قبول فرمائے۔

(خطبہ جمعہ ۲۵؍اکتوبر ۹۱ء)

والہانہ جوش و جذبہ اور غیر معمولی عقیدت و محبت کے پر کیف نظارے

حضور انور نے اپنے زریں ارشادات و ہدایات میں جس قسم کی توقع جماعت کے افراد سے کی تھی جماعت نے بعینہ بلکہ اسے بھی بڑھ چڑھ کر حضور کی ہر آواز پر لبیک کہا جو بھی تحریک پیش کی گئی استطاعت سے بھی بڑھ کر بعض افراد نے حصہ لیا' حضور اقدس اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ میں بکثرت ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جن کا نقشہ حضرت مسیح موعودؑ کی عبارت کھینچ رہی ہے اور حیرت ہوتی ہے جن کی تعداد کو دیکھ کر وہ لاکھوں تک پہنچ چکے ہیں۔ کسی زمانے میں سینکڑوں تھے اور دنیا کی کوئی جماعت ایسی نہیں رہی جہاں اس قسم کے خدمت دین کرنے والے آگے نہ آگئے ہوں جو اپنی دنیا کے کاروبار کو پیچھے رکھتے ہیں اور خدمت دین کو اولیت دیتے ہیں پس یہ ایک بہت ہی مبارک دور ہے اس دور میں اگر ہم اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ اور بھی زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھے گا اور یہ پانی جو ہماری نجات کا پانی ہوگا اور اونچا ہوتا چلا جائے گا۔

(خطبہ جمعہ ۲۸؍نومبر ۹۷ء)

مسیح موعودؑ کی وفادار جماعت

احباب جماعت کے اخلاص اور جذبہ کا اظہار کرتے ہوئے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں" میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے" ان الفاظ کو پڑھ کر میرے دل نے تشکر کے آنسو بہائے کہ اللہ کی کیسی شان ہے کہ وہ مخلص وفادار جماعت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائی تھی وہ آج بھی آپ کی غلامی میں مجھے عطا فرمائی ہے اور تعداد اور کثرت کے لحاظ سے وہ بے شمار ہے ہر جگہ پھیلتے چلے جارہے ہیں فرماتے ہیں "میں دیکھتا ہوں کہ "جس کام اور مقصد کیلئے میں ان کو بلاتا ہوں" اب دیکھیں اس میں ایک ذرہ بھی مبالغہ نہیں کہ آج بھی بعینہ اسی طرح ہو رہا ہے جس کام اور جس مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں"۔ فرماتے ہیں امر واقعہ یہ ہے کہ بعض میرے بلانے پر اس تیزی سے آگے بڑھتے ہیں کہ مجھے تعجب ہوتا ہے اور قربانیاں اس طرح پیش کرتے ہیں کہ میں حیران رہ جاتا ہوں کہ میں نے تو اتنا نہیں کہا تھا یہ تو میرے کہنے سے بھی آگے بڑھ کر اپنی جان مال 'عزت سب کچھ اپنی ہتھیلیوں میں ڈال کر میرے لئے لے آئے ہیں اس لئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا غلام ہوں اس لئے یہ مقدر تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت تقویٰ اور دین کیلئے اور دنیا کیلئے اپنی قربانیوں میں خالصۃً للہ ہو نگی ترقی کرتی چلی جائے گی۔

آج ایک سو سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے اور آج کی عالمگیر جماعت اس بات پر گواہ کھڑی ہے کہ جو برکتوں کا وعدہ خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا تھا جس تقویٰ کے وعدے اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کو عطا کئے تھے وہ تمام تر آج بھی بڑی شان کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں پہلے سے بڑھ کر اپنی تعداد اور کمیت کے لحاظ۔ ---

خطبہ جمعہ ۲۸؍نومبر ۱۹۹۷ء

۵؍جون ۱۹۹۲ء کے خطبہ میں حضور اقدس نے فرمایا کہ فرانس سپین اور روس میں نمایاں بیداری او ردعوت الی اللہ کے کام میں وہ بہت مستعد ہیں اب کئی تبلیغی منصوبے بنائے گئے اور جماعت بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہے۔

دعوت الی اللہ کے شیریں ثمرات

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے لندن ہجرت کرنے کے بعد دعوت الی اللہ کی تحریک پر اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کے افراد نے لبیک کہتے ہوئے جس تیز رفتاری سے اس پر عمل کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے ہر سال جہاں دعوت الی اللہ کے سلسلے میں لوگ بکثرت فوج در فوج جماعتِ احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں اور ہر سال اس میں اضافہ ہوتا جارہا ہے ساتھ ہی یہ بھی نظر آرہا ہے کہ دعوت الی اللہ کرنے والوں میں بھی بکثرت اضافہ ہو رہا ہے الحمد للہ۔

۲۹؍ویں جلسہ سالانہ یوکے جو مورخہ ۳۱؍جولائی تا ۲؍اگست سن ۹۴ء اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہوا کے موقعہ پر حضور اقدس ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی مساعی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کی اس عالمی بیعت میں چار لاکھ اٹھارہ ہزار دو صد چھ خدا کے بندے شامل ہوں گے فرمایا اس سال جماعت ۱۳۵ ملکوں سے بڑھ کر ۱۴۲ ملکوں میں پھیل گئی نیز حضور نے فرمایا کہ جب میں یہاں دس سال پہلے ہجرت کر کے آیا تھا بد بخت ضیاء الحق نے اعلان کیا تھا کہ میں احمدیت کے کینسر کو نعوذ باللہ نہ صرف پاکستان سے بلکہ پوری دنیا سے اُکھاڑ پھینکوں گا۔ خدا کے فضل سے آج جماعت احمدیہ کا دس سالوں میں مزید ۵۱ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ گیا ہے فرمایا پاکستان میں احمدی مساجد کو توڑنے کی مہم زوروں پر چل پڑی اس کے مقابل پر اس سال ۶۶۸ نئی مساجد بنانے کی توفیق ملی اور ایسی مساجد جن کے ساتھ ان کے امام اور سارے گاؤں والے بھی آگئے گذشتہ ہجرت کے دس سالوں میں ان کی تعداد ۷۱۶۴ ہے۔ بدر ۴؍اگست ۱۹۹۴ء

اسی طرح جماعت احمدیہ جرمنی کے ۱۸ویں جلسہ سالانہ کی تقریب عالمی بیعت کے موقعہ پر ۱۴۹۶ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ان میں یورپ کے ۱۳۳۹ بنگلہ دیش کے ۳۵ مراکش لبنان کے ۵ صومالیہ کے ۲۔ الجزائر و مصر کے ۲۰ زائر کے ۱۳ ٹوگو کے ۷ ۴۴ عرب فلسطین کے ۱۶ اور افریقہ کے مختلف ممالک کے ۲۰ بیعت کنندگان شامل تھے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۵؍اکتوبر ۱۹۹۱ء کے خطبہ جمعہ میں جماعت کو دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں فرمایا اگر ساری جماعت دعوت الی اللہ کے کام کو سنجیدگی سے لے لے تو مجھے کامل یقین ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں عظیم خوشخبریاں دکھائے گا۔ فرمایا کہ موجودہ سال کو نکال کر میرے لندن کے قیام کے دوران ۲ لاکھ ۷ ۲ ہزار آٹھ صد ے ۴ بیعتیں ہو چکی ہیں فرمایا پھل پک رہے ہیں یہ اکٹھے جھولی میں گریں گے اور تھوڑے عرصہ کے اندر اندر لکھو کھہا بیعتیں ہو سکتی ہیں"۔

سیٹلائیٹ دعوت الی اللہ میں بہت مفید ثابت ہو رہا ہے

جہاں ایک طرف پاکستان میں جماعت احمدیہ کو لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے کی بھی اجازت نہیں دی جاتی وہاں اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کی آواز کو دور دور تک پہنچانے کیلئے محض اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کو پیارے آقا کی بابرکت قیادت میں سیٹلائٹ کے نظام سے نوازا چنانچہ دوسری صدی کا خطبہ جمعہ جو ۲۴ مارچ ۱۹۸۹ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ نے لندن میں ارشاد فرمایا اُس وقت سیٹلائیٹ کے ذریعہ براہ راست جرمنی، اور ماریشس میں سُنا جارہا تھا اور ۱۶ اپریل ۱۹۹۰ء خطبہ جمعہ فرینکفورٹ اور میونخ میں دونوں جگہ براہ راست سنا گیا۔

تصاویر واقفین وواقفات نو بھارت (قسط نمبر 5)

وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل بچے اور بچیوں کی تصاویر کی پانچویں قسط شائع کی جارہی ہے۔ جن والدین کے لڑکے یا لڑکیاں تحریک وقف نو میں شامل ہیں اور ان کے فوٹو تاحال اخبار بدر میں شائع نہیں ہوئے ان سے درخواست ہے کہ اپنے وقف نو میں شامل بچے بچی کی دو عدد پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وھائٹ فوٹوز دفتر شعبہ وقف نو تحریک جدید قادیان کو بھجوادیں تاکہ آئندہ شائع ہونے والی قسط میں وہ تصاویر شائع ہو سکیں۔

(نیشنل سیکریٹری وقف نو بھارت)

راحیل محمود ولد خالد محمود قادیان
(967 C)

مقیب الرحمن ولد سفر علی احمد نزار یٹا
آسام (10267 A)

نصیر احمد جلیل ولد عبدالجلیل پینگاڈی کیرلہ
(8565A)

نشان احمد ولد عبدالحمید پینگاڈی
کیرلہ (10547A)

ثنا حمید بنت عبدالحمید پینگاڈی کیرلہ
(10547A)

حسین الرحمن ولد حبیب الرحمن پینگاڈی
کیرلہ (812A)

امۃ النصیر بنت پی۔ اے۔ بشیر پینگاڈی
کیرلہ (4626A)

شیخ فاتح الدین ولد شیخ علاؤ الدین مبلغ
سلسلہ (1559B)

عبدالباسط احمد ولد شوکت انصاری مبلغ
سلسلہ (8364A)

شازیہ عقیل بنت عقیل احمد معلم
بجیورہ یوپی (5427B)

احمد ناجد احمد ولد ایم۔ ابوبکر
قادیان (10399 A)

ڈاکٹر حبیب الرحمن ولد عزیز الرحمن سونگھڑہ
اڑیسہ (2855A)

سیدہ عطیۃ الکریم بنت ایس۔ اے۔ مجیب
بھونیشور اڑیسہ (3555B)

ظہیر الدین احمد ولد ظفر الدین کرڈاپلی
اڑیسہ (10540A)

عاصمہ ثمن قریشی بنت محمد یوسف قریشی
حیدرآباد آندھرا (1658B)

رضوان احمد زکی ابن منیر احمد قریشی ساکن
امریکہ (1100C)

سمیر احمد ولد محمد عبدالمجیب حیدرآباد
آندھرا (1130A)

قدسیہ نصرت بنت منور احمد موسیٰ بنی
بہار (11018 A)

آفاق احمد ولد رزاق احمد موسیٰ بنی بہار
(4699B)

محمود احمد ناصر ابن محمد رفیق لوہار کہ پونچھ
کشمیر (4731A)

ارسلان احمد ولد محمد برکت اللہ منگلور
کرناٹک (10461A)

کے ظافر احمد ولد کے۔ ناصر احمد
قادیان (8645A)

کے۔ باصر احمد ولد کے۔ ناصر احمد
قادیان (8645A)

نور الدین خان ولد کمال الدین خان
کرڈاپلی اڑیسہ (7496A)

صفیان احمد طارق ولد وسیم احمد سکندرآباد
آندھرا (8567A)

احسان احمد طلحہ ولد وسیم احمد سکندرآباد
آندھرا (8567A)

امۃ النور عروبہ بنت وسیم احمد سکندرآباد
آندھرا (8567A)

سید احمد ابراہیم ولد سید ابوالحسن حیدرآباد
آندھرا (4600A)

حلیم احمد مدثر ولد سید کلیم احمد سکندرآباد
آندھرا (11057A)

سید اعزاز الدین ولد سید انوار الدین
سونگھڑہ اڑیسہ (717 C)

محمد طارق احمد ولد محمد افضل خانیاری
سرینگر کشمیر (10816 A)

عطیۃ الحی بنت عبدالواسع چارکوٹ
کشمیر (1292 B)

مبشر احمد ولد مظفر احمد ننگی
قادیان (11294)

ایک گل میں سمٹ گئی ہے بہار ایم ٹی اے کے ذریعہ روحانی نظارے

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قریباً ۱۶۰ سے زائد ممالک کے احمدی ایک مالا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ پروئے گئے ہیں۔ پیشگوئی کے مطابق مشرق و مغرب کے احمدی ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں محبتیں بڑھ رہی ہیں دُکھ بانٹے جارہے ہیں۔ اور تمام عالم احمدیت ایک خاندان کی شکل اختیار کر گیا ہے اور ان کی تمام تقریبات عالمگیر ہو گئی ہیں۔ خطبہ جمعہ جلسہ سالانہ لندن۔ جرمنی۔ جلسہ سالانہ قادیان۔ عالمی بیعت درس قرآن۔ مجالس علم و عرفان۔ اُردو کلاس۔ لقاء مع العرب۔ ہومیوپیتھی کلاس اور دیگر اجلاسات اور مختلف دُنیا کے روحانی پروگرام ہر روز ایم ٹی اے کے ذریعہ اکناف عالم میں دیکھے اور سنے جاتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ ایم ٹی اے جماعت احمدیہ کی بنیادی ضرورت کے طور پر سامنے آیا ہے اور اسے تبلیغ و تربیت کے دونوں فوائد کما حقہ حاصل ہو رہے ہیں اور خدا کی مخلوق اس سے مستفید ہو رہی ہے۔

یکم اپریل ۱۹۹۶ء کو پیارے آقا نے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے نئے دور کا آغاز کرتے ہوئے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا "یہ وہ دن ہے جب ایم ٹی اے اپنے ایک روشن دور میں داخل ہونا تھا اور چوبیس گھنٹے مسلسل خدائے واحد کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچایا جانا تھا"۔

فرمایا کہ کل پرسوں کی بات ہے کہ ہم ریڈیو کی باتیں کرتے تھے۔۔۔ کجا وہ دن اور کجا دو تین سال کے عرصہ میں یہ احمدیت کے قافلے کا پھلانگتا ہوا سفر جو پہلے زمین پر چھلانگیں مارتا اب آسمان پر اُڑنے لگا ہے اور آسمان سے پھر زمین پر اترتا ہے۔ اور پیغام دیکر اپنے سفر پر رواں دواں ہو جاتا ہے۔ خطبہ جمعہ یکم اپریل ۱۹۹۶ء۔

اسی طرح ایک دشمن احمدیت دینی جماعتوں کیلئے لمحہ فکریہ کے عنوان سے پاکستان کی دینی جماعتوں اور سربراہوں کو اس جماعت احمدیہ کی ترقی سے روکنے کیلئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی دعوت دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ ۲۵ر اگست ۱۹۹۲ء کو روزنامہ جنگ لاہور کی اس خبر نے چونکا دیا۔ حیران ہوں کہ باطل پرست ستاروں پر کمندیں ڈال رہے ہیں۔

مرزا طاہر احمد کا خطاب سیارے کے ذریعہ چار براعظموں میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا...... ہمارا عالمی روحانی اجتماع عرفات کے موقعہ پر ہوتا ہے توجہ کی پوری کیفیت اور حرکات و سکنات سیارے کے ذریعہ بعض ایشیائی ممالک پر بمشکل پہنچائی جاتی ہیں کسی ملک کے سربراہ کی تقریر یا خطاب سیارے کے ذریعہ دنیا بھر میں کبھی ٹیلی کاسٹ نہیں کیا گیا۔ نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے پاکستانی مسلمانو! بحوالہ بدر ۱۹ جون ۱۹۹۷ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ شعر ان حالات کی عکاسی کرتا ہے۔

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اے دشمن بدنوا دو قدم دور دو تین پل جائے گی

برطانیہ میں چونتیس سال سے جماعت احمدیہ اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرتی ہے۔ لیکن جب سے حضور اقدس ہجرت کر کے لندن تشریف لے گئے ہیں اس وقت سے اس جلسہ کا رخ ہی بدل گیا ہے۔ اب اس کی شان اور عظمت ہی کچھ اور ہے اب بنفس نفیس پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ خود اس میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں احمدیت کے پروانے دنیا کے مختلف ممالک سے اب اس میں شرکت کرتے ہیں اور یہ جلسہ براہ راست سیارے کے ذریعے اکناف عالم میں ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ کیلئے باعث برکت اور مخالفین کیلئے باعث ندامت

۳۲ ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر جو ۲۵۔۲۶۔۲۷ جولائی ۱۹۹۷ء اسلام آباد میں منعقد ہوا پیارے حضور نے بصیرت افروز خطاب فرمایا کہ یہ سال جماعت کیلئے نصرتوں اور برکتوں کا سال رہا اور مخالفین کیلئے غموں کا سال تھا۔ یہی وہ سال تھا جس میں حضرت مسیح موعودؑ کو لیکھرام کے قتل کے الزام سے بری قرار دیا گیا اور عین سو سال بعد 97 میں مجھے ضیاء الحق کے قتل کے الزام سے پاکستانی حکومت نے بری قرار دیا۔ اس طرح وہ مولوی جھوٹے ثابت ہوئے جو کہ مجھے ضیاء الحق کے قتل کا ملزم خیال کرتے تھے۔

حضور نے یہ بھی فرمایا کہ یہ مباہلے کا سال ہے جسے برطانیہ سمیت دنیا کے کئی ممالک کے مولویوں نے قبول کرتے ہوئے جماعت احمدیت کے نابود ہونے کیلئے دعائیں کی تھیں چنانچہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ یہ سال جماعت احمدیہ کیلئے عظیم الشان برکتوں کا سال رہا اور مخالف مولوی سخت ناکام اور خدا کے غضب کا شکار ہوئے۔

حضور نے پاکستان کے ایک معاند احمدیت کی ہلاکت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی ہلاکت سے پاکستان میں ماتم پڑ گیا اور مباہلے کے ۸ دن کے اندر ہی یہ ہوا سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کی بم دھماکہ میں ہلاکت کا ذکر پاکستان کے اخباروں میں آیا۔ مزید ۱۳۰ افراد ہلاک ہوئے۔ کل ۹۶ مولویوں کی اس سال وفات ہوئی۔ جن میں ۵۵ قتل کئے گئے۔ ۲۶۴۴ افراد دہشت گردی اور بم کے دھماکوں میں مارے گئے گینگ ریپ کے ۲۹۲ واقعات کی رپورٹیں درج ہوئیں اخبارات پکار اٹھے گذشتہ چار سال میں اتنے لوگ نہیں مارے گئے جتنے اس سال ۹۷ کے پہلے چار مہینوں میں ہلاک ہوئے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر یہ فضل فرمایا کہ اب تک ۱۵۳ ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے اور صرف اس سال ۳۰ لاکھ سے زائد افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ (بدر ۱۴ اگست ۹۷)

مباہلہ میں جماعت احمدیہ کی ایک عظیم الشان فتح

حضور انور نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں مغربی افریقہ کے ایک ملک گیمبیا میں جماعت احمدیہ کے خلاف اٹھنے والی شدید مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے وہاں کے سٹیٹ ہاؤس کے امام فاتح کے چیلنج کو قبول کرنے کے متعلق بیان فرمایا تھا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ صرف ایک ہفتہ کے اندر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی تقدیر نے میدان مباہلہ میں گیمبیا کے امام فاتح کو عبرتناک شکست اور خوفناک ذلت کے گڑھے میں دھکیل دیا ہے اس بات کا اعلان حضور اقدس نے آج کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ حضور نے فرمایا صدر گیمبیا نے جامع نے خود اعلان کیا ہے کہ امام جامع ایک خبیث ترین انسان ہے۔ اس نے احمدیت کے خلاف جھوٹ بولے ہیں۔ اس نے فساد برپا کیا ہے میں متنبہ کرتا ہوں کہ اسے بتادیا جائے کہ کبھی اس کو کسی پلیٹ فارم پر احمدیت کے خلاف بولنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

گیمبیا کے وزیر نے جو پہلے احمدیوں کے خلاف تھا اب اعلان کیا ہے کہ احمدیوں کی جان و مال کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ امام فاتح اس سارے فساد کا بانی مبانی تھا اس کی گندی زبان نے گیمبیا کو پھاڑ کر رکھ دیا ہے اس کی خبیثانہ باتوں نے گیمبیا کو سیکولر حکومت سے ایک مذہبی جنونی حکومت میں تبدیل کر دیا ہے۔ بحوالہ بدر ۱۸ ستمبر ۱۹۹۷ء

بادشاہوں کا قبول احمدیت

اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور خلافت میں سعید روحوں کو فوج در فوج اس طرف لا رہا ہے اور معزز ہستیوں پر بھی صداقت احمدیت آشکار ہو رہی ہے۔ اور وہ بھی مسلم احمدیہ جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ مغربی افریقہ کے دو بادشاہ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے جن کو ۱۹۹۸ء کے جلسہ لندن کے موقعہ پر اسٹیج پر بلا کر حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں کا تبرک حضور نے عطا فرمایا جس کو انہوں نے خوشی سے قبول کر کے شکریہ ادا کیا۔

تمام دنیا میں اس سال پچاس لاکھ سے زائد افراد کا قبول احمدیت۔ جلسہ سالانہ برطانیہ میں ۱۵ ہزار احمدی پروانوں کی شمولیت

اس سال ۳۳ واں جلسہ سالانہ جو ۳۱ جولائی یکم و ۲ر اگست ۹۸ اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہوا۔ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ حضور اقدس نے دوسرے روز دنیا بھر میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں کی گذشتہ سال کی تبلیغی و تربیتی اور مالی خدمات کا ایمان افروز تفصیلی تذکرہ فرمایا۔

حضور نے فرمایا فرنچ سپیکنگ ممالک میں بیعتوں کی رفتار غیر معمولی طور پر بڑھ رہی ہے۔ فرمایا اب تک ان ممالک میں ۵۶۵۰۵۵۲ بیعتوں کی تعداد ہو چکی ہے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال ہندوستان میں ۶۴۹۴۴۹ بیعتیں ہو چکی ہیں۔ جبکہ گذشتہ ۵ سالوں میں ساڑھے گیارہ لاکھ تھیں اور سال ۹۳ میں صرف ۲۰۰۰ حضور نے عالمگیر جماعت احمدیہ کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سال دنیا میں نصف کروڑ سے زائد لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں۔ ان میں ۹۳ ممالک کی ۲۲۳ اقوام شامل ہیں۔ دنیا بھر میں ۶۷ ممالک میں ۱۰۹۳ مبلغین کام کر رہے ہیں۔ پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں ۲۵۶۲ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ جن میں ۱۸۹۴ میں نظام جماعت مستحکم ہو چکا ہے ۱۰۶۶ مساجد عطا ہوئیں جن میں ۹۴۶ مساجد اماموں سمیت عطا ہوئیں۔

پیارے حضور کی دلی تمنا اور دُعا قبول ہو گئی خدا تعالیٰ نے حضور اقدس کی قیادت میں صرف اسی ایک سال میں ایک کروڑ سے زائد پروانے عطا کئے

اس سال جلسہ سالانہ یو کے جو ۳۰ر جولائی تا ۲ر اگست ۹۹ منعقد ہوا کے موقعہ پر پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ساری دنیا سے آنے والے گواہ ہیں کہ خدا کی قسم جماعت احمدیہ کی سچائی سب دنیا پر روشن ہو چکی ہے آج تک کسی مذہبی جماعت کو یہ توفیق عطا نہیں ہوئی کہ ایک سال میں ایک کروڑ سے زائد بندگان خدا کے دل خدا کے قدموں میں پیش کر سکے۔ آپ دیکھیں گے کہ دن بدن جماعت ترقی کرتی چلی جائے گی حضور اقدس نے فرمایا اس سال پہلے روز کی حاضری اٹھارہ ہزار پانچ سو ہے۔ حضور نے کئی سال پہلے خدا سے یہ دُعا کی تھی کہ اے خدا تو میری قیادت میں ہی ایسا کر کہ ایک کروڑ افراد جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوں۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز اپنے خطاب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کے ثمرات کا کچھ یوں تذکرہ فرمایا

حضور انور نے چند مثالیں ملک وار بیان فرمائیں تاکہ ان کو سن کر احباب جماعت کے ایمان بڑھیں۔

ہندوستان:۔ فرمایا ہندوستان میں امسال ۱۰۲۶ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے جن میں سے ۱۸۷ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے ہندوستان گذشتہ سال کی طرح امسال بھی نئے علاقوں میں نفوذ اور جماعتوں کے قیام کے لحاظ سے ساری دنیا میں سرفہرست ممالک میں شامل ہے۔

ہندوستان میں بنی بنائی مساجد بھی عطا ہو رہی ہیں۔ امسال ایسی ۲۷ مساجد عطا ہوئی ہیں نئی مساجد کی تعمیر کا منصوبہ بھی جاری ہے۔ دوران سال ۱۴ نئی مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ ۹ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ تبلیغی مراکز کی کل تعداد ۸۳ ہو گئی ہے۔ دعوت الی اللہ کے میدان میں ہندوستان میں ان کی بیعتوں کی مجموعی تعداد سترہ لاکھ دس ہزار چونتیس ہے الحمد للہ۔

گھانا:۔ گھانا میں امسال ۱۲۹ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے جن میں ۸۵ مقامات پر باقاعدہ نظام قائم ہو چکا ہے۔ ۱۳۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے ۱۱۹ مساجد تعمیر کی ہیں گیارہ بنی بنائی عطا ہوئیں۔ اس سال دو تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اب یہ تعداد ۷۹ ہو گئی ہے۔

آئیوری کوسٹ:۔ اللہ کے فضل سے امسال ۱۰۰ انئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے جن میں ۹۸ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۴۲۶ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ سر دست ایک نئی مسجد کی تعمیر وہ مکمل کر سکے ہیں۔ ۴۲۵ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ آئیوری کوسٹ کے چودہ ریجن میں مرحلہ وار مساجد کی تعمیر کا منصوبہ جاری ہے۔ تین مساجد اس وقت زیر تعمیر ہیں۔ دوران سال ۷ تبلیغی مراکز قائم کرنیکی توفیق ملی ہے۔ کل تعداد ۳۱ ہو گئی ہے۔ امسال یہاں تبلیغی مہمات کے دوران ۳۷۴ چیفس احمدی ہوئے ہیں اور ۱۵۰۹ ائمہ۔

بور کینا فاسو:۔ امسال ۶۷۷ مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ جن میں ۲۵ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۸۱۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے دو کی تعمیر انہوں نے خود مکمل کی ہے۔ باقی ۸۰۸ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ تین مساجد زیر تعمیر ہیں۔

مختلف ریجنز میں مرحلہ وار تعمیر کا پروگرام جاری ہے۔

☆۔ اس وقت بور کینا فاسو میں مساجد کی کل تعداد ۱۶۸۸ ہو چکی ہے۔

☆۔ دوران سال ایک نئے تبلیغی مرکز کی تعمیر ہوئی ہے۔

☆۔ ۲۶۰ چیفس نے احمدیت قبول کی اور ۸۱۱۔ امام احمدیت میں داخل ہوئے امسال صرف ڈوری (Dori) کے علاقہ میں بیعتوں کی تعداد چھ لاکھ ۳۵ ہزار ۵۰۹ ہے۔ بحوالہ بدر ۱۷ اکتوبر ۹۹۔ اس کے علاوہ متعدد ایمان افروز واقعات بھی حضور اقدس نے بیان فرمائے ہیں جو کہ بدر کے شمارہ 39/40 میں شائع ہوئے ہیں۔

چندوں کے لحاظ سے آج جماعت احمدیہ جو کسی زمانے میں سینکڑوں میں پھر ہزاروں میں اور پھر لاکھوں میں اور پھر کروڑوں میں پہنچ گئی۔ اب اللہ کے فضل سے ارب کی حدود کو پار کر گئی ہے۔ الحمد للہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدا کی رحمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آسمان سے جب خدا کی رحمتوں کی بارش ہو رہی ہے تو چھتریاں اس کو روک نہیں سکتیں سائباں تان کر بھی کبھی آسمانی بارشوں کی راہ میں کوئی حائل ہوا ہے۔ ان کی چھتریاں بے کار گئیں احمدیت کے اوپر فضلوں کے نازل ہونے کی راہ میں ان کے سائبان جو انہوں نے تانے وہ بھی سارے بے کار ثابت ہوئے اگر کنکریٹ کی چھتیں یہ تعمیر کر سکتے ہیں تو ساری دنیا میں تعمیر کریں مگر خدا کی قسم آسمان سے نازل ہونے والا فضل چھتیں پھاڑ کر بھی آپ پر نازل ہوتا رہے گا۔ اور ہمیشہ نازل ہوتا رہے گا۔ اور کوشش کے بعد بڑھے گا اور ہر ظلم کے بعد زیادہ ہو گا اور ہر روک آپ کی ترقی کی رفتار کو تیز کرتی چلی جائیگی آپ خدا کے فضلوں کے وارث بنانے کیلئے پیدا کئے گئے اور خدا کے فضلوں سے محروم کرنے والا کوئی پیدا نہیں ہوا۔

تبلیغ اسلام کی علمبردار ایک جماعت آئن ایڈم سن کی نظر میں

آئن ایڈم سن جو برطانیہ کے مشہور صحافی ہیں نے ایک کتاب A Man of God لکھی ہے جس کا اردو ترجمہ چوہدری محمد علی صاحب ایم نے کیا ہے وہ اپنی اس کتاب میں بعنوان تبلیغ اسلام کی علمبردار جماعت کے تعلق سے رقمطراز ہیں۔ احمدیت در حقیقت ایک تبلیغی تحریک ہے جس کا بنیادی مقصد ساری دنیا کو حلقہ بگوش اسلام بنانا ہے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے ایک سادہ لیکن موثر اور مفصل نظام کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ یہ تحریک رضاکارانہ طور پر پیش کی گئی رقوم وصول کرتی ہے اور ان رقوم کو جماعت کی خصوصاً اور بنی نوع انسان کی عموماً مذہبی اخلاقی اور سماجی فلاح و بہبود اور تبلیغی مساعی پر خرچ کرتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ نظام سادہ اس وجہ سے ہے کہ اس کی روح رواں صرف ایک شخصیت ہے یعنی خلیفہ وقت اور وہی اس کے مختار اعلیٰ ہیں۔ اور مفصل اس لحاظ سے کہ یہ ایک ہمہ جہت نظام ہے۔ جس نے متعدد فلاحی اور اصلاحی پروگراموں کا بوجھ اپنے شانوں پر اٹھایا ہوا ہے۔ جس کی بجا آوری اور تکمیل کی خاطر بہت سے مخصوص قسم کے گروپ کمیٹیاں اور ایسوسی ایشن تشکیل دی گئی ہیں۔ جو آہستہ آہستہ ایک نہایت مخلص اور مؤثر نظام کی شکل اختیار کر چکی ہیں ابتلاؤں اور مصائب کے پے در پے حملوں نے اس نظام میں غیر معمولی قسم کی قوت برداشت اور لچک بھی پیدا کر دی ہے۔ ایک مرد خدا صفحہ ۲۴۳

خلیفۂ وقت کی اطاعت

موصوف اپنی اس کتاب میں اپنے خلیفہ کی اطاعت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے افراد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ایک احمدی نوجوان کو اپنے ہائی سکول کے امتحان میں اعلیٰ درجے میں اعزاز کے ساتھ پاس ہونے کی امید تھی وہ اپنے حسب منشاء کوئی سا کورس بھی یونیورسٹی میں منتخب کر سکتا تھا اس کا جی چاہتا تھا کہ وہ قانون پڑھے اور وکالت کا پیشہ اختیار کرے۔ حسن اتفاق سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ان دنوں امریکہ کے دورے پر تشریف لائے ہوئے تھے چنانچہ اس نوجوان نے آپ سے مشورہ مانگا اور راہنمائی کی درخواست کی آپ نے مشورہ دیا کہ بہتر ہو گا کہ آپ ڈاکٹر بنیں فرمایا کہ وکیلوں کی بجائے ہمیں ایسے ڈاکٹروں کی زیادہ ضرورت ہے جو خدمت خلق کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کا فریضہ بھی سرانجام دیں۔ افریقہ۔ جنوبی امریکہ چین روس وغیرہ ممالک میں وکلاء کی اتنی ضرورت نہیں جتنی ڈاکٹروں کی ہے۔ جب اس نوجوان سے پوچھا گیا کہ آپ کو حیرت تو نہیں ہوئی اور ناگوار تو نہیں گذرا کہ آپ کو اس قسم کا مشورہ دیا جا رہا ہے کیا یہ خالصتاً ذاتی نوعیت کا معاملہ نہیں تھا؟ اس نے بلا توقف جواب دیا۔ ہرگز نہیں اس کے برعکس مجھے انتہائی خوشی ہوئی کہ میرے پیارے امام نے اپنے انتہائی مصروف وقت میں سے میری راہنمائی کیلئے کچھ وقت دیا۔ انہیں خوب معلوم تھا کہ میرے لئے مفید ترین راستہ کون سا ہے جس پر چل کر میں جماعت کی خدمت کے قابل ہو سکوں گا"۔

موصوف لکھتے ہیں خلیفہ وقت کی اطاعت اور ان کے ارشادات کی تعمیل صمیم قلب سے اور رضاکارانہ طور پر کی جاتی ہے اس میں کسی قسم کا جبر یا دباؤ کا عمل دخل نہیں ہوتا یہ وہ اطاعت نہیں جو خوف سے پیدا ہوتی ہے اس کا سرچشمہ محبت ہے۔ ایک مرد خدا صفحہ ۲۴۶۔۲۴۷

دعوت الی اللہ

آئین ایڈم سن ہی اپنی اس کتاب میں دعوت الی اللہ کے ضمن میں تحریر کرتے ہیں کہ اپنے خطبات کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی زبان پر ایک بار ایک ایسا جملہ جاری ہوا جو ان کے عملے کے ایک رکن کو بہت پسند آیا اس نے یہ جملہ چھپوا کر تقسیم کر دیا آج یہی جملہ دنیا بھر کی تمام احمدی مساجد اور مشنوں کے نوٹس بورڈوں پر آویزاں ہے۔

آپ نے فرمایا تھا "روزانہ بلاناغہ رات سونے سے پہلے اپنے احتساب کے عمل کو ایک فرض قرار دے لو اور تنہائی میں اپنی ان مساعی کی قدر و قیمت کا صحیح صحیح اندازہ لگانے کی کوشش کرو جو تم نے دن بھر میں اللہ تعالیٰ کا پیغام اوروں تک پہنچانے کے سلسلے میں کیا"۔

مقصد اس نصیحت کا یہ تھا کہ اپنی اپنی جگہ ہر شخص اپنے طور پر اس نعمت پر خاموشی سے عمل پیرا ہو جائے یہی وہ نعمت تھی جس پر عمل پیرا ہونے کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ خود بھی عمر بھر کوشاں رہے۔ لیکن کبھی کبھار ان کے متبعین نے خاموشی کے رخ پر سے پردہ اُٹھاتے ہوئے آپ کے عہد خلافت کے کارہائے نمایاں کو کھل کر بیان کرنے کی کوشش بھی کی ایک ایسے ہی موقع پر سیرالیون کی کابینہ کے ایک رکن وزیر نے برطانیہ میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس میں جماعت احمدیہ کی کامیابیوں اور کامرانیوں کا سر عام یوں ذکر کیا۔

میرا ملک سیرالیون ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کی آبادی صرف چالیس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے ہم متعدد مسائل سے دو چار ہیں جن میں سے بہت سے مسائل وہاں کی مذہبی تنظیموں کے پیدا کردہ ہیں لیکن جماعت احمدیہ کا دامن بالکل بے داغ ہے اور اس کا اس قسم کے مسائل سے دور کا بھی تعلق نہیں تعلیمی اداروں کو ہی لے لیجئے جماعت کے زیر انتظام چلنے والے ادارے ایک ممتاز حیثیت کے مالک ہیں ان کی قابل رشک شہرت ہی کا نتیجہ ہے کہ ہر سال ان میں داخلہ لینے والے امیدواروں میں بڑا سخت مقابلہ ہوتا ہے اور پھر قابل ذکر بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ سیرالیون میں بالکل بے غرض اور بے لوث خدمات بجا لا رہی ہے ان کی خدمت خلق کی مساعی کے ساتھ کسی قسم کے سیاسی یا اقتصادی مقاصد وابستہ نہیں ہیں۔

اعداد و شمار کا ذکر کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا۔ جماعت کے زیر اہتمام ۹۰ نوے پرائمری سکول ہیں تین ہسپتال اور ایک اخبار کامیابی سے چل رہے ہیں ۱۶۹ جماعتیں ہیں تقریباً ۴۵۰ مساجد۔ ۱۴ تبلیغی مراکز اور ایک جامعۃ المبشرین ہے غیر ممالک سے آنے والے بارہ مشنری کام کر رہے ہیں جبکہ بارہ مقامی بھی ہیں۔

گیمبیا کے ایک وزیر کے بقول وہاں پر ہر چار زیر تعلیم طلباء و طالبات میں سے ایک طالب علم جماعت احمدیہ کے زیر انتظام چلنے والے سکولوں میں تعلیم پا رہا تھا۔

افریقہ میں مجموعی طور پر جماعت احمدیہ اس وقت ۲۸ ہسپتالوں ۳۷ ثانوی سکولوں ۴۴ جونیر سیکنڈری سکولوں اور ۲۰۴ پرائمری سکولوں کا خرچ برداشت کر رہی ہے۔ (ایک مرد خدا صفحہ 328/329) گھانا میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے وہاں کے اٹارنی جنرل نے مندرجہ ذیل الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

ہمارے ہاں جماعت احمدیہ ایک انتہائی مفید پروگرام پر مرحلہ وار عمل کر رہی ہے۔ ۱۰۲ پرائمری پانچ ثانوی مدارس ایک ٹریننگ کالج اور پانچ ہسپتال جماعت کی انتھک قربانیوں کے مرہونِ منت ہیں۔ ہمارے نوجوان طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے وظائف دیئے جا رہے ہیں اور ابھی پچھلے دنوں جماعت احمدیہ گھانا کے مشن نے ایک قابل قدر زرعی پروگرام کا آغاز کیا پہلے تو وہ فرط جذبات سے مغلوب ہو کر رکے پھر پرزور انداز میں کہنے لگے لیکن آپ نے سب سے گرامی خدمت جو ہمارے ملک کی کی ہے وہ مثالی نوجوان طلباء ہیں جو آپ کے تعلیمی ادارے پیدا کر رہے ہیں۔ یہ نوجوان سچائی دیانت منکسر المزاجی ایثار اور قربانی کی اعلیٰ صفات

باقی صفحہ (29) کالم (4-3) پر ملاحظہ فرمائیں

خلافت رابعہ کا مبارک دور اور عالمی بیعت

فخر احمد چیمہ مدرس مدرسۃ المعلمین قادیان

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَھُمۡ وَ اَمۡوَالَھُمۡ بِاَنَّ لَھُمُ الۡجَنَّۃَ۔ (توبہ۔آیت ۱۱۱)

یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کے اموال اور ان کی جانیں خرید لی ہیں اس بدلے میں کہ وہ انہیں آخرت میں دائمی جنت عطا کریگا۔ اسلام کے اس فلسفہ کو تصویری شکل دیتے ہوئے آنحضورؐ جب بھی کسی شخص کو اسلام میں داخل کرتے تو اُس کا ہاتھ پکڑ کر مخصوص الفاظ میں اُس سے توحید اور سچائی کا اقرار بیعت لیتے۔ کسی گذشتہ مذہبی تاریخ میں ایسا طریق نہیں ملتا۔ ارشاد خداوندی ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ یَدُاللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡھِمۡ یعنی جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں وہ صرف اللہ کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔ کے مطابق دراصل یہ اقرار خدا تعالیٰ کی طرف سے لیا جاتا ہے۔ اگرچہ کہ مبائع ظاہری طور پر رسول اللہ صلعم کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے لیکن دراصل تمام نو مبائعین کا یہ اقرار خدا سے ہوتا ہے۔ بیعت لینے کا یہ طریق ابتداء اسلام سے آنحضور صلعم کی وفات کے بعد بھی جاری رہا۔ بعض دفعہ انفرادی بیعت کے علاوہ اجتماعی بیعت بھی ہوتی تھی جیسے بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ تاریخ اسلام کا نہایت اہم واقعہ ہے۔ اسلام کی نشاۃ اولیٰ سے بھی بیعت اور غلبہ اسلام کا اٹوٹ رشتہ ہے۔ خلفاء راشدین نے بھی اپنے اپنے عہد میں اس سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے لکھو کھہا اشخاص کو اسلام میں داخل فرمایا۔ نیز ابتداء خلافت میں تمام مسلمانوں سے اور بعد ازاں نئے داخل ہونے والوں سے بیعت لیتے رہے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کی بد نظمی اور تفرقہ نے ان کو خلافت و امامت جیسی نعمت سے محروم کر دیا اور چونکہ بیعت کا تعلق ایک حقیقی امام اور خلیفہ کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا یہ سلسلہ بھی ختم ہو گیا۔

آنحضور صلعم کی بہت سی پیشگوئیوں کے مطابق اور گزشتہ بزرگان امت کے اقوال کے مطابق اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے بابرکت وجود سے دوبارہ شروع ہونا مقدر تھا اور اس کیلئے ابتدا سے چودھویں صدی کا وقت معین تھا۔ گذشتہ بزرگان اُمت میں سے حضرت شاہ رفیع الدین صاحب نے جنہیں رأس المفسرین بھی کہا جاتا ہے علامات زمانہ مسیح پاک علیہ السلام یہ بیان فرمائی ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

وعلامت ایں قصہ آنس کہ پیش ازیں ماہ رمضان کہ گذشتہ باشد دروی دو کسوف شمس و قمر واقعہ شدہ باشد و دروقت بیعت آوازے از آسمان شود بایں عبارت ہذا خلیفة الله المهدی فاسمعوا له واطیعوا وایں آواز خاص و عام آنمکان ہمہ بشنوند (قیامت نامہ صفحہ ۴ مطبوعہ مجتبائی واقعہ دہلی)

یعنی اس امر کی (یعنی مسیح کی آمد کی) علامت یہ ہے کہ اس سے قبل ماہ رمضان گزر چکا ہو اس میں چاند اور سورج کے گرہن واقع ہو چکے ہوں گے۔ اور بیعت کے وقت ان الفاظ میں آسمان سے آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور وہ سب لوگ اس کی آواز کو سنیں گے۔

الغرض یہ کہ ٹھیک ان علامات کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا اور جیسا کہ کہا گیا تھا کہ مسیح دجال کو لُد کے مقام پر جا پکڑے گا۔ ویسا ہی ظہور میں آیا جبکہ ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کے دن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے پہلی بیعت لدھیانہ محلہ جدید کے مقام پر لی اس دن چالیس سعید روحوں نے توحید حقیقی کو دنیا پر قائم کرنے اور غلبہ اسلام کے دن کو نزدیک تر لانے کی بیعت کی۔

یہ وہ انتہائی مبارک دن تھا جب غلبہ اسلام کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس سے قبل حضرت اقدس مسیح موعودؑ دس شرائط تحریر فرما کر بذریعہ اشتہار اُسے تشہیر دے چکے تھے۔ اور اس بات کی وضاحت بھی فرما چکے تھے کہ ہر بیعت کنندہ سچے دل سے ان تمام شرائط کی پابندی کرنے کا وعدہ کرے۔ الغرض اس طرح یہ سلسلہ بیعت جس کی ابتداء ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو ہوئی تھی حضرت اقدسؑ کے بعد آج تک جاری ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں ہی بیعت کرنے والوں کی تعداد چار لاکھ تک پہنچ چکی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو کئی بشارتیں دی تھیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

حضورؑ کے بعد خلفاء کرام کے زمانہ میں بیعت کرنے والوں کی تعداد مسلسل بڑھتی رہی اور جماعت احمدیہ ترقی کی منازل کو طے کرتی ہوئی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔

آج ہم خلافت رابعہ کے اُس مبارک دور میں سے گزر رہے ہیں جس کا آغاز ۱۹۸۲ء میں ہوا ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی اس امر کو بھانپ لیا کہ آج دنیا کو اگر کسی طرح امن حاصل ہو سکتا ہے تو اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر ہی حاصل ہو سکتا ہے اور اُس کے لئے بہت ضروری ہے کہ تبلیغ کی جائے آپ نے فرمایا کہ ہر احمدی اپنے آپ کو مبلغ سمجھے نیز فرمایا کہ ہر احمدی یہ عہد کرے کہ سال میں وہ ایک احمدی ضرور بنائے گا۔

اس وقت دنیا میں لاکھوں عیسائی مبلغ کام کر رہے ہیں اس کے مقابل پر جماعت احمدیہ کے چند مبلغین کے ذریعہ وہ تبلیغ نہیں ہو سکتی تھی جو اس تحریک کے ذریعہ سے ہوئی اور ہو رہی ہے آج لاکھوں داعین الی اللہ دن رات تبلیغ اسلام میں کوشاں ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء خلافت میں ایک رؤیا دیکھی تھی جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام تھا کہ آپ ایک مقصد کو پانے کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ آپ کے مددگار پیدا کر دے گا۔ حتیٰ کہ آپ کے ساتھ لاکھوں کام کرنے والے ہو جائیں گے۔ اس رؤیا میں دراصل دعوۃ الی اللہ کی تحریک کی کامیابی کی طرف اشارہ تھا۔ یہ رؤیا آج بڑی شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ جبکہ ساری دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں داعین الی اللہ حضور کے معاون و مددگار ہیں۔ اگرچہ کہ خلافت رابعہ میں جماعت کو ہجرت بھی کرنی پڑی اور عارضی طور پر مرکز بھی تبدیل کرنا پڑا۔ لیکن اس کے عوض اللہ تعالیٰ کی طرف سے افضال و انعام بھی جماعت پر کثرت سے نازل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک ایک سال میں ترقیات کی وہ وہ منازل طے کرنے کی توفیق عطا فرمائی جو اس سے قبل گذشتہ سو سال میں بھی طے نہ ہو پائی تھیں۔

۲۴ر مارچ ۱۹۸۹ء کا دن جماعت کیلئے بہت مبارک ثابت ہوا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ پہلی مرتبہ براہ راست ماریشس میں سنائے جانے کا انتظام ہوا۔ ماریشس دنیا کا ایک کونہ ہے اور حضور علیہ السلام کی یہ پیشگوئی ایک نئی شان سے پوری ہوئی کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اس طرح سے براہ راست خطبات کا سلسلہ شروع ہوا اور آج ایم ٹی اے کے نام سے جماعت کا اپنا ایک سیٹلائٹ ہے جو دن رات تبلیغی پروگرام نشر کرتا ہے۔

عالمی بیعت

یکم اگست ۱۹۹۳ء کا دن تاریخ عالم میں ہمیشہ سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔ یہ ایک ایسا تاریخ ساز لمحہ تھا اور سارا عالم ایک ایسی تاریخ ساز تقریب میں شامل ہونے جا رہا تھا جو اس سے قبل کسی آنکھ نے نہ دیکھی تھی اور نہ کبھی کسی مذہبی تاریخ میں یہ تقریب منعقد ہوئی تھی۔ اس دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو لاکھ چار ہزار تین صد آٹھ افراد سے بیعت لیکر انہیں جماعت احمدیہ میں شامل فرمایا یہ افراد داعین الی اللہ کی کوششوں سے ایک ہی سال میں جماعت میں داخل ہوئے تھے۔

اس تقریب کی خصوصیت یہ تھی کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ یہ تقریب ساری دنیا میں نشر کی گئی اور جہاں جہاں بھی احمدی افراد موجود تھے انہوں نے ٹیلیویژن کے ذریعہ اس تقریب میں شامل ہو کر بیعت کی اور اس طرح سے یہ ایک ایسی منفرد تقریب تھی جس کی مثال کسی گذشتہ مذہبی تاریخ میں نہیں ملتی۔ نیز ساری جماعت ہائے احمدیہ نے بھی ایک مرتبہ اپنے امام کے ہاتھ پر بیک وقت تجدید بیعت کی۔

عالمی بیعت کے موقعہ پر دنیا نے عجیب دلکش و دلفریب نظارہ دیکھا کہ کس طرح پانچ براعظموں کے یورپی ایشیائی افریقی امریکی اور آسٹریلیائی باشندوں کے نمائندے حضرت امیر المومنین کی پانچ انگلیوں کو تھامے خدائی توحید کے قیام اور بنی نوع انسان کو وحدت کے رشتہ میں پرونے کیلئے بیعت کے الفاظ دہرا رہے ہیں۔ سیٹلائٹ کے ذریعہ ہونے والی یہ عالمی بیعت کی تقریب جماعت احمدیہ کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل ہے گذشتہ بزرگان امت وائمہ سلف نے امام مہدی کے بارے میں لکھا ہے کہ امام مہدی کی صداقت کی ایک یہ دلیل ہوگی کہ اُس کے زمانے میں آسمان سے آواز آئے گی۔ یہ اللہ کا خلیفہ ہے اس کی بات سنو اور اس کی بیعت کرو اور اُس آواز کو ہر خاص و عام سنے گا چنانچہ اس میں ایم ٹی اے کی طرف اشارہ تھا نیز عالمی بیعت کی تقریب نے اس پیشگوئی کو صد فیصد رنگ میں پورا کر دیا۔ الغرض وہ دن جماعت کیلئے بہت بابرکت ثابت ہوا یعنی ایک طرف تو ایک ہی سال میں دو لاکھ چار ہزار تین صد آٹھ افراد احمدیت قبول کر رہے تھے تو دوسری طرف ایک عالمی رابطے کے ذریعہ ساری جماعت اس تقریب میں شامل تھی دراصل حکمت الٰہی اس میں اشارہ کر رہی تھی کہ اس بات کی فکر نہ کرو کہ ایک ہی سال میں اسقدر لوگوں کی تربیت کیونکر ہو گی۔ یعنی ایم ٹی اے ہی ان کی تربیت کا ذریعہ بھی بنے گا۔ اس تقریب کے ذریعہ کئی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ جن کا ذکر آگے ہو گا۔

عالمی بیعت مختصر تاریخ و کوائف

جیسا کہ قبل ازیں تحریر کیا جا چکا ہے کہ یکم اگست ۱۹۹۳ء کو سب سے پہلی عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی یعنی اب تک کل سات عالمی بیعت کی تقاریب منعقد ہو چکی ہیں۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز منعقد ہونے والی یہ تقریب جلسہ کی روح رواں ہوتی ہے۔ جس میں پانچ براعظیم کے پانچ نمائندے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک کی انگلیاں تھامے ہوئے

اقرار بیعت کرتے ہیں اور ان کے بعد دو ترچھی قطاروں میں بیٹھے ہوئے لوگ کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ان سے جسمانی رابطہ رکھتے ہیں۔ اور اس طرح باقی پنڈال کے لوگ ان کے ساتھ رابطہ رکھتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ بیعت کے الفاظ انگلش میں ادا کرتے ہیں جبکہ پنڈال میں بیٹھے ہوئے باقی تمام لوگ اسے اپنی اپنی زبان میں ترجمہ کر کے دوہراتے ہیں۔ اسی طرح سیٹلائٹ کے ذریعہ بھی مختلف جگہوں پر یہ انتظام ہوتا ہے کہ وہاں بھی مقامی زبانوں میں مترجمین ترجمہ کرتے ہیں اور دوسرے لوگ اس کے مطابق دوہراتے ہیں۔

ابتداء میں جب حضور انور ایدہ اللہ عالمی بیعت کیلئے تشریف لائے تو فرمایا کہ آج میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کوٹ پہنا ہوا ہے۔ یہ سبز رنگ کا کوٹ آپؑ کے بہت استعمال میں رہا ہے اور میں نے چاہا کہ آپ کو اس برکت میں بھی شامل کروں۔

کیم اگست ۱۹۹۳ء میں ہونے والے پہلی عالمی بیعت میں ۲ لاکھ چار ہزار تین صد آٹھ افراد نے بیعت کی اُس وقت پنڈال میں ۶۰ زبانوں میں بیعت کے الفاظ ترجمہ کر کے دوہرائے گئے یہ بھی یاد رہے کہ یہ تقریب نماز ظہر سے قبل منعقد کی جاتی ہے اور اس کے معاً بعد نماز ہوتی ہے۔ تا اللہ تعالیٰ کے اس بے حد فضل واحسان کے نتیجہ میں معاً بعد اس کا شکریہ ادا کرنے کا موقعہ ملے۔

۱۹۹۴ء میں جب دوسری عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی تو اُس وقت ۹۳ ممالک کی ۱۵۵ اقوام اور ۱۲۰ زبانیں بولنے والے چار لاکھ اٹھارہ ہزار دو صد چھ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت پائی۔ ۱۹۹۵ء میں ۸ لاکھ پنتالیس ہزار دو صد چورانوے افراد نے عالمی بیعت کی تقریب کے موقعہ پر جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی جبکہ اُس وقت پنڈال میں ۳۵ زبانوں میں ترجمہ کر کے بیعت کے الفاظ دوہرائے گئے نیز جماعت احمدیہ عالمگیر نے مقامی طور پر اپنی اپنی زبانوں میں بھی اس کے ترجمہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اس عالمی بیعت کے موقعہ پر بھی حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا وہ کوٹ پہنا ہوا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے گذشتہ سال یہ دُعا کی تھی کہ اے خدا اگر تیری نظر میں ہمارے اندر دوگنا ہونے کی استطاعت ہے تو ہمیں دوگنا ہونے کی توفیق عطا فرما دے۔ لہٰذا آج اللہ تعالیٰ نے گذشتہ سال سے دوگنی تعداد میں سعید روحوں کو جماعت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمادی ہے۔ چنانچہ اس کے بعد حضور نے بیعت لی اور لمبی پرسوز دُعا کروائی جس کے معاً بعد نماز ادا کی گئی۔

۱۹۹۶ء میں اللہ تعالیٰ نے ۹۴ ممالک کی ۱۸۷ اقوام کے ۱۶ لاکھ دو ہزار سات صد اکیس افراد کو جماعت احمدیہ عالمگیر میں داخل ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔ اس سال حضور انور ایدہ اللہ نے بیعت لینے کے بعد فرمایا کہ اب ہم اس کے بعد خدا کے حضور سجدہ تشکر ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر بے حد فضل واحسانات ہیں ان کا بدلہ تو نہیں اتارا جاسکتا۔ لیکن تشکر کے طور پر عالمگیر جماعت نے بیک وقت ساری دنیا میں سجدہ کیا۔ یہ بھی ایک ایمان افروز نظارہ تھا جو زمین و آسمان نے اس سے قبل کبھی نہیں دیکھا تھا۔ توحید الٰہی کے قیام کا یہ ایک ایسا نظارہ تھا جس کے بیان کیلئے الفاظ متحمل نہیں ہوسکتے۔

عالمگیر سجدہ تشکر عالمی بیعت کی دین ہے ۱۹۹۷ء میں ۹۶ ممالک کی ۲۲۱ اقوام کے تیس لاکھ چار ہزار پانچ صد افراد نے عالمی بیعت کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں شمولیت فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان نو مبائعین سے توحید الٰہی کے قیام اور ساری دنیا کو اُمت واحدہ اور ایک لڑی میں پرونے کی بیعت لی۔ یہ عالمی بیعت ایک نیا ریکارڈ تھا۔ آج تک دنیا کی کسی بھی مذہبی جماعت میں ایک سال میں تیس لاکھ سے زائد افراد کی شمولیت نہیں ہوئی تھی جماعت احمدیہ نے یہ ایک نیا ریکارڈ دنیا میں بنایا۔

۱۹۹۸ء میں منعقد ہونے والی عالمی بیعت چھٹی عالمی بیعت تھی اس موقعہ پر ۹۳ ممالک کی ۲۲۳ اقوام کے پچاس لاکھ سے زائد افراد نے حضور انور ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت فرمائی۔ اس عالمی بیعت کے بعد عالمگیر سجدہ تشکر کیا گیا۔ یہ سعادت بھی محض اور محض جماعت احمدیہ کو حاصل ہے کہ وہ ہر نئی ایجاد کو خدا تعالیٰ کی عبادت کی خاطر استعمال میں لانے کیلئے کوشاں ہے۔ عالمگیر سجدہ تشکر بھی سیٹلائٹ کے بغیر ممکن نہ تھا۔

کیم اگست ۱۹۹۹ء کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں خاص اہمیت اس وجہ سے حاصل ہوئی کہ ساتویں عالمی بیعت کے موقعہ پر پہلی مرتبہ ایک کروڑ سے زائد لوگ ایک سال کے اندر اندر جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ یہ سال جماعت احمدیہ کیلئے بہت بابرکت ثابت ہوا۔

امسال ساتویں عالمی بیعت کے موقعہ پر پنڈال کے اندر کئی زبانوں میں بیعت کے الفاظ دوہرائے جارہے تھے عالمگیر طور پر بھی ساری دنیا میں جماعت مقامی زبان میں الفاظ بیعت دوہرا رہی تھی۔ اب تک کل سات عالمی بیعت ہو چکی ہیں الغرض ابتک صرف اور صرف عالمی بیعت کے ذریعہ ہی دو کروڑ سے زائد لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج سے چند سال قبل ہی پیشگوئی کے رنگ میں فرمادیا تھا کہ آئندہ کروڑوں لوگ سال میں جماعت احمدیہ میں داخل ہوں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں کہ :-

"اب جو زمانہ آگیا ہے اس میں تو خدا کے فضل سے جماعت کروڑ سے بہت آگے بڑھ چکی ہے اور ایسے دن آنے والے ہیں جبکہ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروڑوں انسان جماعت میں داخل ہوں گے۔

(خطبہ جمعہ کیم مئی ۱۹۹۸ء)

نیز اس سے بھی قبل فرمایا تھا کہ :-

"میں وہ دن دیکھ رہا ہوں جب اس صدی سے پہلے کروڑوں کی تعداد میں ایک ایک سال میں احمدی ہوں گے۔ خطبہ جمعہ فرمودہ

(۲۲ ستمبر ۱۹۹۵ء مطبوعہ بدر کیم فروری ۱۹۹۶ء)

آج سے چند سال قبل تک جماعت کے مخالفین جماعت کی تعداد کو لیکر ہنسی ٹھٹھا کیا کرتے تھے اور اگر کبھی کسی احمدی کی طرف سے یہ دعویٰ کر بھی دیا جاتا کہ جماعت کی تعداد ایک کروڑ ہے تو اُسے انتہائی تمسخرانہ رنگ دیا جاتا کہ انتہائی قلیل ہے چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ جمعہ میں ایسے ہی اعتراضات کا رد کرتے ہوئے اپنی اس دلی خواہش کا اظہار بھی فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے عہد خلافت میں بھی ایک کروڑ لوگوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔

امسال جب عالمی بیعت کے موقعہ پر ایک کروڑ لوگ مسلسل احمدیت میں داخل ہوئے تو مخالفین کے اس اعتراض کا رد بھی ہو گیا اور خدائی تقدیر نے مخالفین کو یہ ایک عظیم الشان نشان دکھایا ہے کہ ایک کروڑ نو مبائعین کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی گواہی دینا یہ ایسا نشان ہے جو کسی بھی سعید الفطرت انسان کے قبول حق کیلئے کافی ہے۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

عالمی بیعت ایک ایسا نشان ہے جس کی پیشگوئی آج سے دوہزار سال قبل بائبل میں کر دی گئی تھی۔ چنانچہ بائبل میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح کے زمانہ میں ان کی برکت سے ان کے حواری مختلف زبانوں میں کلام کرنے لگ پڑے۔ یہ دراصل آئندہ زمانے کے بارے میں ایک پیشگوئی تھی جو عالمی بیعت کے ذریعہ پوری ہوئی۔ چنانچہ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیعت کے الفاظ دوہرا رہے ہوتے ہیں تو اُس وقت پنڈال میں بھی اور جہاں جہاں Antena set ہیں وہاں بھی مقامی لوگ اپنی اپنی زبان میں اُس کا ترجمہ کرتے ہیں اور پھر باقی لوگ ترجمہ کے ساتھ ساتھ اپنی اپنی زبان میں ان الفاظ کو دوہراتے ہیں۔ پنڈال میں یہ نظارہ انتہائی ایمان افروز ہوتا ہے۔

اسی طرح بائبل میں برناباس کی انجیل باب ۸۲ میں لکھا ہے کہ "عورت نے کہا اے آقا شاید تو ہی مسیح ہے؟ یسوع نے جواب دیا بیشک میں اسرائیل کے گھرانے کی طرف نجات کا نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں مگر میرے بعد ساری دنیا کی طرف خدا کا بھیجا ہوا مسیح آئے گا۔ جس کے لئے خدا نے دنیا بنائی ہے اور تب ساری دنیا میں خدا کی عبادت ہوگی اور رحمت ملے گی۔ یہاں تک کہ جشن کا سال جو اب ہر سویں برس آتا ہے مسیح کی بدولت ہر سال اور ہر جگہ آنے لگے گا۔

(اردو ترجمہ صفحہ ۱۲۴۔۱۲۵ مترجم آسی ضیائی ناشر اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ لاہور طبع پنجم جولائی ۱۹۸۷ء)

اس حوالہ میں ہر سال اور ہر جگہ کے الفاظ غور طلب ہیں جن سے عالمی بیعت کی طرف اشارہ ہے۔

الغرض عالمی بیعت احمدیت اور اسلام کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا نشان ہے۔ اس کی خبر گذشتہ صحیفوں میں دی گئی تھی۔ اس کے ذریعہ بے شمار اعتراضات کی تردید بھی ہوئی۔ جن میں سے صرف ایک اعتراض کا ذکر کیا جاتا ہے۔

غیر احمدی علماء کی طرف سے عوام الناس کو عموماً یہ نہایت جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگا کر جماعت سے دور کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ غیر احمدی علماء یہ کہا کرتے تھے کہ احمدی جب کسی کو قادیانی بناتے ہیں تو اُسے نعوذ باللہ قرآن مجید کے اوپر سے گزارتے ہیں۔ اگرچہ کہ یہ انتہائی بے بنیاد اور حقیقت سے دور الزام تھا لیکن عوام الناس کو دھوکا دینے اور مشتعل کرنے کیلئے اس کا سہارا لیا جاتا تھا۔ لیکن جب سے عالمی بیعت کی تقریبات منعقد ہونا شروع ہوئیں۔ اس قسم کے اعتراضات کا رد خود بخود ہو گیا۔ یہ تقریب ان اعتراضات کو زائل کرنے کا باعث بھی بن گئی بلکہ بے شمار سعید روحوں کے قبول حق کا موجب ہوئی۔

عالمی بیعت احمدیت کی صداقت کا ایک جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے سورۃ فجر کی تفسیر کرتے ہوئے یہ اشارہ دیا تھا کہ ۱۹۹۰ کے بعد جماعت کی تائید میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جو یوم الفرقان کی طرح حق و باطل میں امتیاز کردیگا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ :- اس حصہ آیت میں ایک اور صدی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو دس تاریک راتوں کے بعد کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے معاً بعد اسلام کی ترقی نہ ہوگی۔ بلکہ ایک صدی کا ابھی وقفہ ہوگا۔ اب اگر ۱۸۹۰ء کو فجر مان لو تو یہ صدی ۱۹۹۰ء تک چلتی ہے۔

اس عرصہ میں یقیناً دوبارہ اللہ تعالیٰ کے کسی جلوہ کے ساتھ یوم الفرقان ظاہر ہوگا۔ اور کسی خاص نشان کے ذریعہ احمدیت کو تقویت حاصل ہوگی۔ بہر حال احمدیت کو اُس وقت تک ایسے رنگ میں غلبہ میسر آجائے گا کہ دشمن اس کو محسوس کرنے لگ جائے گا۔

(تفسیر کبیر جلد ہشتم تفسیر سورۃ الفجر)

عالمی بیعت صداقت احمدیت کا ایک ایسا چمکتا نشان ہے جسے دیکھ کر منصفین خود محسوس کرنے لگے ہیں بلکہ مخالفین کے کیمپ میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ الٰہی جماعتوں کی یہ نشانی ہوا کرتی ہے کہ ان کے ابتلاء و مصائب ان کی ترقی کا موجب ہوا کرتے ہیں۔ عالمگیر جماعت کی قربانیوں کا ثمرہ ہے کہ آج

باقی صفحہ (39) پر ملاحظہ فرمائیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کا ظہور - ۳۱۳ اصحاب احمد رضوان اللہ علیہم اجمعین

شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں :

’’در اربعین آمده است که خروج مهدی از قریه کدعه باشد۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَخْرُجُ الْمَھْدِیُّ مِنْ قَرْیَۃٍ یُقَالُ لَھَا کَدْعَۃ وَیُصَدِّقُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ یَجْمَعُ اَصْحَابَہٗ مِنْ اَقْصَی الْبِلَادِ عَلٰی عِدَّۃِ اَھْلِ بَدْرٍ بِثَلَاثِ مِائَۃٍ وَ ثَلَاثَۃَ عَشَرَ رَجُلًا وَمَعَہٗ صَحِیْفَۃٌ مَخْتُوْمَۃٌ (اَیْ مَطْبُوْعَۃٌ) فِیْھَا عَدَدُ اَصْحَابِہٖ بِاَسْمَائِھِمْ وَ بِلَادِھِمْ وَ خِلَالِھِمْ‘‘ یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرب کیا ہوا ہے) اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا اور دور دور سے اسکے دوست جمع کرے گا جنکا شمار اہل بدر کے شمار کے برابر ہوگا۔ یعنی تین سو تیرہ ہوں گے اور انکے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔ (انجام آتھم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم الشان پیشگوئی اگرچہ ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ کے ذریعہ سے بھی (جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ۳۲۷ اصحاب کبارؓ کے نام شائع کئے تھے) پوری ہو چکی تھی مگر معین شکل میں یہ پیشگوئی انجام آتھم کے ذریعہ سے ظہور پذیر ہوئی۔ کیونکہ اس میں آپ نے ۳۱۳ کی فہرست شائع فرمائی جو آپکے دعویٰ مہدویت پر ایک آسمانی نشان تھا حضور علیہ السلام نے اس فہرست میں ہندوستان کے مختلف اصحاب کے علاوہ شام طائف بغداد ممباسہ افریقہ اور لندن کے بعض اصحاب کے نام بھی درج فرمائے ہیں۔

یہ فہرست چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کو پورا کرتی ہے۔ لٰہذا ذیل میں درج کی جاتی ہے :

۳۱۳ - اصحاب احمد کی فہرست

۱...... منشی جلال الدین صاحب پنشنر
سابق میر منشی رجمنٹ نمبر ۱۲ موضع بلانی کھاریاں ضلع گجرات

۲...... مولوی حافظ فضل دین صاحب — ضلع گجرات

۳...... میاں محمد دین پٹواری بلانی — گجرات

۴...... قاضی یوسف علی نعمانی معہ اہلبیت — تشام حصار

۵...... مرزا امین بیگ صاحب معہ اہلبیت — بھالوجی جے پور

۶...... مولوی قطب الدین صاحب — بدوملہی سیالکوٹ

۷...... منشی روڑا صاحب — کپورتھلہ

۸...... میاں محمد خان صاحب — کپورتھلہ

۹...... منشی ظفر احمد صاحب — کپورتھلہ

۱۰...... منشی عبدالرحمٰن صاحب — کپورتھلہ

۱۱...... منشی فیاض علی صاحب — کپورتھلہ

۱۲...... مولوی عبدلکریم صاحب — سیالکوٹ

۱۳...... سید حامد شاہ صاحب — سیالکوٹ

۱۴...... منشی وزیر الدین صاحب — کانگڑہ

۱۵...... منشی گوہر علی صاحب — جالندھر

۱۶...... مولوی غلام علی صاحب ڈپٹی — رہتاس جہلم

۱۷...... میاں نبی بخش صاحب رفوگر — امرت سر

۱۸...... میاں عبدالخالق صاحب رفوگر — امرت سر

۱۹...... میاں قطب الدین خان صاحب۔ مس گر — امرت سر

۲۰...... مولوی ابوالحمید صاحب — حیدرآباد دکن

۲۱...... مولوی حاجی حکیم نورالدین صاحب معہ ہر دو زوجہ — بھیرہ ضلع شاہ پور

۲۲...... مولوی سید محمد احسن صاحب امروہہ — ضلع مرادآباد

۲۳...... مولوی حاجی حافظ حکیم فضل دین صاحب معہ ہر دو زوجہ — بھیرہ

۲۴...... صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب جمالی۔
نعمانی قادیانی سابق سرساوی معہ اہلبیت

۲۵...... سید ناصر نواب صاحب دہلوی — حال قادیانی

۲۶...... صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لدھیانوی معہ اہلبیت — قادیانی

۲۷...... صاحبزادہ منظور محمد صاحب معہ اہلبیت — قادیانی

۲۸...... حافظ حاجی مولوی احمد اللہ خاں معہ اہلبیت — قادیانی

۲۹...... سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب حاجی اللہ رکھا معہ اہلبیت — مدراس

۳۰...... میاں جمال الدین سیکھواں معہ اہلبیت — گورداسپور

۳۱...... میاں خیر الدین سیکھواں معہ اہلبیت — گورداسپور

۳۲...... میاں امام الدین سیکھواں معہ اہلبیت — گورداسپور

۳۳...... میاں عبدالعزیز پٹواری معہ اہلبیت — گورداسپور

۳۴...... منشی گلاب دین — رہتاس جہلم

۳۵...... قاضی ضیاء الدین صاحب — قاضی کوٹ

۳۶...... میاں عبداللہ صاحب پٹواری — سنوری

۳۷...... شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم۔
سابق لیس دفعدار رسالہ نمبر ۱۲ چھاؤنی — سیالکوٹ

۳۸...... مولوی مبارک علی صاحب امام — سیالکوٹ

۳۹...... مرزا نیاز بیگ صاحب — کلانوری

۴۰...... میرزا یعقوب بیگ صاحب — کلانوری

۴۱...... میرزا ایوب بیگ صاحب معہ اہلبیت — کلانوری

۴۲...... میرزا خدابخش صاحب معہ اہلبیت — جھنگ

۴۳...... سردار نواب محمد علی خاں صاحب رئیس — مالیر کوٹلہ

۴۴...... سید محمد عسکری خاں صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ — الہ آباد

۴۵...... میرزا محمد یوسف بیگ صاحب — سامانہ ریاست پٹیالہ

۴۶...... شیخ شہاب الدین صاحب — لودھیانہ

۴۷...... شہزادہ عبدالمجید صاحب — لودھیانہ

۴۸...... منشی حمید الدین صاحب — لودھیانہ

۴۹...... میاں کرم الٰہی صاحب — لودھیانہ

۵۰...... قاضی زین العابدین صاحب — خانپور سرہند

۵۱...... مولوی غلام حسن صاحب رجسٹرار — پشاور

۵۲...... محمد انوار حسین خانصاحب — شاہ آباد ہردوئی

۵۳...... شیخ فضل الٰہی صاحب — فیض اللہ چک

۵۴...... میاں عبدالعزیز صاحب — دہلی

۵۵...... مولوی محمد سعید صاحب — شامی طرابلسی

۵۶...... مولوی حبیب شاہ صاحب — خوشاب

۵۷...... حاجی احمد صاحب — بخارا

۵۸...... حافظ نور محمد صاحب — فیض اللہ چک

۵۹...... شیخ نور احمد صاحب — امرتسر

۶۰...... مولوی جمال الدین صاحب — سیدوالہ

۶۱...... میاں عبداللہ صاحب — ٹھٹھہ شیرکا

۶۲...... میاں اسماعیل صاحب — سرساوہ

۶۳...... میاں عبدالعزیز صاحب نومسلم — قادیان

۶۴...... خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے۔ معہ اہلبیت — لاہور

۶۵...... مفتی محمد صادق صاحب — بھیرہ ضلع شاہ پور

۶۶...... شیر محمد خاں صاحب — بجھر ضلع شاہ پور

۶۷...... منشی محمد افضل صاحب لاہور — حال ممباسہ

۶۸...... ڈاکٹر محمد اسماعیل خاں صاحب گوڑیانی — ملازم ممباسہ

۶۹...... میاں کریم الدین صاحب مدرس — قلعہ سوبھا سنگھ

۷۰...... سید محمد اسماعیل دہلوی طالب علم — حال قادیان

۷۱...... بابو تاج الدین صاحب اکاؤنٹنٹ — لاہور

۷۲...... شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر — لاہور

۷۳...... شیخ نبی بخش صاحب — لاہور

۷۴...... منشی معراج الدین صاحب — لاہور

۷۵...... شیخ مسیح اللہ صاحب — شاہجہانپوری

۷۶...... منشی چودھری نبی بخش صاحب معہ اہلبیت — بٹالہ

۷۷...... میاں محمد اکبر صاحب — بٹالہ

۷۸...... شیخ مولا بخش صاحب — ڈنگہ گجرات

۷۹...... سید امیر علی شاہ صاحب سارجنٹ — سیالکوٹ

۸۰...... میاں محمد جان صاحب — وزیرآباد

۸۱...... میاں شادی خاں صاحب — سیالکوٹ

۸۲...... میاں محمد نواب خاں صاحب تحصیلدار — جہلم

۸۳...... میاں عبداللہ خاں صاحب برادر نواب خاں صاحب — جہلم

۸۴...... مولوی برہان الدین صاحب — جہلم

۸۵...... شیخ غلام نبی صاحب — راولپنڈی

۸۶...... بابو محمد بخش صاحب ہیڈ کلرک — چھاؤنی انبالہ

۸۷...... منشی رحیم بخش صاحب میونسپل کمشنر — لودھیانہ

۸۸...... منشی عبدالحق صاحب کراچی والا — لودھیانہ

۸۹...... حافظ فضل احمد صاحب — لاہور

۹۰...... قاضی امیر حسین صاحب — بھیرہ

۹۱...... مولوی حسن علی صاحب مرحوم — بھاگلپور

۹۲...... مولوی فیض احمد صاحب — لنگیانوالی گوجرانوالہ

۹۳...... سید محمود شاہ صاحب مرحوم — سیالکوٹ

۹۴...... مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین — منی پور آسام

۹۵...... رحمٰن شاہ صاحب — ناگپور ضلع چاندہ ورڈژہ

۹۶...... میاں جان محمد صاحب مرحوم — قادیان

۹۷...... منشی فتح محمد معہ اہلبیت بزدار — لیہ ڈیرہ اسماعیل خان

۹۸...... شیخ محمد صاحب — تکی

۹۹...... حاجی منشی احمد جان صاحب مرحوم — لدھیانہ

۱۰۰...... منشی پیر بخش صاحب مرحوم — جالندھر

۱۰۱...... شیخ عبدالرحمٰن صاحب نومسلم — قادیان

۱۰۲...... حاجی عصمت اللہ صاحب — لدھیانہ

۱۰۳...... میاں پیر بخش صاحب — لدھیانہ

۱۰۴...... منشی ابراہیم صاحب — لدھیانہ

۱۰۵...... منشی قمر الدین صاحب — لدھیانہ

۱۰۶...... حاجی محمد امیر خان صاحب — سہارنپور

۱۰۷...... حاجی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم — لدھیانہ

۱۰۸...... قاضی خواجہ علی صاحب — لدھیانہ

۱۰۹...... منشی تاج محمد خان صاحب — لدھیانہ

۱۱۰...... سید محمد ضیاء الحق صاحب — روپڑ

۱۱۱...... شیخ محمد عبدالرحمٰن صاحب عرف شعبان — کابلی

۱۱۲...... خلیفہ رجب دین صاحب تاجر — لاہور

۱۱۳...... پیرجی خدابخش صاحب مرحوم — ڈیرہ دون

۱۱۴...... حافظ مولوی محمد یعقوب خان صاحب — ڈیرہ دون

۱۱۵...... شیخ چراغ علی نمبردار	تھہ غلام نبی
۱۱۶...... محمد اسماعیل غلام کبریا صاحب فرزند رشید مولوی محمد احسن صاحب	امروہی
۱۱۷...... احمد حسن صاحب فرزند رشید مولوی محمد احسن صاحب	امروہی
۱۱۸...... سیٹھ احمد صاحب عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا تاجر	مدراس
۱۱۹...... سیٹھ صالح محمد صاحب حاجی اللہ رکھا تاجر	مدراس
۱۲۰...... سیٹھ ابراہیم صاحب صالح محمد حاجی اللہ رکھا	مدراس
۱۲۱...... سیٹھ عبدالحمید صاحب حاجی ایوب حاجی اللہ رکھا	مدراس
۱۲۲...... حاجی مہدی صاحب عربی۔ بغدادی	نزیل مدراس
۱۲۳...... سیٹھ محمد یوسف صاحب حاجی اللہ رکھا	مدراس
۱۲۴...... مولوی سلطان محمود صاحب	میلاپور مدراس
۱۲۵...... حکیم محمد سعید صاحب	میلاپور مدراس
۱۲۶...... منشی قادر علی صاحب	میلاپور مدراس
۱۲۷...... منشی غلام دستگیر صاحب	میلاپور مدراس
۱۲۸...... منشی سراج الدین صاحب ترمل کھیڑی	مدراس
۱۲۹...... قاضی غلام مرتضٰی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر حال پنشنر	مظفر گڑھ
۱۳۰...... مولوی عبدالقادر خاں صاحب	جمالپور لدھیانہ
۱۳۱...... مولوی عبدالقادر صاحب	خاص لدھیانہ
۱۳۲...... مولوی رحیم اللہ صاحب مرحوم	لاہور
۱۳۳...... مولوی غلام حسین صاحب	لاہور
۱۳۴...... مولوی غلام نبی صاحب مرحوم	خوشاب شاہ پور
۱۳۵...... مولوی محمد حسین صاحب	علاقہ ریاست کپورتھلہ
۱۳۶...... مولوی شہاب الدین صاحب غزنوی	کابلی
۱۳۷...... مولوی سید محمد تفضّل حسین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ	علی گڑھ ضلع فرخ آباد
۱۳۸...... منشی صادق حسین صاحب مختار	اٹاوہ
۱۳۹...... شیخ مولوی فضل حسین صاحب احمد آبادی	جہلم
۱۴۰...... میاں عبدالعلی	موضع عبدالرحمٰن ضلع شاہ پور
۱۴۱...... منشی نصیر الدین صاحب لونی	حال حیدر آباد
۱۴۲...... قاضی محمد یوسف صاحب	قاضی کوٹ گوجرانوالہ
۱۴۳...... قاضی فضل الدین صاحب	قاضی کوٹ گوجرانوال
۱۴۴...... قاضی سراج الدین صاحب	قاضی کوٹ گوجرانوال
۱۴۵...... قاضی عبدالرحیم صاحب فرزند سید قاضی ضیاء الدین صاحب	کوٹ قاضی گوجرانوالہ
۱۴۶...... شیخ کرم الٰہی صاحب کلرک ریلوے	پٹیالہ
۱۴۷...... میرزا عظیم بیگ صاحب مرحوم	سامانہ پٹیالہ
۱۴۸...... میرزا ابراہیم بیگ صاحب مرحوم	سامانہ پٹیالہ
۱۴۹...... میاں غلام محمد طالب علم بچھرالہ	لاہور
۱۵۰...... مولوی محمد فضل صاحب	چنگا گوجر خان
۱۵۱...... ماسٹر قادر بخش صاحب	لدھیانہ
۱۵۲...... منشی الہ بخش صاحب	لدھیانہ
۱۵۳...... حاجی ملا نظام الدین صاحب	لدھیانہ
۱۵۴...... عطاء الٰہی	غوث گڑھ پٹیالہ
۱۵۵...... مولوی نور محمد صاحب مانگٹ	پٹیالہ
۱۵۶...... مولوی کریم اللہ صاحب	امرتسر
۱۵۷...... سید عبدالہادی صاحب سولن	شملہ
۱۵۸...... مولوی محمد عبداللہ خاں صاحب	پٹیالہ
۱۵۹...... ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب	پٹیالہ
۱۶۰...... ڈاکٹر بوڑے خان صاحب	قصور ضلع لاہور
۱۶۱...... ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب	لاہور حال چکراتہ
۱۶۲...... غلام محی الدین خان صاحب فرزند ڈاکٹر بوڑے خاں صاحب	
۱۶۳...... مولوی صفدر حسین صاحب	حیدر آباد دکن
۱۶۴...... خلیفہ نوردین صاحب	جموں
۱۶۵...... میاں اللہ دتا صاحب	جموں
۱۶۶...... منشی عزیز الدین صاحب	کانگڑہ
۱۶۷...... سید مہدی حسین صاحب	علاقہ پٹیالہ
۱۶۸...... مولوی حکیم نور محمد صاحب	موکل
۱۶۹...... حافظ محمد بخش مرحوم	کوٹ قاضی
۱۷۰...... چوہدری شرف الدین صاحب	کوٹلہ فقیر جہلم
۱۷۱...... میاں رحیم بخش صاحب	امرتسر
۱۷۲...... مولوی محمد افضل صاحب کملہ	گجرات
۱۷۳...... میاں اسماعیل صاحب	امرتسری
۱۷۴...... مولوی غلام جیلانی صاحب	گھڑونواں جالندھر
۱۷۵...... منشی امانت خاں صاحب	نادون کانگڑہ
۱۷۶...... قاری محمد صاحب	جہلم
۱۷۷...... میاں کرم داد معہ اہلبیت	قادیان
۱۷۸...... حافظ نور احمد	لدھیانہ
۱۷۹...... میاں کرم الٰہی صاحب	لاہور
۱۸۰...... میاں عبدالصمد صاحب	ناروال
۱۸۱...... میاں غلام حسین معہ اہلیہ	رہتاس
۱۸۲...... میاں نظام الدین صاحب	جہلم
۱۸۳...... میاں محمد صاحب	جہلم
۱۸۴...... میاں علی محمد صاحب	جہلم
۱۸۵...... میاں عباس خان	کھوہار گجرات
۱۸۶...... میاں قطب الدین صاحب	کوٹلہ فقیر جہلم
۱۸۷...... میاں اللہ دتہ خان صاحب	اڑیالہ جہلم
۱۸۸...... محمد حیات صاحب	چک جانی جہلم
۱۸۹...... مخدوم مولوی محمد صدیق صاحب	بھیرہ
۱۹۰...... عبدالمغنی صاحب فرزند رشید مولوی برہان الدین صاحب	جہلمی
۱۹۱...... قاضی چراغ الدین	کوٹ قاضی گوجرانوالہ
۱۹۲...... میاں فضل الدین صاحب	قاضی کوٹ
۱۹۳...... میاں علم الدین صاحب	کوٹلہ فقیر جہلم
۱۹۴...... قاضی میر محمد صاحب	کوٹ کھلیان
۱۹۵...... میاں اللہ دتہ صاحب	نت گوجرانوالہ
۱۹۶...... میاں سلطان محمد صاحب	گوجرانوال
۱۹۷...... مولوی خان ملک صاحب	کھیوال
۱۹۸...... میاں الہ بخش صاحب	علاقہ ہند، امرتسر
۱۹۹...... مولوی عنایت اللہ صاحب مدرس	مانانوالہ
۲۰۰...... منشی میراں بخش صاحب	گوجرانوالہ
۲۰۱...... مولوی احمد جان صاحب مدرس	گوجرانوالہ
۲۰۲...... مولوی حافظ احمد دین	چک سکندر گجرات
۲۰۳...... مولوی عبدالرحمٰن صاحب	کھیوال جہلم
۲۰۴...... میاں مہر دین صاحب	لالہ موسیٰ
۲۰۵...... میاں ابراہیم صاحب	پنڈوری جہلم
۲۰۶...... سید محمود شاہ صاحب	فتح پور گجرات
۲۰۷...... محمد جو صاحب	امرتسر
۲۰۸...... منشی شاہ دین صاحب	دینا جہلم
۲۰۹...... منشی روشن دین صاحب	ڈنڈوٹ جہلم
۲۱۰...... حکیم فضل الٰہی صاحب	لاہور
۲۱۱...... شیخ عبداللہ دیوان چند صاحب کمپونڈر	لاہور
۲۱۲...... منشی محمد علی صاحب	لاہور
۲۱۳...... منشی امام الدین صاحب کلرک	لاہور
۲۱۴...... منشی عبدالرحمٰن صاحب کلرک	لاہور
۲۱۵...... خواجہ جمال الدین صاحب بی اے لاہور	حال جموں
۲۱۶...... منشی مولا بخش صاحب کلرک	لاہور
۲۱۷...... شیخ محمد حسین صاحب مرادآبادی	پٹیالہ
۲۱۸...... عالم شاہ صاحب	کھاریاں گجرات
۲۱۹...... مولوی شیر محمد صاحب ہوجن	شاہ پور
۲۲۰...... میاں محمد اسحٰق صاحب اوورسیر	بھیرہ حال ممباسہ
۲۲۱...... میرزا اکبر بیگ صاحب	کلانور
۲۲۲...... مولوی محمد یوسف صاحب	سنور
۲۲۳...... میاں عبدالصمد صاحب	سنور
۲۲۴...... منشی عطا محمد صاحب	سیالکوٹ
۲۲۵...... شیخ مولا بخش صاحب	سیالکوٹ
۲۲۶...... سید خصیلت علی شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر	ڈنگہ
۲۲۷...... منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر	گورداسپور
۲۲۸...... سید احمد علی شاہ صاحب	سیالکوٹ
۲۲۹...... ماسٹر غلام محمد صاحب	سیالکوٹ
۲۳۰...... حکیم محمد دین صاحب	سیالکوٹ
۲۳۱...... میاں غلام محی الدین صاحب	سیالکوٹ
۲۳۲...... میاں عبدالعزیز صاحب	سیالکوٹ
۲۳۳...... منشی محمد دین صاحب	سیالکوٹ
۲۳۴...... منشی عبدالمجید صاحب اوجلہ	گورداسپور
۲۳۵...... میاں خدا بخش صاحب	بٹالہ گورداسپور
۲۳۶...... منشی حبیب الرحمٰن صاحب	حاجی پور۔ کپورتھلہ
۲۳۷...... محمد حسین صاحب	لنگیاں والی گوجرانوالہ
۲۳۸...... منشی زین الدین محمد ابراہیم انجنیئر	بمبئی
۲۳۹...... سید فضل شاہ صاحب	لاہور
۲۴۰...... سید ناصر شاہ صاحب سب اوورسیر	اوڑی کشمیر
۲۴۱...... منشی عطا محمد صاحب	چنیوٹ جھنگ
۲۴۲...... شیخ نور احمد صاحب	جالندھر حال ممباسہ
۲۴۳...... منشی سرفراز خاں صاحب	جھنگ
۲۴۴...... مولوی سید محمد رضوی صاحب	حیدر آباد
۲۴۵...... مفتی فضل الرحمٰن صاحب معہ اہلیہ	بھیرہ
۲۴۶...... حافظ محمد سعید صاحب	بھیرہ حال لنڈن
۲۴۷...... مستری قطب الدین صاحب	بھیرہ
۲۴۸...... مستری عبدالکریم صاحب	بھیرہ
۲۴۹...... مستری غلام الٰہی صاحب	بھیرہ
۲۵۰...... میاں عالم دین صاحب	بھیرہ
۲۵۱...... میاں محمد شفیع صاحب	بھیرہ
۲۵۲...... میاں نجم الدین صاحب	بھیرہ
۲۵۳...... میاں خادم حسین صاحب	بھیرہ
۲۵۴...... بابو غلام رسول صاحب	بھیرہ
۲۵۵...... شیخ عبدالرحمٰن صاحب نومسلم	بھیرہ
۲۵۶...... مولوی سردار محمد صاحب	لون میانی
۲۵۷...... مولوی دوست محمد صاحب	لون میانی
۲۵۸...... مولوی حافظ محمد صاحب	بھیرہ حال کشمیر
۲۵۹...... مولوی شیخ قادر بخش صاحب	احمد آباد
۲۶۰...... منشی اللہ داد صاحب کلرک	چھاؤنی شاہ پور
۲۶۱...... میاں حاجی دریام	خوشاب
۲۶۲...... حافظ مولوی فضل دین صاحب	خوشاب
۲۶۳...... سید دلدار علی صاحب بلہور	کانپور
۲۶۴...... سید رمضان علی بلہور صاحب	کانپور
۲۶۵...... سید جیون علی صاحب پلول	حال الہ آباد
۲۶۶...... سید فرزند حسین صاحب	چاند پور الہ آباد
۲۶۷...... سید اہتمام علی صاحب	ہونہر دنڈا الہ آباد
۲۶۸...... حاجی نجف علی صاحب	کٹرہ محلہ الہ آباد
۲۶۹...... شیخ گلاب صاحب	کٹرہ محلہ الہ آباد
۲۷۰...... شیخ خدا بخش صاحب	کٹرہ محلہ الہ آباد
۲۷۱...... حکیم محمد حسین صاحب	لاہور
۲۷۲...... میاں عطا محمد صاحب	سیالکوٹ
۲۷۳...... میاں محمد دین صاحب	جموں
۲۷۴...... میاں محمد حسن صاحب عطار	لدھیانہ
۲۷۵...... سید نیاز علی صاحب بدایوں	حال رامپور
۲۷۶...... ڈاکٹر عبدالشکور صاحب	سرسہ
۲۷۷...... شیخ حافظ الہ دین صاحب بی۔ اے	جھاوریاں
۲۷۸...... میاں عبدالسبحان	لاہور
۲۷۹...... میاں شہامت خان	نادون
۲۸۰...... مولوی عبدالحکیم صاحب	دھاروار علاقہ بمبئی

نمبر	نام	مقام
۲۸۱	قاضی عبداللہ صاحب	کوٹ قاضی
۲۸۲	عبدالرحمٰن صاحب پٹواری	سنوری
۲۸۳	برکت علی صاحب مرحوم	تھہ غلام نبی
۲۸۴	شہاب الدین صاحب	تھہ غلام نبی
۲۸۵	صاحب دین صاحب	تہال گجرات
۲۸۶	مولوی غلام حسن مرحوم	دینانگر
۲۸۷	نواب دین صاحب مدرس	دینانگر
۲۸۸	احمد دین صاحب	منارہ
۲۸۹	عبداللہ صاحب قرآنی	لاہور
۲۹۰	کرم الٰہی صاحب کمپازیٹر	لاہور
۲۹۱	سید محمد آفندی	ترکی
۲۹۲	عثمان عرب صاحب	طائف شریف
۲۹۳	عبدالکریم صاحب مرحوم	چمارو
۲۹۴	عبدالوہاب صاحب	بغدادی
۲۹۵	میاں کریم بخش صاحب مرحوم ومغفور	جمالپور ضلع لدھیانہ
۲۹۶	عبدالعزیز صاحب عرف عزیزالدین	ناسنگ
۲۹۷	حافظ غلام محی الدین صاحب	بھیرہ حال قادیان
۲۹۸	محمد اسماعیل صاحب نقشہ نویس	کالکا ریلوے
۲۹۹	احمد دین صاحب	چک کھاریاں
۳۰۰	محمد امین کتاب فروش	جہلم
۳۰۱	مولوی محمود حسن خان صاحب مدرس ملازم	پٹیالہ
۳۰۲	محمد رحیم الدین	حبیب والہ
۳۰۳	شیخ حرمت علی صاحب کراری	الہ آباد
۳۰۴	میاں نور محمد صاحب	غوث گڑھ پٹیالہ
۳۰۵	مستری اسلام احمد صاحب	بھیرہ
۳۰۶	حسینی خان صاحب	الہ آباد
۳۰۷	قاضی رضی الدین صاحب	اکبرآباد
۳۰۸	سعداللہ خان صاحب	آلہ آباد
۳۰۹	مولوی عبدالحق صاحب ولد مولوی فضل حق صاحب مدرس	سامانہ پٹیالہ
۳۱۰	مولوی حبیب اللہ صاحب مرحوم محافظ دفتر پولیس	جہلم
۳۱۱	رجب علی صاحب پنشنر	ساکن جھونسی کہنہ ضلع الہ آباد
۳۱۲	ڈاکٹر سید منصب علی صاحب پنشنر	الہ آباد
۳۱۳	میاں کریم اللہ صاحب سارجنٹ پولیس	جہلم

بقیہ صفحہ: (4)

گالیاں نکال دی ہونگی توان باتوں سے ہوتا بھی کیا ہے مگر وہ اس کو تکلیف سمجھتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں کہ بیعت کرنے کی وجہ سے مجھے یہ تکلیف پہنچی غرض بعض لوگ ذرا سی مخالفت کی بھی برداشت نہیں کر سکتے اصل میں انہوں نے بیعت کی حقیقت ہی کو نہیں سمجھا۔(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۴۱-۱۴۰)

بیعت کرنا اپنے آپ کو فروخت کر دینا ہے

بیعت کرنا صرف زبانی اقرار ہی نہیں بلکہ یہ تو اپنے آپ کو فروخت کر دینا ہے خواہ ذلّت ہو نقصان ہو کچھ ہی کیوں نہ ہو کسی کی پروانہ کی جاوے۔ مگر دیکھو اب کس قدر ایسے لوگ ہیں جو اپنے اقرار کو پورا کرتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کو آزمانا چاہتے ہیں۔ بس یہی سمجھ رکھا ہے کہ اب ہمیں مطلقاً کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہئے اور ایک پرامن زندگی بسر ہو حالانکہ انبیاء اور قطبوں پر مصائب آئے اور وہ ثابت قدم رہے مگر یہ ہیں کہ ہر ایک تکلیف سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔ بیعت کیا ہوئی گویا خدا تعالیٰ کو رشوت دینی ہوئی۔ ہر ایک شخص کو جو ہمارے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے جان لینا چاہئے کہ جب تک آخرت کے سرمائے کا فکر نہ کیا جاوے کچھ نہ بنے گا اور یہ ٹھیکہ کرنا کہ ملک الموت میرے پاس نہ پھٹکے میرے کنبے کا نقصان نہ ہو میرے مال کا بال بیکا نہ ہو ٹھیک نہیں ہے ۔ط وفاد کھلاوے اور ثابت قدمی اور صدق سے مستقل رہے اللہ تعالیٰ مخفی راہوں سے اس کی رعایت کرے گا اور ہر ایک قدم پر ان کا مددگار بن جاوے گا۔(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۷)

بیعت کے بعد حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو یہ استخفاف ہے

ایک شخص نے بیعت کی درخواست کی اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "بیعت اگلے جمعہ کو کر لینا مگر یہ یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو پھر یہ استخفاف ہے بیعت بازیچہ اطفال نہیں ہے در حقیقت وہی بیعت کرتا ہے جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے ہر ایک امر میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے پہلے تعلقات معدوم ہو کر نئے تعلقات پیدا ہوتے ہیں"۔(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۵۷)

بیعت گناہ کے زہر کیلئے تریاق ہے

پس بیعت کا پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ یہ گناہ کے زہر کے لئے تریاق ہے اس کے اثر سے محفوظ رکھتی ہے اور گناہوں پر ایک خط نسخ پھیر دیتی ہے۔ دوسرا فائدہ اس توبہ سے یہ ہے کہ اس توبہ میں ایک قوت واستحکام ہوتا ہے جو مامور من اللہ کے ہاتھ پر سچے دل سے کی جاتی ہے انسان جب خود توبہ کرتا ہے تو وہ اکثر ٹوٹ جاتی ہے بار بار توبہ کرتا ہے اور بار بار توڑتا ہے مگر مامور من اللہ کے ہاتھ پر جو توبہ کی جاتی ہے جب وہ سچے دل سے کرے گا تو چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے موافق ہوگی وہ خدا خود اسے قوت دے گا اور آسمان سے ایک طاقت ایسی دی جاوے گی جس سے وہ اس پر قائم رہ سکے گا۔ اپنی توبہ اور مامور کے ہاتھ پر توبہ کرنے میں یہی فرق ہے۔ (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۴۴)

بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو

یاد رکھو نری بیعت سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس رسم سے راضی نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقی بیعت کے مفہوم کو ادا نہ کرے اس وقت تک یہ بیعت بیعت نہیں نری رسم ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ یعنی تقویٰ اختیار کرو۔ قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو۔ اور اس پر تدبّر کرو۔ اور پھر عمل کرو کیونکہ سنّت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جاوے اور اس کے نواہی سے بچتے رہو۔ (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۴۰۴)

بیعت کی برکات اور تاثیرات کیلئے عاجزی وانکساری شرط ہے

یہ بیعت جو ہے اس کے معنی اصل میں اپنے تئیں بیچ دینا ہے۔ اس کی برکات اور تاثیرات اسی شرط سے وابستہ ہیں جیسے ایک تخم زمیں میں بویا جاتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے کہ گویا وہ کسان کے ہاتھ سے بویا گیا اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ اب وہ کیا ہوگا۔ لیکن اگر وہ تخم عمدہ ہوتا ہے اور اس میں نشوونما کی قوت موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے اور اس کسان کی سعی سے وہ اوپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے اسی طرح سے انسان بیعت کنندہ کو اوّل انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۷۳)

صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں

"واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو"

"جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے وہی ہے جو ان آفتوں کے دنوں میں میری روح اس کی شفاعت کرے گی۔ سواے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔

"ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا"۔

تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ ہو اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اُتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے۔ (کشتی نوح)

بقیہ صفحہ: (24)

سے متصف ہو کر ان اداروں سے فارغ التحصیل ہوتے ہیں اور بآسانی پہچانے جاسکتے ہیں (بحوالہ ایک ردخدا۔ صفحہ ۳۳۱-۳۳۰)

اگلی صدی کے اختتام تک دین اسلام تمام دنیا پر غالب آجائے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے تربیتی سیمینار منعقدہ ۹ جولائی ۹۹ بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ میں فرمایا کہ یہ سال کئی پہلوؤں سے احمدیت کی تاریخ میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ ایک بات یقینی ہے کہ ہم اتنی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں کہ سپیڈ بھی بڑھ رہی ہے اور ایکسلویشن بھی، اس طرح سے امید ہے کہ اگلی صدی کے اختتام تک انشاء اللہ تعالیٰ تمام دنیا پر اسلام غالب آجائے گا۔ فرمایا کہ ہم اس وقت خاک ہو چکے ہوں گے۔ مگر ہم یقین سے کہہ سکیں گے کہ ہماری خاک سے یہ کہکشاں پیدا ہوئی ہے حضور نے فرمایا کہ یہ میری خواب ہے۔ میں ان خوابوں میں رہتا ہوں میں جانتا ہوں کہ ہم ان خوابوں کو حقیقت کے روپ میں دیکھیں گے۔ پس یہ وہ تقدیر ہے جسے کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ (بحوالہ اخبار بدر ۹ ستمبر ۹۹)۔ آخر میں تبلیغ ہی کے سلسلہ میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اقتباس تحریر کر کے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

تبلیغ کا مقصد یہ ہے کہ جس کو تم مسلمان بناؤ وہ تم سے محبت کرنے لگے

حضور انور نے فرمایا دیکھو تبلیغ کا مقصد یہ نہیں کہ پھل حاصل کرو اور پھر اُن کو چھوڑتے چلے جاؤ تبلیغ کا مقصد یہ ہے کہ کسی شخص کو جب تم مسلمان بناتے ہو تو ایسا مسلمان بناؤ کہ وہ تم سے محبت کرنے لگے تمہارا عاشق ہو جائے اور اتنا گہرا رابطہ تم سے پیدا ہو جائے کہ کانہ ولی حمیم گویا وہ جاں نثار دوست بن گیا ہے۔ اس رنگ میں جب آپ نے غیروں کی تربیت کرنی ہے تو یاد رکھیں کہ جو آپ کا جاں نثار دوست ہے وہ آپ کے رنگ پکڑے گا۔ جیسے احمدی آپ ہیں ویسا ہی وہ بنے گا۔ اس لئے بہت ہی ضروری ہے کہ آپ کی محبت کے نتیجہ میں وہ نقصان نہ اُٹھا جائے آپ کی بدعادتیں اس میں منتقل نہ ہو جائیں آپ کی لغزش اس کی لغزشیں نہ بن جائیں آپ کی کمزوریاں اس کی کمزوریاں نہ ہو جائیں پس تبلیغ کا مضمون بہت گہرا مضمون ہے (خطبہ جمعہ ۹ جولائی ۱۹۹۲ء) اللہ تعالیٰ ہمیں حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین۔

سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ اور حیرت انگیز کامیابیاں

تائید الٰہی کے بعض ایمان افروز واقعات

سیرالیون مغربی افریقہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے جو کہ بحیر اوقیاس کے کنارے واقع ہے اس کی آبادی تقریباً پنتالیس لاکھ ہے قدرتی خوبصورتی کے لحاظ سے اس کا نمایاں پہلو۔ جنگلات۔ دریا اور ندی نالے اور قدرتی سبزہ سے لدے ہوئے پہاڑ ہیں۔

یہاں کی پیداوار زیادہ تر چاول۔ کساوہ۔ کوکو۔ کافی اور پھلوں میں ناریل۔ آم اور مالٹے مشہور ہیں قدرتی وسائل جو کہ آمدن کا بنیادی ذریعہ ہیں ان میں ڈائمنڈ۔ سونا اور دوسری دھاتیں شامل ہیں یہ ملک برطانیہ کے تحت رہا ہے اور ۱۹۶۲ء میں آزاد ہوا ۱۹۲۲ء میں مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب مرحوم نیر۔ مبلغ سلسلہ غانا جاتے ہوئے تھوڑا عرصہ یہاں ٹھہرے اور پیغام حق پہنچانا شروع کیا لیکن باقاعدہ پہلے مبلغ جو یہاں آئے وہ مولانا الحاج نذیر احمد صاحب علی مرحوم ہیں جو ۱۹۳۷ء میں شمال کے ضلع کامبیا کے ایک ٹاؤن روکوپور میں پہنچے تو ایک شخص مسٹر کمارا صاحب نے دیکھتے ہی سینے سے لگالیا کیونکہ مسٹر کمارا صاحب نے چار سال قبل آپ کو خواب میں دیکھا تھا اس طرح روکوپور میں احمدیت کا جو بیج مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم کے آنے سے پہلے ہی خواب کی بنا پر بویا گیا تھا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل' خلفاء کی دعاؤں اور مولانا موصوف اور بعد میں آنے والے مبلغین کرام کی انتھک محنت اور کوششوں سے آج ایک تناور درخت بن چکا ہے یعنی آج اس ملک میں جماعت احمدیہ کے ۱۰۰ پرائمری سکول اور ۲۰ ہائی سکول ہیں نیز ۴ کلینک بھی ہیں اس کے علاوہ ۱۷۲۸ جماعتیں ۲۲۶۱ مساجد اور ۲۲ مشن ہاؤس ہیں۔ اور سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵۵ جماعتیں ہیں اور اس ملک میں احمدیوں کی کل تعداد تقریباً ۵ لاکھ ہے۔

ریڈیو اور ٹی وی پر جماعتی پروگرام ہوتے ہیں اور اخبار میں مضمون بھی چھپتے رہتے ہیں۔

اسی طرح سکول۔ کالجز۔ یونیورسٹی اور ٹیچر ٹریننگ کالج میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی شفقت سے گزشتہ چند سالوں میں ۲۴۵ طلباء کو تعلیم مکمل ہونے تک وظائف دیئے گئے۔

لاکھوں کی تعداد میں نو احمدیوں کی تربیت کیلئے حضور انور کی ہدایات کی روشنی میں مختلف مقامات پر نو احمدیوں کے امام صاحبان کو ہفتہ عشرہ کے لئے بلاکر جماعت کا تعارف۔ جماعتی نظام اور اختلافی مسائل سکھلائے جاتے رہے تاکہ وہ احباب جماعت کو صحیح اسلامی راہوں پر چلاسکیں۔ الحمد للہ کہ اس کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا ہے۔

اب سیرالیون میں خدا تعالیٰ کے فضل سے پریس اور میٹل وغیرہ کے کام کیلئے ورکشاپ بھی موجود ہے۔ اس ملک کی لوکل زبانوں کریو۔ ٹمنی۔ مینڈھے اور فولا۔ میں اسلامی لٹریچر موجود ہے نیز مینڈھے زبان میں تو قرآن کریم بھی موجود ہے۔

جہاں کہیں بھی کوئی نمائش یا میلہ لگے وہاں احمدیہ بک سٹال لگایا جاتا ہے۔ تبلیغ کا عموماً طریقہ یہ ہے کہ جس چیفڈم میں تبلیغ کرنا مقصود ہو اس کے پیراماؤنٹ چیف سے رابطہ کرکے کام کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔ تربیت اور تبلیغ کا ایک ذریعہ جلسہ سالانہ ہے جو کہ ہر سال اس ملک کے دوسرے بڑے شہر بو میں منعقد کیا جاتا ہے۔ لیکن چند سالوں سے جنگ کی وجہ سے یہ جلسہ نہیں ہو رہا ہے۔

یہ جنگ اب اتنی شدت اختیار کرگئی تھی کہ باغی سارے ملک کو روندتے ہوئے آخر ۵ اور ۶ جنوری ۱۹۹۹ء کو فری ٹاؤن میں داخل ہوگئے اور مکانات جلائے ہزاروں افراد قتل ہوئے کئی افراد کے ہاتھ اور کئی افراد کی ۔ ٹانگیں کاٹیں لوگ بے گھر ہوکر مختلف جگہوں میں پناہ لینے لگے ان مشکل حالات میں بھی پیارے آقا کی شفقت اور دُعائیں سیرالیون کے ساتھ رہیں۔

سیرالیون سے محترم ارشاد احمد صاحب ملہی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے حلقہ میں "موئے وارف" ایریا (فری ٹاؤن) میں ایک جماعت قائم ہے۔ اس جماعت کے امام نے اپنے احباب جماعت کے ساتھ مسجد میں بیٹھ کر "سورۃ یٰس" اور سورۃ "الواقعہ" کی اکتالیس اکتالیس مرتبہ چالیس روز تک تلاوت کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کرے۔

اس جماعت کے امام پاعبداللہ ٹورے نے رمضان کے مہینے میں خواب دیکھا کہ وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ نماز کے بعد احمدی امام نے اسے گلے لگالیا ہے"۔

یہ خواب امام موصوف نے اپنی جماعت کے احباب کو بتایا چنانچہ انہوں نے فیصلہ کیا کہ عید الفطر کی نماز احمدیوں کے ساتھ ادا کریں گے۔ عید الفطر کی نماز کیلئے وہ ایک مقام پر پہنچے جہاں ان کے خیال میں احمدی نماز ادا کرتے تھے۔ وہاں پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ دوسری جگہ یعنی احمدیہ سیکنڈری سکول میں نماز عید ادا کرتے ہیں۔ اس وقت نماز عید انہوں نے اسی مقام پر غیر احمدی احباب کے ساتھ ادا کی۔ لیکن عید کے بعد نماز جمعہ کیلئے وہ احمدی مسجد گوری سٹریٹ میں پہنچے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد احباب جماعت سے تعارف ہوا۔ امیر صاحب کی خدمت میں ان کی طرف سے ایک خط پیش کیا گیا کہ ہم احمدیت قبول کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ امیر صاحب نے دو مبلغین مکرم عبدالمغنی صاحب زاہد اور مکرم شیخ محمد یونس صاحب کو ان کی مسجد میں تبلیغ کیلئے بھجوایا۔ اس طرح ان کی مسجد میں تبلیغ شروع ہوئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام افراد نے احمدیت کے نور سے منور ہونے کی سعادت پالی ہے اور بنی بنائی مسجد سمیت یہ جماعت بھی احمدیت کی آغوش میں آگئی ہے۔ الحمد للہ۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ امام Pa Abdulah Turay بڑا اچھا داعی الی اللہ بھی ثابت ہو رہا ہے۔ ایک مزید جماعت بھی اس کے تعاون سے احمدیت قبول کرچکی ہے۔ الحمد للہ۔

مکرم ارشاد ملہی صاحب لکھتے ہیں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں خاکسار مکالی چیفڈم کے ایک گاؤں ملینکے نامی میں پہنچا۔ رات کو تمام اہل گاؤں کو جمع کرکے پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔

یوں تو ہر جگہ ہی امام کو بڑی عزت دی جاتی ہے۔ خاص طور پر سیرالیون میں امام کو بہت ہی عزت دیتے ہیں اور امام کی مرضی کے خلاف دینی امور سے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کرتے۔ اس گاؤں میں پیغام حق پہنچانے کے بعد لوگوں کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ لوگوں نے سوال و جواب کی محفل میں بڑی دلچسپی لی اور کہا کہ احمدیت قبول کرنے سے متعلق صبح نماز فجر کے بعد اپنے فیصلہ سے آگاہ کریں گے۔ سوال و جواب کی محفل کے دوران یہ بات لوگوں کے رویہ سے واضح طور پر عیاں تھی کہ عوام الناس احمدیت قبول کرنے کیلئے تیار ہیں۔ مجلس سوال و جواب کے بعد پتہ چلا کہ اہل گاؤں تو احمدیت قبول کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن چونکہ امام احمدیت قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہے اس لئے وہ دوسرے لوگوں کیلئے بھی روک بنا بیٹھا ہے۔

یہ سن کر خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے عاجزانہ دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا۔

صبح نماز فجر کے بعد جب دوبارہ مجلس لگی تو امام نے احمدیت نہ قبول کرنے کا فیصلہ سنایا۔ یہ سن کر پوری مجلس میں خاموشی چھاگئی۔ آخر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد تمام اہل گاؤں نے کہا کہ یہ تو امام کا فیصلہ ہے لیکن ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ احمدیت سچی ہے اور ہم سب احمدیت قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام اہلِ گاؤں نے بیعت کرلی۔ الحمد للہ۔

جب دوسری بار اس گاؤں کے دورہ پر گئے تو امام نے کہا میں بھی بیعت کیلئے تیار ہوں۔ میری بھی بیعت لے لیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ گاؤں بھی امام سمیت احمدی گاؤں کی فہرست میں شامل ہوگیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

انی مهین من اراد اهانتک

محترم نسیم تبسم صاحب تحریر کرتے ہیں یہ واقعہ دسمبر 1994 کا ہے۔ "بینڈے بو" سے 6 میل مغرب کی جانب ایک گاؤں لوہنڈی میں ایک نوجوان مسٹر عیسیٰ جالو جو کہ عربی اور انگلش دونوں زبانیں جانتے ہیں۔ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب و دیگر لٹریچر پڑھ کر احمدیت قبول کی۔ جبکہ اس کا والد جو کہ پاالحاجی ہے اور پورے علاقہ میں معزز کہلاتا ہے جماعت کے سخت مخالفین میں سے ہے اس نے پہلے اپنے اس احمدی ہونے والے بیٹے کو پیار سے سمجھایا کہ احمدیت کا تعلق اسلام سے ذرہ بھر بھی نہیں بلکہ یہ عیسائیوں کی ایک شاخ ہے اور تمہیں علم ہے کہ میں تو پہلے ہی ان لوگوں کا اس علاقہ میں آنا پسند نہیں کرتا بلکہ پیراماؤنٹ چیف کی مدد سے ہماری کوشش ہے کہ یہ جماعت جلد اس علاقہ کو خالی کردے۔ مگر بیٹا تو احمدیت کے رنگ میں مستقل رنگین ہوچکا تھا لہٰذا انہوں نے باپ سے کہا کہ میں تو اب اس علاقہ میں اس سچی جماعت کو بڑھانے کی فکر میں ہوں اور سب سے پہلے آپ کو بھی یہ پیغام دیتا ہوں کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوچکا ہے چند نیک فطرت لوگ جن تک اس سے قبل احمدیت کا پیغام پہنچ چکا تھا مگر وہ اس پاالحاجی کے زیر اثر تھے اس کے ڈر سے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر رہے تھے۔ مگر جب خود پاالحاجی صاحب کا بیٹا احمدی ہوگیا تو انہوں نے باہم مشورہ سے وہاں میٹنگ بلانے کا فیصلہ کیا۔ مگر اُس پاالحاجی نے سخت مخالفت کی تو انہوں نے سیکشن چیف کی مدد سے میٹنگ بلائی جس میں "بینڈے بو" سے صدر جماعت جنرل سیکرٹری۔ صدر لجنہ دو بزرگ احمدی حضرات کے علاوہ عاجز بھی شامل تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے میٹنگ بڑی کامیاب ہوئی۔ سیکشن چیف جو اس سے قبل مسلمان تھا پھر عیسائی ہوا آج اُس نے نہ صرف مسلمان ہوا بلکہ احمدی مسلمان ہونے کا اعلان کردیا۔

پاالحاجی جالو نے اپنی مسجد میں میٹنگ بلائی اور اپنے بیٹے کو احمدی ہونے کی وجہ سے اپنی جائیداد سے عاق کردینے کا اعلان کردیا۔ بلکہ اسی وقت گھر سے باہر نکال دیا وہ اپنی بیوی اور دو چھوٹے بچوں کے ساتھ سیکشن چیف کے گھر چلا گیا۔ اس واقعہ کی اطلاع ملنے پر خاکسار "بینڈے بو" سے چند احمدی دوستوں کے ہمراہ وہاں پہنچا اس کو حوصلہ دیا اس نے کہا کہ میرا ایمان مزید مضبوط ہوا ہے اور انشاء اللہ مزید مضبوط ہوگا۔

اس واقعہ کو بمشکل ایک ہفتہ ہی گذرا ہوگا کہ بقول مقامی لوگوں کے وہاں چند حکومت کے باغی دیکھے گئے جو کہ اس پاالحاجی کے گھر پر ٹھہرے ہیں یہ اطلاع پیر اماؤنٹ چیف تک پہنچی تو اس نے پاالحاجی کو بلوایا اُس نے جانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میرے پاس نہیں بلکہ میرے اس بیٹے عیسیٰ جالو کے پاس آئے تھے سیکشن چیف نے کہا کہ اس کو تو تم نے ہفتہ سے گھر سے باہر نکال دیا اور وہ میرے پاس ہے اس لئے تمہاری یہ بات جھوٹی ہے۔ اس لئے تم چلو پیر اماؤنٹ چیف کے پاس وہ یہ سنکر جنگل میں بھاگ گیا۔ اُس کے فرار کی خبر پیر اماؤنٹ چیف کو پہنچی تو اس نے پاالحاجی جو کہ صرف ایک ہفتہ پہلے بہت معزز گردانا جاتا تھا اب وہ اشتہاری ملزم بن گیا۔ چار دن جنگل میں رہنے کے بعد چیفڈم پولیس کے ہاتھوں ذلیل ہو کر چیف کی کورٹ میں پہنچا دیا گیا۔ جس نے جاتے ہی اس کو کال کوٹھڑی میں ڈال دیا۔ گھر سے اُس کے سب بچے اور بیویاں بھاگ گئے کوئی اس کی مدد کو نہ پہنچا۔

مکرم و محترم فضل احمد صاحب شاہد بیان کرتے ہیں کہ گزشتہ سال ۱۳ جولائی کو خاکسار اپنے سرکٹ مشنری کے ہمراہ یونی بانا چیفڈم کے ایک گاؤں سمبویا میں دعوت الی اللہ کی خاطر گیا۔ پیغام حق دیا۔ لوگ احمدیت قبول کرنے کیلئے تیار تھے کہ ایک معاند احمدیت جس کو اپنی عربی دانی پر بہت ناز تھا وہ سامنے آیا اور سب لوگوں کو قبول احمدیت سے روک دیا۔ اس بات کا بہت دُکھ ہوا کہ اس ایک شخص کی وجہ سے سارے گاؤں کے لوگ قبول حق سے محروم رہے۔ خیر رات اُسی گاؤں میں گذاری۔ جس کمرے میں ہم سوئے اس میں بیڈ کے سرہانے کی طرف لکھا ہوا تھا۔ Let my enemy live long. See what I will be in future. اگلے روز دوسرے گاؤں جانا تھا۔ روانگی سے قبل معاند احمدیت پھر ہماری طرف آنکلا۔ اور ہمارے سرکٹ مشنری سے بحث شروع کر دی۔ باتوں باتوں میں یہ بھی بتایا کہ جس گاؤں آپ جانے والے ہیں وہاں بھی میں نے پیغام بھیج دیا ہے اسلئے وہاں بھی کوئی احمدیت قبول نہیں کرے گا۔ میں تو اس کے گذشتہ روز والے رویہ اور تازہ بحث و تکرار سے تنگ آیا ہوا تھا۔ جب اُس نے یہ کہا کہ اس نئے گاؤں سے بھی کوئی شخص احمدیت قبول نہ کرے گا۔ تو مجھ سے برداشت نہ ہو سکا۔ میں نے اُسے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ:۔ ”اگر تم اور تمہارے یہ دو گاؤں احمدیت میں شامل نہیں ہوں گے تو اس سے احمدیت کا ہرگز کوئی نقصان نہ ہوگا۔ نقصان ہوگا تو تمہارا ہوگا کیونکہ تم قبول حق سے محروم رہوگے۔ لیکن جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے۔ احمدیت کو خدا تعالیٰ تمہارے بدلہ میں بے شمار دیہات عطا کر دے گا“۔

پیارے مولا کا لاکھ لاکھ احسان کہ اُس نے مسیح محمدیؐ کے اس عاجز غلام و خادم کے منہ سے نکلی ہوئی بات کی لاج رکھ لی۔ ابھی تین دن بھی نہ گذرے تھے کہ ایک گاؤں سے ایک نوجوان ہمارے پاس آیا او کہنے لگا کہ میں تین دیہات کا نمائندہ بن کر آپ کے پاس آیا ہوں اور یہ پیغام لایا ہوں کہ یہ تینوں دیہات احمدیت قبول کرنے کیلئے تیار ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک اور پھر اسی پر بس نہ ہوئی یہی تین دیہات ایک نئی چیفڈم RIBBI میں داخل ہونے کا ذریعہ بن گئے اور اب مارچ 94 تک یعنی 8 ماہ میں خدا تعالیٰ نے مزید 24 دیہات احمدیت کی آغوش میں لا ڈالے ہیں الحمد للہ۔

دوسرا واقعہ: محترم فضل احمد صاحب شاہد ہی بیان کرتے ہیں کہ 30-31 جنوری 94 کی درمیانی شب اچانک کچھ لوگوں کے رونے کی آوازیں سنائی دیں۔ میں نے پتہ کروایا تو پتہ چلا کہ ایک بچی جو بیمار تھی اس کی حالت خطرناک ہے اور وہ آخری مراحل میں ہے۔ مما لکی گاؤں میں تو ڈسپنسری بھی نہیں تا دوالی جاسکتی۔ میرے پاس چند ادویہ تھیں۔ چنانچہ بچی کی حالت دیکھ کر پہلے تو اُسے سادہ پانی پلایا۔ بعد ازاں اُسے اپنی سمجھ کے مطابق دوا دی۔ چند منٹ میں ہی بچی سو گئی۔ میں نے سب لوگوں سے کہا کہ آؤ اللہ تعالیٰ کے حضور شفاء کیلئے دُعا کریں۔ دُعا کی گئی اور جب اگلے روز بچی بیدار ہوئی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے صحتیاب ہو چکی تھی۔

مکرم ارشاد احمد صاحب ملہی مبلغ سلسلہ بیان کرتے ہیں کہ: ایک دفعہ جب ناچیز اپنے سرکٹ مشنری کے ہمراہ Binty Lol گاؤں کے قریب پہنچا تو گاؤں میں داخل ہونے سے قبل قرآنی الفاظ میں کامیابی کیلئے خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کی کہ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا چنانچہ گاؤں میں داخل ہوئے لوگوں کو بتایا کہ ہم احمدی مبلغ ہیں اور آپ کے لئے بہت مفید پیغام لائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم حزب اللہ کے ممبر ہیں اسلئے ”حزب اللہ“ کو چھوڑ کر احمدیت قبول نہیں کریں گے۔ ہم نے کہا کہ احمدیت قبول کریں یا نہ کریں یہ آپ کی مرضی ہے لیکن ہماری بات تو سن لیں۔ چنانچہ اُن میں سے ایک شخص نے کہا کہ بات سننے میں کیا حرج ہے۔ چنانچہ سب ہماری بات سننے کیلئے تیار ہو گئے۔ ہم نے تفصیل سے پیغام حق پہنچایا۔ پیغام سننے کے بعد انہوں نے مختلف سوالات کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ چنانچہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے کہا ہم احمدیت کو جھوٹا نہیں کہتے لیکن ”حزب اللہ“ نہیں چھوڑیں گے۔ کیونکہ ”حزب اللہ“ والے بھی تو مسلمان ہیں اور نبی اکرم ﷺ کو مانتے ہیں۔

اس پر خاکسار نے ایک مثال کے ذریعہ انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ اگر ایک شخص کے بیس بچے ہوں اور وہ اپنے تمام بچوں کو دس نصائح کرے۔ اب تمام بچوں میں سے کوئی بچہ ایک نصیحت پر عمل پیرا ہو۔ کوئی دو پر کوئی تین پر کوئی پانچ پر وغیرہ تمام بچوں میں سے صرف ایک بچہ باپ کی تمام نصائح پر عمل پیرا ہو تو باپ کس کو زیادہ پیار کرے گا تمام لوگوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ اُس بچہ کو جو تمام نصائح پر عمل کرتا ہے۔ اس پر ناچیز نے انہیں کہا کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرما چکے ہیں کہ آخری زمانہ میں میرے ۷۳ روحانی بچے ہوں گے ان تمام میں سے صرف ایک بچہ میری تمام نصائح پر عمل پیرا ہوگا۔ اور وہ بچہ احمدیت ہے۔ اب آپ کی مرضی ہے کہ آپ حضور اکرم ﷺ کے عزیز ترین بچہ کے ساتھ شامل ہوں یا آپؐ کے کمتر عزیز بچہ ”حزب اللہ“ کے ساتھ رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اس مثال کے ذریعہ بفضل اللہ تعالیٰ ان کے سینے روشن ہو گئے اور تمام اہلِ گاؤں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مکرم عبد الرشید صاحب طاہر مبلغ سلسلہ فریٹاؤن بیان کرتے ہیں کہ لوکو مساما چیفڈم کے ائمہ کے ریفریشر کورس کے دوران ایک غیر احمدی امام نے اپنا خواب بیان کیا کہ:۔

”میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے شہد اُتر رہا ہے اور وہ ریفریشر کورس کلاس میں رکھی گئی میز پر گر رہا ہے۔ ہم تمام امام انگلیوں کے ساتھ اُس شہد کو کھا رہے ہیں شہد بہت میٹھا اور لذیذ ہے۔ اسی کے ساتھ آنکھ کھل جاتی ہے“ یہ خواب بیان کرنے کے بعد اُس نے ائمہ کے سامنے کہا کہ شہد سے مراد احمدیت کی تعلیم ہے جو حقیقتاً اسلامی تعلیم ہے۔ اور اس خواب کے ذریعہ مجھے بتایا گیا ہے کہ جس طرح شہد سے شفاء ملتی ہے۔ اسی طرح روحانی شفاء احمدیت میں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس خواب کے نتیجہ میں یہ امام احمدیت قبول کر چکے ہیں نیز اسی گاؤں کے (جس میں ۶ مساجد ہیں) نائب چیف امام ۳۰ سے زائد افراد کے ساتھ احمدیت قبول کر چکے ہیں اور اب بطور معلم خدمت سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

یہ واقعہ بھی محترم عبد الرشید صاحب طاہر مبلغ سلسلہ فریٹاؤن ہی بیان کرتے ہیں نومبر ۹۳ میں مکرم و محترم امیر صاحب کے ساتھ ”سیھے ہوں“ کی ریجنل کانفرنس میں شمولیت کی خاطر ”سیھے ہوں“ گیا کانفرنس کے دوران ایک احمدی دوست مسٹر بمبانے مندرجہ ذیل ایمان افروز واقعہ بیان کیا وہ کہتے ہیں کانفرنس سے چند روز قبل میں نے ریجنل مشنری میاما مکرم سعید الرحمٰن صاحب کی تحریک پر یہ عہد کیا کہ جہاں دوسرے احمدی کانفرنس کے مہمانوں کیلئے مختلف اشیاء پیش کریں گے میں اپنی طرف سے ایک ہرن پیش کروں گا کانفرنس سے تین دن پہلے بندوق لیکر رات کے وقت جنگل میں شکار کیلئے نکل گیا۔ ساری رات شکار کی گھات میں بیٹھا رہا لیکن شکار نہ ملا۔ دوسری رات گیا تو پھر شکار نہ ملا۔ تیسری اور آخری رات گیا۔ فجر کی اذان تک شکار کی تلاش میں رہا لیکن شکار نہ ملا۔ سخت پریشانی ہوئی کیونکہ اب شکار کا ملنا بظاہر ممکن نہ تھا اور اسی روز کانفرنس بھی شروع ہونے والی تھی۔

چنانچہ میں نے بڑے دُکھ بھرے دل کے ساتھ دُعا کی کہ اے خدا اگر احمدیت سچی ہے تو مجھے شکار مل جائے۔ دُعا کے بعد خاکسار بندوق اُٹھا کر واپس گھر کی طرف ابھی چند قدم چلا تھا کہ جنگل میں کسی جانور کے چلنے کی سرسراہٹ محسوس ہوئی پلٹ کر دیکھا تو ہرن سامنے پایا میں نے فوراً فائر کر دیا گولی اس کی ٹانگ پر لگی۔ میرا خیال تھا کہ پیچھے کی طرف بھاگے گا اور ہاتھ سے جاتا رہے گا لیکن وہ تو میرے قریب آکر گر گیا اور میں نے ذبح کر ڈالا۔ الحمد للہ۔

حفاظت خاص کے ایمان افروز واقعات

مکرم عبد الکریم صاحب بنگورا لوکل معلم کو باغیوں نے ۶ جنوری کو پکڑ لیا اور سامان اٹھوا کر پیدل ”مشاکالے“ گئے جو ”فری ٹاؤن“ سے ۴۰ میل ہے۔ وہاں جا کر باغیوں نے کہا کہ لائن بنالو تمہیں اجرت ادا کرنا ہے۔ اور پہلے چالیس افراد کو کہا کہ تم آجاؤ۔ ان سب کو تھوڑی دور لے گئے اور گولیاں مار کر قتل کر دیا۔ ہمارے معلم صاحب کا نمبر ۴۲ تھا۔ سب لوگ ڈر گئے کہ اب ہماری باری ہے۔ باغیوں کے لیڈر نے کہا کہ تم میں سے کون ہے جو کل ہمیں جمعہ پڑھائے۔ ہمارے معلم صاحب جن کا نمبر ۴۱ تھا انہوں نے کہا کہ میں احمدیہ جماعت کا مبلغ ہوں میں جمعہ پڑھاؤں گا۔ اس پر ان کو اور دوسرے سب لوگوں کو چھوڑ دیا۔ دوسرے دن ہمارے معلم صاحب نے خطبہ جمعہ امن اور بھائی چارے کا دیا۔ جس پر باغیوں کے سردار نے خوش ہو کر معلم صاحب کو ۲۰ ہزار لیون دئے ہمارے معلم صاحب ایک دو دن بعد موقع پا کر باغیوں کے چنگل سے نکل کر بھاگ آئے اور ۹ دن پیدل چلنے کے بعد واپس ”فری ٹاؤن“ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی۔

NGALA (جالا) یونیورسٹی کے احمدی طالب علم مکرم محمود کو کا صاحب نے بتایا ہے کہ ہمیں بھی باغیوں نے پکڑ لیا تھا۔ بعض دوسرے سویلین کے ساتھ ایک قطار میں کھڑا کر دیا اور باری باری ہاتھ کاٹنے شروع کر دئے۔ ہر آدمی سے پوچھتے جاتے تھے کہ کہاں سے ہاتھ کٹوانا ہے۔ آدمی بیچارہ جس جگہ سے کہتا وہاں سے اس کا ہاتھ کاٹ دیتے۔ ۸ آدمیوں کے ہاتھ کاٹ دئے۔ میرا نمبر ۹ تھا۔ باغیوں کے ساتھی نے آواز دی کہ کمانڈر کہہ رہا ہے کہ ہاتھ مت کاٹو۔ تمہیں ہاتھ کاٹنے کا کس نے کہا ہے۔ کمانڈر کے حکم پر ان کے ہاتھ نہ کاٹے گئے اور ہمارے احمدی طالب علم کو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص حفاظت میں رکھتے ہوئے بچالیا۔

ہمارے ایک لوکل معلم مکرم الفاکر دما صاحب:

"مشاکا" میں مبلغ ہیں پورا ٹاؤن جلا دیا گیا صرف احمدی پرائمری سکول موجود ہے جس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ہمارے یہ مبلغ ٹاؤن پر حملہ کی وجہ سے ٹاؤن سے چلے گئے پچھلے ماہ خاکسار کو ملنے آئے تو انہوں نے بتایا کہ زندگی کا کوئی امکان نہ تھا اللہ تعالیٰ نے صرف احمدیت کے صدقے حفاظت فرمائی ہے۔ باغیوں سے بچ نکلے تو سی ڈی ایف حکومت کی لوکل فورس نے پکڑ لیا کہ تم باغی ہو۔ میں نے بتایا کہ احمدیہ جماعت کا مبلغ ہوں۔ انہوں نے ثبوت مانگا جو نہیں تھا اس پر مجھے دھمکی دی کہ وہ مجھے مار دیں گے۔ اپنے تھیلے میں دیکھا تو جماعت احمدیہ کی رسید بک تھی۔ میں نے کہا کہ صرف رسید بک ثبوت کے طور پر ہے وہ پیش کر سکتا ہوں۔ جس پر انہوں نے ہمارے معلم مکرم الفا کروما صاحب کو چھوڑ دیا انہوں نے بتایا کہ تھوڑے حالات ٹھیک ہوئے تو عیسائیوں نے گاؤں گاؤں جاکر لوگوں سے ہمدردی شروع کی کہ دیکھو صرف عیسائی مذہب تمہارے پاس آیا ہے اور کوئی آپ کو پوچھنے نہیں آتا۔ یہ خبر ہمارے معلم صاحب کو ملی تو انہوں نے ان دیہاتوں کا پیدل دورہ شروع کیا اور بتایا کہ میں احمدیہ مسلم جماعت کا نمائندہ ہوں آپ کا حال اور خیریت پوچھنے آیا ہوں۔ مسلمان بہت خوش ہوئے کہ عیسائی تو کہہ کر گئے تھے کہ مسلمانوں میں سے کوئی پوچھنے نہیں آتا۔ اس سفر کے دوران کافی بیمار ہو گئے "فری ٹاؤن" میں ان کا علاج کروایا گیا۔ ٹھیک ہونے پر خود اپنی مرضی سے یہ کہہ کر اپنے سنٹر پر واپس چلے گئے ہیں کہ اب امن ہے اس لئے واپس اپنے سنٹر جا رہا ہوں

فری ٹاؤن کی ایک جماعت Kissy up Hill کے صدر پا ابو باغیوں کے نرغے میں آگئے باغیوں نے ان کا ہاتھ کاٹنے کی کوشش میں ۱۰ وار کئے لیکن کامیاب نہ ہوئے تو ان کو چھوڑ دیا۔ ہاتھ کافی زخمی ہوا اور اب خدا کے فضل سے خیریت سے ہیں اور جماعتی کاموں میں مصروف ہیں۔

ہمارے سنٹرل مبلغ مکرم ہارون جالو صاحب "مکینی" میں تعینات ہیں۔ دسمبر ۹۸ میں باغیوں نے مکینی پر حملہ کیا دوسرے لوگوں کے ساتھ یہ بھی مع فیملی مکینی سے چلے گئے۔ اور ۲۰ میل ایک گاؤں میں پناہ لے لی دو ماہ وہاں رہے۔ مکینی مشن کے لوٹ لئے جانے پر اکیلے واپس مکینی آئے مشن ہاؤس لوٹا جا چکا تھا۔ اس دوران باغیوں نے مضافات پر حملے شروع کئے اور جس گاؤں میں بچوں کو چھوڑ کر آئے تھے باغیوں نے حملہ کیا اور سب کچھ لوٹ لیا گیا۔ صرف بدن کے کپڑے بچے سارا کچھ لٹ جانے پر انہوں نے واپس مکینی مشن ہاؤس جانے کا فیصلہ کیا اور مع فیملی واپس مکینی چلے گئے اور عرصہ ۵ ماہ سے مکینی میں مقیم ہیں جبکہ پورا شہر باغیوں کے قبضہ میں ہے۔ مشکل سے ایک وقت کا کھانا ملتا ہے نمازیں جمعہ پڑھا رہے ہیں۔ بلند حوصلے کے ساتھ گذارا کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کے ریجن کے ۳ معلمین بھی ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں۔

ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے تمام ملک میں احمدی مساجد کی خاص حفاظت فرمائی ہے۔ اور ۹۰ فیصد سے زائد مساجد محفوظ رہی ہیں۔ کچھ مساجد کو نقصان پہنچا ہے لیکن کسی مسجد کے جلانے یا مسمار کرنے کی اطلاع نہیں ملی۔ مجموعی طور پر خدا تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا ہے جو اس کا خاص فضل اور احسان ہے الحمد للہ علی ذالک۔

سر کردہ اہم شخصیات جن کو قرآن مجید تحفۃً دیا گیا

وزیر داخلہ:۔ سیرالیون کے وزیر داخلہ Dr. K.Salia Bao کی خدمت میں مینڈے ترجمہ پیش کیا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ وزیر موصوف احمدیہ مسلم سکول "بو" کے تعلیم یافتہ ہیں۔ قرآن کریم کا تحفہ وصول کر کے بہت خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔

مجسٹریٹ جنوبی صوبہ:۔ سیرالیون کے جنوبی صوبہ کے مجسٹریٹ اور مشہور وکیل Mr. Gabriel Ajen Samba Baion کو بھی قرآن کریم مینڈے کا ترجمہ پیش کیا گیا۔

سینئر ڈپٹی رجسٹرار WAEC

Waec کے سینئر ڈپٹی رجسٹرار Mr. Alieu S. Deen کو بھی قرآن کریم کا نسخہ بطور تحفہ پیش کیا گیا۔

تبصرہ:۔ جناب وزیر داخلہ موصوف نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ واقعی جماعت احمدیہ علمی میدان میں دوسروں پر سبقت رکھتی ہے۔

داعین الی اللہ اور نصرت الٰہی

سیرالیون میں خدا کے فضل سے مبلغین لوکل معلمین اور داعیان الی اللہ پورے جوش و خروش سے دعوت الی اللہ میں مصروف ہیں۔ اور بعض علاقوں میں رسک لیکر بھی جا رہے ہیں۔ سیرالیون میں لوگ باغیوں کے مظالم کی وجہ سے اسقدر خوفزدہ ہیں کہ بعض اوقات جب کسی گاؤں میں ہمارے لوکل معلمین پہنچے تو انہوں نے بات سننے اور ٹھہرانے سے انکار کر دیا۔ اور بسا اوقات وہ دیہات چھوڑ کر بھاگنے پر تیار ہو گئے۔

یہاں لوکل معلم حسن بلا لکھتے ہیں کہ:۔

خاکسار Hasan Gbla اور معلم ابو بکر لنگی ایئرپورٹ کے علاقہ میں تبلیغ کیلئے گئے۔ پہلے گاؤں میں پہنچے تو لوگوں نے انہیں دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا اور تعارف کے بعد کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ سال سے احمدیت میں شامل ہو چکے ہیں۔ آپ رات یہیں قیام کریں اور جماعت کے بارہ میں ہمیں مزید کچھ بتائیں۔

اگلے دن ہم تیسرے گاؤں پہنچے۔ اپنا تعارف کروایا۔ اور اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ مگر انہیں Rebels باغیوں کا ہی خدشہ رہا۔ انہوں نے بہانہ بنایا کہ گاؤں کا امام یہاں نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ اب نماز مغرب کا وقت ہو رہا ہے۔ ہم مسجد میں امام کا انتظار کر لیتے ہیں۔ اسی دوران ہمیں محسوس ہوا کہ گاؤں میں ہل چل سی ہے۔ اور نماز کا وقت ہو رہا تھا کوئی بھی مسجد کی طرف نہیں آ رہا تھا۔

چنانچہ آدھ گھنٹہ بعد اچانک تین چار فوجی گنوں سمیت مسجد میں آگھسے اور ہمیں کہا Hands up تم ہماری حراست میں ہو۔ چلو ہمارے ساتھ۔ ہمارے پیچھے گنیں تانے ہوئے اپنے ہیڈ کوارٹرز لے جا رہے تھے۔ چونکہ یہ گنی کے فوجی تھے اور فرنچ اور عربی کے سواء کچھ نہ سمجھ رہے تھے۔ آدھ پون میل اندھیرے میں چلنے کے بعد ہم ان کے فوجی ہیڈ کوارٹرز میں پہنچے۔ ان کے افسر کمانڈنگ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ اس نے جواباً وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔

ہمارے چہروں کی طرف دیکھ کر اپنے فوجیوں سے مخاطب ہو کر کہا یہ چہرے Rebels کے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

اس طرح ہم پر حقیقت کھلی کہ گاؤں والوں نے فوجیوں کو ہمارے بارہ میں رپورٹ کی ہے۔ کہ یہاں Rebels آئے ہیں۔

بہر حال اس رحم دل کمانڈر نے کہا کہ:۔

"آج رات تم ہمارے مہمان ہو تم نمازوں میں ہماری امامت کرو" اور نہایت لذیذ کھانا بھی ہمیں پیش کیا۔ انہوں نے ہمارے کاغذات چیک کئے اور رات دیر تک ہم ان کو احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہے۔

الحمد للہ خدا کے فضل سے اس فوجی کمانڈر سمیت وہاں 32 بیعتیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

رائس ریسرچ سٹیشن "روکوپر" کے ڈائریکٹر کے ساتھ احمدیہ جماعت روکوپر کے وفد نے ملاقات کی۔ موصوف عیسائی ہیں۔ انہیں اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا اور جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ انہوں نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا "اگر میں نے اسلام قبول کیا تو جس جماعت میں میں شامل ہوں گا وہ جماعت احمدیہ ہو گی"۔

اسی طرح امریکہ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر جسونت جنڈیا صاحب رائس ریسرچ کے سلسلہ میں "روکوپر" تشریف لائے۔ اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا "جماعت احمدیہ تعلیمی میدان میں دور دراز علاقوں میں جو خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ حیرت انگیز ہیں"۔

ہمارے مبلغ مکرم عبدالرشید صاحب طاہر نے سابق وزیر خارجہ سیرالیون مکرم محمد لامین کمارا جو اب ایمبسڈر کے طور پر چین جانے والے ہیں سے ملاقات کی اور (A Man of God) کتاب تحفۃً پیش کی۔ موصوف نے یہ تحفہ بڑی خوشی کے ساتھ قبول کیا اور شکریہ کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ اس کتاب کو ضرور پڑھیں گے۔ دورانِ گفتگو جماعت احمدیہ سے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔

جماعت احمدیہ نے مذہبی طبی اور تعلیمی میدان میں جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ نہایت قابلِ قدر ہیں۔ میں احمدیہ پرائمری سکول روکوپر کا پڑھا ہوا ہوں اور آج جس مقام پر فائز ہوں وہ جماعت احمدیہ کا مرہون منت ہے۔

عالمی بیعت

عالمی بیعت کا نظارہ تو دیکھ!	آنے والے دور کا تارہ تو دیکھ!
اب نہ تڑپے گی کبھی انسانیت	درد "زیدؔ و بکرؔ" کا چارہ تو دیکھ!
بن رہے "تازہ زمین و آسماں"	اِک نئی دنیا کا نظارہ تو دیکھ!
سوئے منزل چل پڑے با ذوق و شوق	صد ہزاراں دشت آوارہ تو دیکھ!
منزلِ حق پر ہیں اُترے کارواں	دیکھ تو! مہدیؑ کا دوارہ تو دیکھ!
ہے وہی تہذیب تازہ روپ میں	یہ تمدن خیز گہوارہ تو دیکھ!
تیزرو ہے آج سیل "البلاغ"	ٹوٹتا صدیوں کا پشتارہ تو دیکھ!
اسود و احمر ہیں یکساں فیض یاب	آبِ روحانی کا بٹوارہ تو دیکھ!
دھل رہے ہیں آج اشکوں سے گنہ	سادہ و دلکش یہ کفارہ تو دیکھ!
ہے برستی آنکھ ساون کی طرح	دل تڑپتا صورتِ پارہ تو دیکھ!
سن ذرا مرغانِ حق کے چہچہے	دید کے قابل یہ نظارہ تو دیکھ!
ہے اگر تابِ نظر طاہر کو تک !	دیکھ! مہدیؑ کا جگر پارہ تو دیکھ!
ضامن امن و سکونِ جاوداں	عالمِ نو کا ذرا تارہ تو دیکھ!
عشق کی قوت سے اُڑتا جا رہا	احمدیت کا یہ طیارہ تو دیکھ!

عبدالسلام اسلام

کیرلہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور عظیم الشان ترقیات

...مکرم مولانا محمد عمر صاحب انچارج احمدیہ مسلم جماعت صوبہ کیرلہ

خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے جب سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعوت الی اللہ کی تحریک شروع فرمائی ہے عالمگیر طور پر دنیائے احمدیت میں ایک عظیم الشان بیداری اور ہلچل پیدا ہو رہی ہے۔ اور ہر طرف یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ نظر آرہا ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"یہ وہ دوسرا دور ہے جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ داخل ہو چکی ہے۔ اگرچہ اس عرصہ میں کبھی بھی جماعت احمدیہ پر برکتوں کے دروازے بند نہیں ہوئے بلکہ جس تیزی کے ساتھ برکتوں کے نئے نئے ابواب کھل رہے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر برکتوں کے نزول کے لئے ہر روز نئے دروازے کھولے جارہے ہیں۔ اور ڈھیروں برکتیں پھینکی جارہی ہیں۔ یہ وہ دور ہے جس میں بعض دفعہ یوں لگتا ہے کہ برکتیں سنبھالی نہیں جائینگی وہ لوگ جو باغوں کا **تجربہ رکھتے** ہیں۔ اُن کو پتہ ہے۔ ایک زمانہ ہوتا ہے کہ انتظار ہوتا ہے اور کبھی کھٹا پھل بھی ہاتھ آجائے تو انسان اس کو دیکھ کر چکھ کر لطف اُٹھاتا ہے اور انتظار کرتا ہے کہ ٹپکا لگے اور کبھی کوئی پکا ہوا پھل بھی میسّر آجائے۔ پھر وہ دَور آتا ہے کہ پھل پکنے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر اِس طرح پکتے ہیں کہ زمینداروں سے سنبھالے نہیں جاتے باغبانوں سے بھی سنبھالے نہیں جاتے۔ اور جو پہلے ایک ایک پھل کی حفاظت کررہا ہوتا تھا وہ زمیندار بعض دفعہ دعوتِ عام دیتا ہے کہ آؤ اور جو توڑ سکتا ہے توڑے اور کھائے۔ تو خدا کی برکتیں اِس طرح نازل ہوا کرتی ہیں۔ اور مَیں یہ سمجھ رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ احمدیت کیلئے وہ زمانہ سامنے آکھڑا ہوا ہے۔ اب آسمان سے اِس تیزی کے ساتھ پھل گرینگے کہ ان کے سنبھالنے کی فکر کریں اب فصلیں کاشت کرنے سے زیادہ فصلیں سنبھالنے کا وقت آیا کھڑا ہے۔ کیونکہ پھل پک **چکے** ہیں۔ اور انشاء اللہ ساری دنیا ان برکتوں کی گواہ ہوگی۔" (خطبہ فرمودہ ۱۱ر مارچ ۹۳ء)

گویا کہ یہ خلیفہ وقت کی ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی جو آج پوری ہوتے ہوئے ہم دیکھ رہے ہیں۔ خدا کے فضل وکرم سے ۱۹۹۳ء کو جبکہ آپ نے عالمی بیعت کا سلسلہ شروع فرمایا اس وقت سے لے کر اگست ۹۹ء تک ۲،۱۹۰۵۹۰۹ یعنی دو کروڑ بیس لاکھ کے لگ بھگ بیعتیں ہوئی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۵ جولائی ۹۷ء کے ایک خطبہ جمعہ میں یہ بشارت دی تھی کہ انشاء اللہ اگلے دو سال میں خدا اپنے فضل سے ایسے حیرت انگیز نظارے دکھائے گا جن کا ہم تصور بھی نہیں کرسکتے۔ یہ نظارے بھی بفضلہٖ تعالیٰ ہمیں دیکھنے نصیب ہوئے۔ گویا کہ خدا تعالیٰ نے عالمی بیعتوں کے ایسے نظارے ہمیں دکھائے ہیں جن کا ہم تصور بھی نہیں کرسکتے۔

اس قلیل عرصہ میں عالمی سطح پر جماعت نے ہر شعبہ عمل میں حیرت انگیز ترقی حاصل کی ہے۔ اس سلسلہ میں صوبہ کیرلہ کا ایک مختصر خاکہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

جماعتوں میں ترقی

۱۹۴۷ء تک کیرلہ میں صرف چھ جماعتیں **تھیں**۔ ۱۹۷۰ء میں ۱۷ اور ۱۹۸۲ء میں یہ **تعداد** ۲۳ تک پہنچی۔ خلافت رابعہ کے عہد سعادت میں جماعتوں کی تعداد ۴۸ تک پہنچ گئی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

مساجد میں اضافہ

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے کیرلہ میں جماعتوں کے قیام کے ساتھ ساتھ مساجد بھی تعمیر ہوتی رہی ہیں۔ پچھلے سال تک کیرلہ میں ۴۰ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ امسال تین مساجد زیر تعمیر ہیں جو انشاء اللہ جلد ہی پایہ تکمیل تک پہنچ جائینگی۔ ان کے علاوہ تین جماعتوں میں تعمیر شدہ مساجد نمازیوں کیلئے ناکافی ہونے کی وجہ سے ان کی توسیع کی گئی ہے۔ نیز چار مقامات میں تعمیر مساجد کیلئے قطعہ زمین خریدے گئے ہیں جہاں عنقریب تعمیری کام شروع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

دارالتبلیغ

مذکورہ مساجد کے علاوہ کیرلہ میں آٹھ تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ خدا کے فضل وکرم سے محترم صوبائی امیر صاحب کی زیر نگرانی کیرلہ میں متعیّن دس مبلغین کرام اور گیارہ معلمین تبلیغ، **تعلیم** و **تربیت** کے فرائض کی باحسن وخوبی ادائیگی میں دن رات ہمہ تن مصروف ہیں۔ ان کے علاوہ صوبائی سکرٹری تبلیغ اور ہر جماعت کے سکرٹری صاحبان تبلیغ صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ صوبائی زعیم انصار اللہ اور دیگر عہدیداران جماعت دعوت الی اللہ کو اپنا اہم دینی فریضہ سمجھتے ہوئے **تبلیغی** [illegible] میں مصروف ہیں۔

کیرلہ کی [illegible] جماعتوں کی تبلیغی سہولت کی خاطر پانچ حلقوں میں (Zones) تقسیم کیا گیا۔ ہر حلقہ جو کئی جماعتوں پر مشتمل ہے کی نگرانی کیلئے ایک سکرٹری مقرر ہے۔ مبلغین و معلمین کے علاوہ ہر حلقہ کے سکرٹری سے ان کی تبلیغی و دیگر دینی سرگرمیوں کی رپورٹ لی جاتی ہے۔ مہینہ میں ایک دفعہ ہر حلقہ کا ایک اجلاس ان کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کیلئے منعقد کیا جاتا ہے۔

خاص مہم

کیرالہ کے طول وعرض میں مندرجہ ذیل پانچ مراحل پر مشتمل ایک خاص تبلیغی مہم وسیع پیمانے پر جاری کیا گیا۔ جس کی تفصیل یوں ہے۔

پہلا مرحلہ -ایک بہت بڑا اشتہار نہایت جاذب نظر اور کئی رنگوں پر مشتمل زیر عنوان غلبہ اسلام امام مہدی کے ذریعہ پچھتر ہزار (۷۵ ہزار) کی تعداد میں شائع کرکے کیرلہ کے طول وعرض میں وسیع پیمانے پر تمام دیواروں اور **مرکزی مقامات میں** ہر قریہ و شہر میں منظم پروگرام کے تحت ایک ہی وقت میں چسپاں اور آویزاں کیا گیا۔ اس اشتہار کا مضمون یہ تھا جو جلی حروف میں لکھا گیا تھا۔

۱) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مصداق حضرت امام مہدی کا ظہور

۲) ایک ہی عالمگیر قیادت (خلافتِ حقہ اسلامیہ کے تحت) دنیا کے (۱۶۰) ممالک میں **جماعتوں کا قیام۔**

۳) قرآن مجید کے تراجم دنیا کی ایک صد اہم زبانوں میں۔

۴) ۲۴ گھنٹے مسلسل جاری مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کا قیام۔

غلبہ اسلام کیلئے امام مہدی کی عالمگیر جماعت میں بیعت کرکے داخل ہو جائیں۔

اس اشتہار کی اشاعت کے ساتھ ہی مخالف حلقوں میں ہلچل مچ گئی۔ سنّیوں کی طرف سے اِس اشتہار کے جواب میں ایک اشتہار چند سو کی تعداد میں شائع کرکے معدودے چند مقامات **میں** چسپاں دکھائی دیئے۔ ان کا یہ عمل بفضلہٖ تعالیٰ ہماری تبلیغ کیلئے بہت ممد ومعاون ثابت ہوا۔ اِس اشتہار سے مسلمانوں کے اندر ظہور امام مہدی ایک موضوع بحث بن کر مختلف مقامات میں چرچے کا باعث بنا۔

دوسرا-دوسرے مرحلہ کے طور پر ہم نے اسی عنوان پر ایک چار ورقہ پمفلٹ ایک لاکھ کی تعداد میں شائع کرکے کیرلہ کے گھر گھر میں انفرادی طور پر تقسیم کیا۔ جہاں مخالفت کا زیادہ اندیشہ تھا یہ پمفلٹ بذریعہ ڈاک یا بند لفافہ پہنچایا گیا۔

تیسرا-تیسرے مرحلہ پر کیرلہ کے مرکزی مقامات میں تبلیغی جلسے منعقد کرکے ظہور امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں تعارف کروانا تھا۔ چنانچہ اِس سلسلہ میں مختلف مراکز میں وسیع پیمانے پر جلسے کئے گئے۔

چوتھا مرحلہ -اِس تبلیغی مہم کا ایک خصوصی حصہ کیرالہ کے شمال سے لیکر جنوب تک ایک Tembo Travel کے ذریعہ تبلیغی سفر ہے۔ یہ دورہ کیرلہ کے شمال میں صوبہ کرناٹک کی سرحد سے شروع ہو کر صوبہ کے جنوب میں تامل ناڈو کے سرحد تک پھیلے ہوئے علاقوں میں نہایت وسیع پیمانے پر ہوا۔ اِس وین کو ظہور امام مہدی کی علامات جماعت احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیاں وغیرہ رنگ برنگے حروف میں نہایت جاذب نظر انداز میں مزیّن کیا گیا تھا۔ اس پر لاؤڈ سپیکر نصب کرکے اس کے ذریعہ صوبہ بھر میں امام مہدی کے ظہور کا پیغام پہنچا کر اتمام حجت کیا گیا۔ اِس وین میں مبلغین و معلمین پر مشتمل ایک گروہ پورے دورہ میں ساتھ رہا۔ اور صوبائی سکرٹری تبلیغ اور دیگر عہدیداران بھی ساتھ رہے۔ کیرلہ کی شمالی سرحد میں واقع جماعت احمدیہ منجیشور سے یہ دورہ مورخہ ۲/اپریل ۹۹ء کو شروع ہوا اور (۵۴) دن مسلسل دورہ کرکے ۲۶ مئی کو کیرلہ کے جنوب میں واقع جماعت احمدیہ ترووننت پورم میں اختتام پذیر ہوا۔ اِس دورے میں جس جس جماعت سے یہ گاڑی گزرتی تھی وہ جماعت مختلف جیپ کاروں اور موٹر کاروں کے ساتھ استقبال کرتی تھی اِس طرح ہمیشہ ایک جلوس کی شکل اختیار ہو جاتی تھی یہ جلوس جس جس مقام سے گزرتا تھا وہاں مختصر جلسہ کرکے ہمارے مبلغین و معلمین پیغام حق پہنچاتے تھے۔ اِس طرح اِس دورے میں چھ صد سے زائد مقامات میں مختصر جلسے منعقد ہوئے اِس کے علاوہ ہر جماعت میں رات کے وقت پبلک جلسہ کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اِس طرح ۴۰ (چالیس) جلسے عام منعقد ہوئے اِن مختصر اور وسیع جلسوں کے بعد لوگوں میں ظہور امام مہدی کے متعلق مذکورہ پمفلٹ وسیع پیمانے پر تقسیم کیا جاتا رہا۔

غرض یہ تبلیغی وَین مع دیگر گاڑیوں کے جس جس علاقہ سے گزرتی تھی وسیع پیمانے پر احمدیت کا پیغام پہنچایا جاتا رہا۔ بعض مقامات میں بعض شرپسند عناصر مخالفت کرکے اِس مہم میں انسداد پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے تھے نیز ان کی ہر کوشش ناکام ونامراد ہوتی رہی۔

پانچواں مرحلہ -اس کے بعد جس جس علاقہ سے ہماری تبلیغی گاڑی گزرتی رہی [illegible]، اس کی قریبی جماعتوں کی طرف سے تبلیغی وفد جا کر تقسیم لٹریچرز اور تبلیغی گفتگو کے ذریعہ اِس مہم کو جاری رکھا گیا۔

ان وفود کے ذریعہ تقسیم کرنے کیلئے ۴۰ مختلف عنوانوں کے تحت پمفلٹ تیار کئے گئے۔ یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔

مذکورہ تبلیغی مہم کے ذریعہ اب تک کیرلہ کے بیس لاکھ افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اِس تبلیغی مہم کے پانچویں مراحل کے بارے میں تفصیل اِس مختصر رپورٹ میں سمویا جانا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اس لئے اسی مختصر رپورٹ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

شعبہ نشرواشاعت

مذکورہ ۴۰ عدد پمفلٹوں کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب اور لٹریچر امسال شائع کرنے کی توفیق صوبائی تنظیم کو حاصل ہوئی۔

۱- احمدیت یعنی حقیقی اسلام حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب کا ملایالم ترجمہ
۲- حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب تبلیغ ہدایت کے ملایالم ترجمہ کا طبع ثانی۔
۳- جماعت احمدیہ کا تعارف۔
۴- حقیقی نجات یافتہ جماعت کونسی ہے۔
۵- وفات عیسیٰ علیہ السلام طبع ثانی۔ کئی کتابیں طباعت کیلئے تیار ہیں۔

رسائل و جرائد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صوبہ کیرلہ سے پچھلے ۶۸ سال سے ملایالم زبان میں ستیہ دوتن کے نام سے ایک ماہ نامہ شائع ہوتا ہے۔ صوبہ بھر میں احمدیت کے فروغ اور جماعتوں کے قیام میں یہ رسالہ نہایت شاندار کارنامہ سرانجام دے رہا ہے۔ مخالفوں کی طرف سے شائع ہونے والے ہر مضمون کا جواب دیا جاتا ہے۔ کیرلہ میں مسلمانوں کا یہ واحد رسالہ ہے جس نے اتنی لمبی عمر پائی ہے۔

اسی طرح پچھلے ۲۶ سال سے منارت نامی سہ ماہی رسالہ انگریزی زبان میں شائع ہوتا ہے اس کے معیاری اور علمی مضامین کی وجہ سے یہ رسالہ ہندوستان کے باہر بھی بہت مقبول ہے۔

پچھلے پانچ سال سے خدام الاحمدیہ کی طرف سے الحق نامی ایک Bulletun شائع ہوتا ہے اسی طرح کیرلہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے بھی ایک سہ ماہی رسالہ شائع ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں لجنہ اماء اللہ کیرلہ کی طرف سے بھی پچھلے چار سال سے النور کے نام سے ایک سہ ماہی رسالہ شائع ہوتا ہے اس میں صرف عورتوں کے ہی مضامین ترجمے اور نظمیں وغیرہ شائع ہوتے ہیں۔

اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہندوستان بھر میں کیرلہ وہ صوبہ ہے جہاں سے جماعتی رسالوں کے علاوہ ہر ذیلی تنظیم کی طرف سے بھی رسالے و جرائد شائع ہوتے ہیں۔

احمدیہ انفارمیشن سنٹر

مذکورہ سنٹر کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارے میں استفسار کرتے ہوئے آمدہ خطوط کا جواب دیا جاتا رہا ہے۔ اور انہیں مناسب لٹریچر بھی بھیج دیئے جاتے ہیں۔

خطبات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ کی وسیع اشاعت

خدا کے فضل و کرم سے کیرلہ کی ۴۸ جماعتوں میں خلیفہ وقت ایدہ اللہ الودود کے تازہ خطبات کا ترجمہ ہی سنایا جاتا ہے۔ ہر جمعہ میں MTA سے حضور اقدس کا خطبہ ریکارڈ کر کے اس کا لفظ بلفظ ترجمہ کیا جاتا ہے اس کے بعد DTP کے ذریعہ طبع کروا کر تمام جماعتوں میں پہنچایا جاتا ہے اس طرح اگلے جمعہ میں ہی تمام جماعتوں کو حضور اقدس کا تازہ خطبہ پہنچایا جاتا ہے۔

کیسٹ لائبریری

امسال تبلیغی ضروریات کی غرض سے ۲۰ کیسٹ تیار کی گئی ہیں۔ جس کی اب تک ایک ہزار کاپیاں فروخت و تقسیم ہوئی ہیں۔ اس میں ۹ کیسٹ اہل حدیث والوں کی طرف سے کئے گئے مناظرہ کی ہیں جس کی ویڈیو کیسٹ بھی ہے۔

MTA

خدا کے فضل و کرم سے ۳۵ جماعتوں میں ڈش انٹینا قائم ہے۔ ان کے علاوہ حسب توفیق ۷۵ گھروں میں MTA کیلئے ڈش انٹینا نصب ہیں۔

خدمت خلق

دوران سال مختلف جماعتوں میں خاص کر جماعت احمدیہ کیرلہ میں غرباء میں جن میں اکثریت غیر احمدیوں کی ہے کئی بوریاں چاول اور عید کے لئے نئے پارچات تقسیم کئے گئے۔ اور ضرورت مندوں کیلئے شادی بیاہ کے موقع پر نقدی اور ہر ممکن خدمت کی گئی۔

میڈیکل کیمپ

کیرلہ کے مختلف مقامات میں جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کی طرف سے مفت میڈیکل کیمپ لگایا جاتا ہے۔ امسال چار مقامات میں میڈیکل کیمپ لگایا جا کر ۲۵۰۰ کے قریب مریضوں کا مفت علاج کیا گیا اور ہزاروں روپیہ کی دوائیاں مفت دی گئیں۔

Blood Doners Form

مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ کی طرف سے کئی سالوں سے قائم شدہ اس فرم کے ذریعہ ضرورتمند کیلئے خون دینے کا انتظام کیا گیا ہے یہ فرم کالیکٹ میڈیکل کالج کے ساتھ منسلک ہے۔

Book Bank

نئی کلاسوں میں داخل ہونے والے غریب طلباء کیلئے ہر سال مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے نئی اور پرانی سکول کی کتب تقسیم کرنے کا انتظام ہر سال کیا جاتا ہے۔ اس مد میں امسال ۵۰۰۰ کی کتب اور نوٹ بک غرباء میں تقسیم کی گئیں۔

Dress Bank

اسی طرح ہر سال ایک نظام کے تحت بعض جماعتوں میں غریب طلباء کیلئے سکول یونیفارم کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔

ذرائع ابلاغ

امسال ٹیلیویژن پر جماعت کے پانچ پروگرام نشر ہوئے۔ اسی طرح آل انڈیا ریڈیو کے لوکل نشریات میں ۹ دفعہ ہماری جماعت کے مبلغین اور دیگر عمائدین کے پروگرام نشر ہوئے۔ کل ایک گھنٹہ کا پروگرام نشر ہوا۔

اخبارات

امسال ۱۳۵ اخباروں میں جماعت احمدیہ کے حق میں مختلف تبلیغی و تعارفی مضامین شائع ہوئے۔ ان اخبارات کے ذریعہ اندازاً دس لاکھ افراد تک پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

نمائش

امسال ۴ مقامات میں نمائشوں کا انعقاد ہوا۔ ان نمائشوں میں اب تک جماعت کی طرف سے شائع ہوئے قرآن کریم کے مختلف زبانوں کے تراجم اور لٹریچرز اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیوں کی تصاویر اور مساجد و دارالتبلیغ وغیرہ کی تصویریں Display کی گئی تھیں۔

تبلیغی بک سٹال

کالیکٹ میں صوبائی امارت کے تحت ہماری مسجد سے ملحق ایک مستقل بک سٹال ہے اس کے علاوہ جہاں جہاں بھی ہمارا تبلیغی جلسہ ہوتا ہے وہاں ہمارا عارضی بک سٹال بھی لگایا جاتا ہے۔ اس طرح امسال ۳۰ دفعہ تبلیغی بک سٹال لگائے گئے۔ اس کے ذریعہ -/۱۵۰۰۰ کی کتب فروخت ہوئیں۔

فضل عمر انگلش پبلک سکولز

صوبائی امارت کے زیر اہتمام خدا کے فضل و کرم سے کیرلہ میں چار مقامات میں یعنی کالیکٹ کرولائی۔ کوڑالی اور پینگاڑی میں فضل عمر پبلک سکولز کے نام سے تعلیمی مراکز قائم ہیں۔ خدا کے فضل سے ان چاروں سکولوں کا تعلیمی معیار بہت اونچا ہے اس لئے احمدی طلباء کے علاوہ غیر احمدی وغیر مسلم طلباء بھی ان سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ عوام میں ان سکولوں کی بہت مقبولیت ہے۔

چاروں سکولوں کو Higher Secondery Schools میں تبدیل کرنے کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل قطعات بعض مخیر احباب نے خرید کر دیئے ہیں۔

۱- کالیکٹ کیلئے ۱۱۰ ایکڑ ۲- کوڑالی کیلئے ۱۹ ایکڑ ۳- پینگاڑی کیلئے ۱۵ ایکڑ۔ اور ۴- کرولائی کیلئے ساڑھے تین ایکڑ۔

ان میں سے کرولائی میں دو منزلہ وسیع و عریض عمارت مکمل ہو چکی ہے۔ اس سکول کی Recognization کی کارروائی ہو رہی ہے۔

بیعتیں

خدا کے فضل و کرم سے امسال بھی پچھلے سالوں کی طرح سینکڑوں کی تعداد میں سعید روحوں کو قبولیت حق کی توفیق ملی ہے۔

بیعتوں کی یہ تعداد سینکڑوں کی حدود سے نکل کر ہزاروں اور لاکھوں تک پہنچ جائے گی۔ انشاء اللہ۔ اسلئے کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔ وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی کہ ہر انسان کو اس کی سعی کا پھل ملے گا اور وہ اپنی کوشش کا نتیجہ ضرور دیکھ لے گا۔ (النجم ۴۰، ۴۱)

مخالفت

یہ بات ناممکن ہے کہ ایک طرف حق و صداقت کا بول بالا ہو اور سعید روحیں جوق در جوق سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو رہی ہوں تو دوسری طرف شیطانی قوتیں خاموشی اختیار کریں۔

جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقیات اور کامیاب تبلیغی سرگرمیاں دیکھ کر مخالفوں کے سینوں میں سانپ رینگنے لگ گئے۔ یہ جھوٹ، افتراء، دغابازی، انخداع، حسد، کینہ، بغض وغیرہ اوچھے شیطانی ہتھیاروں سے لیس ہو کر میدان میں اتر آئے ہیں۔ جہاں جہاں لوگ حق و صداقت اختیار کرتے ہیں۔ وہاں انفرادی اور اجتماعی طور پر جا کر مخالفین اپنے مذکورہ ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے ایمان و یقین اور حق و صداقت سے پُر نو مبائعین کے قلوب سے ان کا ایمان چھیننے میں وہ لوگ ناکام ہوتے رہے ہیں۔ یہ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ کے مصداق بنتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے کئی فقرات کے سیاق و سباق کاٹ کر اور اسی طرح تحریف کلمات کرتے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلاتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اسی بناء پر کئی کتابیں بھی لکھی ہیں۔ ان کتابوں کا دو ضخیم کتابوں میں جواب لکھنے کی توفیق خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی۔ اسی طرح مخالفین حق و صداقت جن میں سنی، وہابی، مودودی سب شامل ہیں اپنے اپنے رسالوں میں احمدیت کی مخالفت میں مسلسل مضامین بھی شائع کرتے ہیں۔ ان کا جواب ہم اپنے رسالہ ستیہ دوتن میں دیتے آرہے ہیں۔

دوسری طرف یہی مخالفین خدا تعالیٰ کے غضب اور قہر کا شکار بھی ہو رہے ہیں۔ کسی مولوی کی بچی غیر مسلم کے ساتھ بھاگ جاتی ہے کسی کا لڑکا پاگل ہو رہا ہے۔ کسی کی تجارت ٹھپ ہو کر دوکان بند کر دینی پڑتی ہے۔ جس کی تفصیل کیلئے ایک دفتر چاہئے۔ اور یہ واقعات نو مبائعین کے ایمان و یقین میں ازدیاد کا باعث بن رہے ہیں۔

الغرض خدا تعالیٰ مختلف واقعات کے ذریعہ اپنے اس وعدہ کا ایفا فرما رہا ہے کہ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل کی سرشت میں بھاگنا ہی بھاگنا مقدر ہے۔

صوبہ آندھرا پردیش میں تبلیغی سرگرمیاں

از:۔ حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ ونائب نگران اعلیٰ آندھرا پردیش

اللہ تعالیٰ نے اصلاحِ خلق اور قیامِ دین کیلئے جب بھی کسی رسول اور نبی کو مبعوث فرمایا ہے تو طاغوتی طاقتوں نے ان کی مخالفت کی ہے اور ان کے مشن کو پاؤں تلے روندنے کی کاوش کی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہے بالآخر اس کائنات کے مقصود اعظم مخبر صادق سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالم کا قیامت تک کیلئے رسول بنا کر خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔ آپ کے ساتھ سب سے زیادہ مخالفانہ رویہ اختیار کیا گیا مگر بے مثال فتح آپ کو نصیب ہوئی۔ اور اسلام عروج کو پہنچا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود، مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ نے ببانگ دہل اعلان فرمایا۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا
اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

اس کے بعد لکھو کھہا لوگوں نے آپ کی آواز کی مخالفت کی اور تمام ادیان باطلہ نے ملکر آپ کو کچلنا چاہا۔ لیکن آپ مسلسل اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ ترقی کرتے گئے اور آپ کی آواز دنیا کے کونے کونے میں گونجنے لگی۔ وہ لوگ جو اس جماعت کو نیست و نابود کرنے کی فکر میں تھے۔ ان کے دل اب فی الحقیقت ماند پڑ چکے ہیں کہ جس کو کونپل کے وقت کچل نہ سکے تناور درخت بننے کے بعد کیا کچل پائیں گے۔ مگر دشمن پھر بھی سانپ کی طرح آخری لمحات میں پھڑ پھڑا رہا ہے۔ اور اب بھی اپنی کوشش میں مرتا کیا نہ کرتا ہر طریقہ سے مصروف عمل ہے۔

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق جماعت احمدیہ ہر لحہ بفضلہٖ تعالیٰ ترقی پر ترقی حاصل کر رہی ہے۔ چنانچہ آپ جماعت احمدیہ کے روشن مستقبل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو سنو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا"۔

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹۔۴۱۰)

سینکڑوں کی تعداد میں بیعتوں کا آغاز

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۃ المسیح الثانی نے ۱۹۲۴ء میں لندن میں ویملے کانفرنس میں صوبہ آندھرا پردیش کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ حیدر آباد دکن کے قرب و جوار میں سینکڑوں نچلے طبقہ کے لوگوں نے احمدیت کو قبول کیا ہے (تاریخ احمدیت۔

یہ اشارہ دراصل ضلع وارنگل میں موجود جماعت احمدیہ کنڈور کی طرف ہے۔ جہاں مکرم سید حسین صاحب کی طرف سے اس وقت جماعت احمدیہ کا پودا لگایا گیا تھا بعد ازاں تقسیم ملک کے بعد نظام جماعتِ احمدیہ کا تعلق کنڈور سے کٹا ہوا رہا چنانچہ ۱۹۸۱ء میں مکرم عبد الستار صاحب سبحانی (جو تقسیم ملک سے قبل خان بہادر یار جنگ کے گھر حیدر آباد میں رہ کر جماعت کی تعلیم حاصل کئے تھے) نے مرکز احمدیت قادیان کو ایک پوسٹ کارڈ تحریر کیا کہ ہم یہاں اتنے لوگ احمدی موجود ہیں اور ہماری تربیت کیلئے کوئی انتظام نہیں ہے۔ لہٰذا ہمارے لئے ایک معلم صاحب کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ قادیان دار الامان سے مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مرحوم سابق صوبائی امیر آندھرا کو چٹھی آئی کہ وہ اس امر کا جائزہ لیں۔ چنانچہ مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس فاضل مرحوم مبلغ انچارج آندھرا کو ہمراہ لیکر مکرم سیٹھ صاحب مرحوم کنڈور آئے اور سارے لوگوں کی تجدید بیعت کروائی۔ اس وقت تین صد احمدی وہاں موجود تھے۔

اس کے نتیجہ میں مکرم سیٹھ صاحب مرحوم تبلیغی میدان میں کود پڑے اور مکرم مولانا صاحب مرحوم کو ہمراہ لیکر انتھک محنت کی اور مسلسل کوشش میں لگے رہے۔ نتیجۃً ہزارہا احمدی اس وقت ہوئے جو آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے استقامت سے قائم ہیں۔

مکرم مولوی عبد الستار صاحب سبحانی مکرم امیر صاحب صوبائی مرحوم اور مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس کو کئی مواضعات میں لیکر گئے اور مکرم محمد باشا صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ پالا کرتی بھی بہترین داعی الی اللہ کے طور پر دونوں بزرگ ہستیوں کو لیکر کئی مواضعات میں بیعت کی خاطر گئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور دونوں بزرگوں کی احسن پیرایہ میں تبلیغ کے نتیجہ میں ہزارہا لوگوں نے بیعت کی اور بیسیوں مواضعات احمدیت کے آغوش میں آئے اس آٹھ دس سال کے عرصہ میں صوبہ آندھرا میں جماعت کی بہت ترقی ہوئی۔ اور جو لوگ اُس وقت بیعت کئے وہ لوگ نہ صرف جماعت میں قائم ہیں بلکہ بہترین داعی الی اللہ کے طور پر اس وقت خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اُس وقت کی چند اہم جماعتوں کے اسماء ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

۔۱۔ کنڈور۔ ۲۔ کاٹراپلی۔ ۳۔ اوتاپور۔
۔۴۔ نانچاری مڈور۔ ۵۔ پالا کرتی۔
۔۶۔ تمڑپلی۔ ۷۔ تڑگو۔ ۸۔ کاسرلہ پہاڑ
۔۹۔ کٹاشپور۔ ۱۰۔ اڈکالاپلی۔ ۱۱۔ گرنے پلی وغیرہ۔

ان علاقوں میں مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مرحوم سابق صوبائی امیر آندھرا اور مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس فاضل مسلسل محنت و مشقت سے کام کر کے جماعت کو مستحکم کیا اور دن رات نڈر ہو کر سلسلہ کی خدمت سرانجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی خدمات کو قبول فرما کر اجر عظیم عطا فرمائے۔ اس دوران کے چند واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ تمڑپلی کو جاتے ہوئے راستہ میں ایک قصبہ ظفر گڑھ پڑتا ہے امیر صاحب مرحوم اپنی گاڑی سے اس راستہ سے تمڑپلی آئے۔ ظفر گڑھ کے غیر احمدیوں نے امیر صاحب کو دھمکی دی کہ اگر اس راستہ سے واپس گئے تو گاڑی جلا دیں گے۔ اس پر امیر صاحب نے تمڑپلی میں احباب جماعت کو یہ امر سنایا تو اس جماعت کے سیکرٹری مال مکرم محبوب علی صاحب یہ بات سنکر بولے کہ آج ہماری گاڑی اسی راستہ سے واپس جائے گی اور اگر کوئی آپ تک پہنچنے کی ہمت کرے گا تو وہ میری لاش کے اوپر سے گذرے گا۔ امیر صاحب فرمائے کہ ہم دوسرے راستہ سے چلے جائیں گے۔ مگر سیکرٹری مال صاحب نے کہا کہ اگر آج ڈرے تو آئندہ ہمیشہ خوف سے ہی رہنا ہو گا۔ اس لئے جائیں گے تو اسی راستہ سے جائیں گے۔ جب جماعت احمدیہ کی گاڑی ظفر گڑھ سے گذر رہی تھی تو محبوب علی صاحب جیپ کے اوپر کھڑے تھے۔ اور کسی آدمی کی یہ مجال نہ ہوئی کہ جماعت کی گاڑی کو روک سکے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

۲۔ ۱۹۸۴ء میں جس وقت اندرا گاندھی سابق وزیر اعظم کو قتل کیا گیا تھا تو صوبہ آندھرا میں غیر احمدیوں نے کچھ لوگوں کو بھڑکایا کہ یہ جماعت پنجاب کی ہے۔ انہوں نے ہی قتل کروایا ہے۔ تو جماعت کے مبلغین و معلمین پر حملہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر جماعت کا نیک چلن اور جماعت کے رعب نے ملکر ایسے دشمنوں کو حملہ کرنے سے روکنے کیلئے ہندوؤں کو سامنے کھڑا کیا۔ اور معجزانہ طور پر اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کی حفاظت فرمائی۔

۳۔ سنگتراش قوم کے معروف قائد مکرم سید حیدر علی صاحب صدر جماعت احمدیہ کٹاشپور احمدیت میں داخل ہونے سے قبل بہت زیادہ شراب کے عادی تھے۔ چنانچہ جب ان کو جماعت کا تعارف کروایا گیا اور انہوں نے آٹھ صد افراد کے ساتھ جماعت میں شمولیت اختیار کی تو مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس فاضل سے کہا کہ اگر یہ جماعت سچی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے دور رکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ کو شراب کی عادت سے نجات دلائے۔ اور اس کے لئے میں بھی کوشش کروں گا۔ بفضلہٖ تعالیٰ چند ہفتوں میں خدا تعالیٰ نے جماعت کی صداقت کا نشان ظاہر فرمایا کہ صدر صاحب موصوف کو شراب سے سخت نفرت ہوئی اور اس کے بعد آج تک وہ شراب کے قریب نہیں گئے۔ موصوف کے اوپر اتنا اثر ہوا کہ وہ گاؤں گاؤں پھر کر لوگوں کو تبلیغ کر کے ان کو جماعت میں شامل کر رہے ہیں۔ اور آج تک ایک لاکھ سے زائد بیعتیں ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں ہو چکی ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

غیر احمدی علماء نے جماعت احمدیہ پر بے بنیاد اور کھوکھلے قسم کے الزامات لگائے اور تو اور یہ الزامات بھی لگائے کہ قادیان میں ان کا جنت اور دوزخ بنا ہوا ہے۔ مسجد میں صلیب لٹکائے ہوئے ہیں۔ وہاں نماز نہیں ہوتی ہے۔ وہاں دوشیزاؤں کو دکھا کر لوگوں کو گرویدہ بنا دیتے ہیں تاکہ وہ وہیں سکونت پذیر ہو جائیں وغیرہ ذالک۔ چنانچہ سیٹھ صاحب مرحوم نے ذاتی اخراجات صرف کر کے کئی نومبائعین بشمول مکرم محمد باشاہ صاحب پالا کرتی مکرم محمد رحمت اللہ صاحب آف کاٹراپلی کو قادیان لیکر گئے۔ جہاں یہ سارے الزامات غلط ثابت ہوئے اور ان نومبائعین نے اور ہمت کے ساتھ احمدیت کا پیغام دوسروں کو پہنچانا شروع کیا۔ اور جھوٹے مولویوں کو الٹے پاؤں گاؤں سے بھگایا۔

۵۔ اس دوران کُکنور میں یادگار مناظرہ ہوا۔ جس میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد اور مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس مرحوم نے مولانا محمد اسماعیل سونکھڑی کو شکست فاش دی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ گرنے پلی میں غیر احمدی ملاؤں نے مناظرہ کی دعوت دی۔ اور جماعت کے مبلغ صاحب اور امیر صاحب مرحوم دو دن اُن کے انتظار میں گاؤں میں رہے۔ اور سٹیج پر للکارتے ہوئے اُن کو مناظرہ کی دعوت دی گئی مگر احمدی شیروں کے سامنے آنے سے گھبرا گئے۔ نیز وردھنہ پیٹ قصبہ میں دوران گفتگو غیر احمدی لڑائی پر اتر آئے جس کی وجہ سے امیر صاحب مرحوم کو چوٹ بھی آئی مگر احمدیوں کے دلائل کے سامنے ٹھہر نہ سکے۔ اسی طرح کئی دفعہ مناظرہ کا وعدہ کر کے سٹیج پر نہ آئے۔

بیعتوں کے ٹارگٹ کا سلسلہ اوران کی تکمیل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تبلیغی میدان میں برق رفتاری پیدا کرنے کیلئے ہر صوبہ کو اور ملک کو بیعتوں کا معین ٹارگٹ دینے کے سلسلہ کا آغاز فرمایا۔ جس کے نتیجہ میں خیالات اور امیدوں سے بڑھ کر کامیابی جماعت کو حاصل ہو رہی ہے۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلے سال ۹۳-۱۹۹۴ء کو صوبہ آندھرا کیلئے دو ہزار کا ٹارگٹ عنایت فرمایا۔ اس طرح ہر صوبہ کو اور ہر ملک کو آپ نے معین بیعتوں کا ٹارگٹ دیا اور پہلے سال ہی صوبہ آندھرا نے ۲۰۰۰ سے زائد بیعتوں کا تحفہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس وقت مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صوبائی امیر تھے اور مکرم سیٹھ مہرالدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد بطور نائب صوبائی امیر نے بھی کافی خدمت اور محنت کر کے ٹارگٹ کی تکمیل میں اپنا حصہ ڈالا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۴ء کے موقع پر حضور نے فرمایا:۔

"پس آپ ان نشانوں کے گواہ بنکر پہلے سے بڑھ کر مسیح موعود کی آمد کی منادی کریں اور اتنی شان سے کریں کہ جلد وہ سال طلوع ہو جب دس دس لاکھ ایک ایک وقت میں احمدیت میں داخل ہو رہے ہوں۔۔ لازماً اپنی تعداد کو بڑھانا ہے اور ان لوگوں پر غالب آنا ہے ان کی اکثریت کو لازماً اقلیت میں تبدیل کرنا ہے۔ اے مسیح موعود کے شیرو! اٹھو خدا کی تائید تمہارے ساتھ ہے۔ آج نہیں تو کل یہ ضرور ہوگا۔ یہ تو آسمان کی تحریریں ہیں جو تبدیل نہیں کی جاسکتیں میری خلافت میں نہیں تو آئندہ آنے والے خلیفہ کے زمانہ میں یہ تقدیر اٹل ہے کہ یہ اکثریتیں اقلیتوں میں تبدیل کردی جائیں گی اور مسیح موعود کے سچے غلاموں کی اقلیتیں اکثریتوں میں تبدیل کردی جائیں گی۔ اور قیامت تک پھر جماعت احمدیہ کو منکرین پر غلبہ عطا ہوگا" (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۴ء)

چنانچہ حضور پر نور کی یہ دلی خواہش آپکی زندگی میں پوری ہونے لگی کہ لکھوکھا لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ حضور نے سال ۹۵-۱۹۹۴ء کو صوبہ آندھرا کیلئے پانچ ہزار کا ٹارگٹ مقرر فرمایا۔ بفضلہ تعالیٰ اس سال بھی صوبہ آندھرا کو ٹارگٹ سے بڑھ کر بیعتیں پیش کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ا۔ مکرم سیٹھ مہر الدین صاحب نائب صوبائی امیر آندھرا کے دور میں ضلع ورنگل۔ نلگنڈہ سے باہر تین سو کلومیٹر دور ویسٹ گوداوری میں احمدیت کا پودا لگا۔ چنانچہ مکرم سید حیدر علی صاحب صدر جماعت احمدیہ کٹانپور کو ہمراہ لیکر نائب امیر صاحب ویسٹ گوداوری ضلع میں رائنہ پالم گاؤں میں گئے۔ جہاں اچھی عالیشان مسجد کے ساتھ چھ صد افراد مکرم شیر علی صاحب کی قیادت میں احمدیت میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد اس علاقہ میں جماعت اور آگے بڑھ رہی ہے۔ اس واقعہ کا ذکر امیر المؤمنین نے جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۵ء کے موقعہ پر اپنے خطاب میں فرمایا۔

اس کے بعد مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب (ابن مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مرحوم سابق صوبائی امیر آندھرا) صوبائی امیر بنے۔ حضور انور نے سال ۹۶-۱۹۹۵ء کیلئے صوبہ آندھرا کو بارہ ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ عنایت فرمایا۔ موصوف اپنے والد صاحب کی طرح محنت اور لگن سے کام کرتے ہوئے اور بار بار دورے کر کے دعاؤں کے ذریعہ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹارگٹ سے بڑھ کر تیرہ ہزار پانچ صد بیعتوں کا تحفہ حضور اقدس کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

جیسا کہ حضور نے فرمایا کہ پھل پک چکے ہیں۔ صرف درختوں کو ہلانے کی ضرورت ہے۔ ویسا ہی ہر سال کا ٹارگٹ ایک بڑا بوجھ دکھائی دینے کے بعد بھی ہماری کوششوں کو قبول فرما کر اللہ تعالیٰ ٹارگٹ سے بڑھ کر ثمرات عطا فرما رہا ہے۔ سال ۹۷-۱۹۹۶ء کیلئے حضور اقدس نے صوبہ آندھرا کو چھبیس ہزار کا ٹارگٹ عنایت فرمایا۔ جس کے نتیجہ میں مکرم صوبائی امیر سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب نے تیس ہزار بیعتوں کا تحفہ حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ پھر سال ۹۸-۱۹۹۷ء کیلئے حضور نے ساٹھ ہزار کا ٹارگٹ مقرر فرمایا بفضلہ تعالیٰ موصوف نے بہتر ہزار بیعتوں کا عطیہ حضور پر نور کی خدمت میں پیش کرنے کی توفیق پائی۔ پھر سال ۹۹-۱۹۹۸ء کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صوبہ آندھرا کو ایک لاکھ پچاس ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ مقرر فرمایا۔ اور یہ ٹارگٹ اس قدر مشکل ترین معلوم ہوا کہ ناممکن لگتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ایسے شامل حال رہی کہ اس ٹارگٹ سے بڑھ کر یعنی ایک لاکھ اسی ہزار بیعتوں کا تحفہ مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر آندھرا نے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی عظیم سعادت حاصل کی۔ فالحمد للہ علی ذالک اللھم زدفزد۔ اس طرح اب تک صوبہ آندھرا میں تین لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

صوبہ آندھرا میں جماعتوں کی تعداد

آج سے ۲۰ سال قبل صوبہ آندھرا میں جماعتوں کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی تھی۔ مگر حضور پر نور کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد جماعتوں کی تعداد غیر معمولی طور پر بڑھتی گئی۔ چنانچہ امیر المؤمنین کی دعاؤں کے طفیل آج آندھرا پردیش میں ۶۰۰ سے زائد جگہ جماعت کا پودا لگا ہے۔ اور جماعت استقامت سے قائم ہے۔ اور صوبہ آندھرا کے ۲۴ ضلعوں میں سے ۲۰ ضلعوں میں احمدیت پھیل چکی ہے۔ اور ان جگہوں میں نظام جماعت قائم ہے۔

نومبائعین میں سے مبلغین و معلمین کرام

نومبائعین کے علاقہ میں مسلمان صرف برائے نام تھے۔ اور اسلامی تعلیم تو کجا اسلامی طرز زندگی سے بھی ناواقف تھے۔ ہندوؤں کے مطابق پتھر اور قبروں کے پجاری بن چکے تھے۔ اور بد رسومات اور بدعقائد میں مبتلا ہو چکے تھے۔ اور اکثر و بیشتر مسلمان عیسائیت کے شکار ہو رہے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور جماعت احمدیہ کی برکت سے اور کاسر الصلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے یہاں کے مسلمان عیسائیت کی چنگل سے نجات پائے اور مسلمان اپنی حیثیت پہچاننے لگے۔ اور اسلامی طرز زندگی اختیار کی ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ جب ہم غیر احمدیوں کی مساجد میں نماز کیلئے جاتے تھے تو ہمارے ساتھ نامناسب سلوک کیا کرتے تھے۔ مگر اب اس علاقے میں احمدیت کی بدولت سینکڑوں امام تیار ہوئے ہیں۔ اس علاقہ سے اب تک دو مبلغ اور ایک حافظ قادیان میں تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔ اور دس نوجوان قادیان میں تعلیم حاصل کر کے اس وقت ہندوستان کے مختلف علاقوں میں خدمت سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔ اور فی الوقت مدرسہ احمدیہ اور مدرسۃ المعلمین میں ۲۰ سے زائد طلباء سلسلہ کی خدمت کیلئے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تعلیم مکمل کرے اور مقبول خدمت بجالانے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

صوبہ آندھرا میں مساجد کی تعداد

صوبہ آندھرا پردیش میں اب تک کل ۲۹ مساجد ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۲ مساجد بنی بنائی جماعت کو حاصل ہوئی ہیں۔ اور جہاں احمدیہ جماعت کی طرف سے مساجد تعمیر کی گئیں وہاں بھی مقامی طور پر زمینیں عطیہ میں ملی ہیں۔ مکرم محمد باشاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ پالاکرتی نے اڑھائی ایکڑ زمین صدر انجمن احمدیہ کو دس سال قبل وقف کی ہے۔ اور مکرم محمد انکوس صاحب صدر جماعت احمدیہ وینکٹاپور ضلع ورنگل قریباً پونے دو لاکھ روپے کی زمین امسال صدر انجمن احمدیہ کے نام پر وقف کئے ہیں۔ اسی طرح ویسٹ گوداوری میں بھی دس جماعتوں میں تعمیر مسجد کیلئے جماعت کو زمین عطیہ دی گئی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ تین جماعتوں میں زمین خریدی گئی ہے۔

صوبہ آندھرا میں مبلغین و معلمین کی تعداد

مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر نگران اعلیٰ بھی ہیں۔ موصوف کی زیر نگرانی اس وقت تبلیغی و تربیتی امور سرانجام پا رہے ہیں۔ وقف جدید بیرون کے علاقہ کو تین سرکلوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ (۱) ورنگل (۲) نلگنڈہ (۳) ویسٹ گوداوری۔ خاکسار بطور نائب نگران اعلیٰ آندھرا اور سرکل انچارج ورنگل کے طور پر بھی امیر صاحب کی ہدایات کی روشنی میں خدمت سرانجام دیتا ہے۔ اور علی الترتیب مکرم مولوی احمد جعفر خان صاحب مبلغ سلسلہ سرکل انچارج نلگنڈہ ہیں۔ جبکہ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب مبلغ سلسلہ سرکل انچارج ویسٹ گوداوری ہیں۔ جبکہ کل ۶ مبلغین اور ۲۵ مرکزی معلمین اور ۱۲ لوکل معلمین نگران صاحب اعلیٰ آندھرا کے ساتھ ملکر تبلیغی و تربیتی میدان میں سرگرم عمل ہیں۔

تربیتی مراکز

"اتنی کثیر تعداد میں احمدی ہو رہے ہیں کہ ان کی تربیت کا انتظام کرنا ضروری ہو گیا ہے اور ہر جماعت میں ایک معلم کا انتظام کرنا ناممکن ہو گیا ہے نومبائعین کی تربیت کے تعلق میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"اتنی کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے انعامات کے پھلوں کی بارش ہو رہی ہے کہ انہیں سنبھالنا ایک بہت بڑا کام ہے۔ اور جو پھل نہ سنبھالا جائے وہ ضائع ہو جایا کرتا ہے۔ اسلئے ایسی تربیت گاہیں کھولنی ضروری ہیں۔ جو تمام سال کام کرتی رہیں اور نئے آنے والوں کو دین کی باتیں اس حد تک سمجھادیں کہ شیطان ان کو پھسلا نہ سکے۔ اور جب وہ واپس جائیں تو نذیر بنکر جائیں۔۔

ان نئے آنے والوں کو ایسے مراکز میں بلاؤ جہاں دین کی تعلیم دی جارہی ہو تفقہ فی الدین ہو اور اس حد تک ان کو دین سے آگاہ کرو کہ ان کے اندر دین کا ولولہ پیدا ہو جائے۔ وہ شاگرد کے طور پر ہی نہ بیٹھے رہیں بلکہ استاد بنکر جلد واپس جاکر اپنی قوم کو ڈرائیں۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صوبہ آندھرا میں تربیت کے اسی اصول پر باقاعدگی سے عمل ہو رہا ہے۔ تینوں سرکلوں میں مندرجہ ذیل جماعتوں میں تربیتی مراکز چلائے جا رہے ہیں۔ (۱) پالاکرتی۔ سرکل ورنگل۔ یہاں مستقل ایک سنٹر بھی تعمیر کیا گیا ہے (۲) کاسرلہ پہاڑ سرکل نلگنڈہ (۳) منڈور۔

سرکل ویسٹ گوداوری۔ تین سال سے اب تک کل ۱۳ مرتبہ یہ تربیتی کیمپ ہر سرکل میں منعقد کئے گئے ہیں۔ اسی طرح کل ۳۹ کیمپ اب تک لگائے گئے ہیں۔ ہر بار دس دس دن کی یہ کلاس منعقد کی جاتی ہے۔ ان کلاسوں میں اب تک آٹھ صد سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ جن میں انصار۔ اطفال۔ سارے موجود ہیں۔ ان کلاسوں کو مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی نگران اعلیٰ آندھرا افتتاح کر کے جائزہ لیکر ہدایات دیکر ہماری رہنمائی فرماتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم کو ان مراکز کے بدولت ۱۲ لوکل معلمین بھی حاصل ہوئے ہیں۔ جو سلسلہ کی خدمت بجالا رہے ہیں۔ اور ان کلاسوں میں طلباء کو ابتدائی دینی معلومات اور نماز کے علاوہ تبلیغی کوچنگ بھی دی جاتی ہے۔ جس میں اختلافی مسائل صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ وفات مسیح علیہ السلام اور اجرائے نبوت کے مسائل سکھائے جاتے ہیں۔ ان تربیتی مراکز سے بہت ہی نمایاں فوائد اور مؤثر نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اخبارات ولٹریچر

نو مبائعین کی تعلیمی و تربیتی ضرورتوں کی تکمیل کی خاطر ایک تیلگو ماہنامہ جاری کیا گیا ہے۔ جس کا نام دھرماکانتی DHARMAKANTI ہے۔ اس رسالہ کے ذریعہ نو مبائعین تک جماعتی خبریں پہنچائی جاتی ہیں اور اہم مسائل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ نیز علمی و معلوماتی مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ چھ اشتہار و رقیہ بزبان تلگو شائع کر کے تقسیم کئے گئے۔ نیز ضروری نصیحت اور دینی معلومات کا تلگو ترجمہ شائع کیا گیا۔ اور مقامی اخبارات میں بھی وقتاً فوقتاً جماعتی مصروفیات کی خبریں شہ سرخیوں میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مختصر مضمون ایک وال پوسٹر پر شائع کر کے ہر احمدی کے گھر میں چسپاں کیا گیا ہے۔ تاکہ اسے بار بار پڑھ کر لوگوں کو ذہن نشین ہو جائے۔

اس علاقہ میں جہیز کی لعنت کی وجہ سے لڑکیوں کا رشتہ ایک دشوار امر ہے۔ ایسی حالت میں مکرم عبد الرحمٰن صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کنڈور کے گھر چند لوگ رشتہ لیکر آئے چنانچہ وہ غیر احمدی اس وال پوسٹر کو دیکھ کر بولے کہ یہ احمدی ہیں ان سے رشتہ نہیں کرنا ہے اُن کے ساتھ ایک مولوی صاحب بھی آئے تھے۔ انہوں نے جماعت کو برا بھلا کہنا شروع کیا اور کہا کہ اگر تم احمدیت سے بیزاری کا اعلان کرو گے تو ہم تمہاری لڑکی سے رشتہ کروائیں گے۔ لیکن مکرم عبد الرحمٰن صاحب نے کہا کہ رشتہ تو تم سے کرنا ہی نہیں ہے۔ خواہ میری لڑکی کی شادی ہو یا نہ ہو۔ جماعت کو گالیاں دینے کا تم کو کوئی حق نہیں ہے۔ فوراً یہاں سے چلے جاؤ ورنہ خیر نہ ہوگی۔ اس پر وہ لوگ خاموشی سے گاؤں سے باہر نکل گئے۔

آڈیو وڈیو کیسٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت امیر المومنین کے ۲۲ خطبات کا ترجمہ تلگو زبان میں کر کے نو مبائعین کو پہنچایا گیا۔ اور حضور انور کے وڈیو کیسٹ نو مبائعین کو مختلف جماعتوں میں دکھانے کا انتظام کیا گیا۔

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل

صوبہ آندھرا پردیش میں جماعتی نظام کے تحت ۳۵ اور انفرادی طور پر ۷ اڈش انٹینا لگائے گئے ہیں۔ اس روحانی آسمانی مائدہ سے احسن رنگ میں استفادہ کیا جارہا ہے۔ جس کے مثبت اور مفید نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔ جہاں پرانے احمدی ہیں وہاں اس سے تبلیغی و تربیتی فائدہ اٹھایا جارہا ہے۔ اور نو مبائعین اردو منظوم کلام۔ تلاوت کلام پاک اور اردو کلاسز سے اردو سیکھ رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر دیکھ کر پورے یقین سے لوگ کہتے ہیں کہ یہ خدا کا منادی کرنے والا صدیق اور دیندار ہے۔ غیر احمدیوں کو لا کر M.T.A دکھارہے ہیں۔ اس طرح نو مبائعین کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔ فالحمد للہ

اہم شخصیات تو تبلیغ

دوران سال مختلف مواقع پر صوبہ کی اہم شخصیات کو اسلام کی دعوت دی گئی خاص طور پر غیر مسلم دانشوروں کو حضور انور کی انگریزی کتاب تحفہ میں دی گئی جس پر انگریزی اخبارات نے اپنے ریویو بھی لکھے۔ MP- MLA وزراء اور پولیس حکام سے تبادلہ خیالات ہوتے رہے اور انہیں اسلام احمدیت کا لٹریچر کے علاوہ قرآن مجید کا تحفہ دیا گیا۔ انہوں نے بڑی عقیدت سے قبول کیا۔ اس سے مخالفین کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگے۔ معاندین احمدیت مشتعل اور بے چین ہو کر گھبراہٹ کا شکار ہو گئے۔

صوبائی کانفرنس وتربیتی اجلاسات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نو مبائعین کی تربیت و اصلاح کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبہ آندھرا میں تین بار صوبائی کانفرنس منعقد کئے گئے۔ ☆ پہلی صوبائی کانفرنس ۱۹۸۴ء میں جماعت احمدیہ کنڈور میں منعقد ہوئی۔ اس وقت مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مرحوم صوبائی امیر تھے۔ اس وقت ایک ہزار سے زائد نو مبائعین کانفرنس میں شریک ہوئے۔ اور مخالفین نے خوب رکاوٹیں ڈالیں تاکہ اس کانفرنس میں کوئی شریک نہ ہو۔ اور شرارت کرنے کی پوری تیاریاں تھیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان کو ناکام نامراد کیا اور کامیابی کے ساتھ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

☆ ۱۹۹۴ء میں دوسری بار جماعت احمدیہ پالا کرتی میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع اور پیشوایان مذاہب کے جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جب مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صوبائی امیر تھے۔ چنانچہ اس میں پندرہ صد سے زائد نو مبائعین شریک ہوئے۔

☆ ساؤتھ سنٹرل ریجنل کانفرنس حیدر آباد ۱۹۹۴ء میں منعقد کی گئی۔ اس میں بھی صوبہ آندھرا سے پندرہ صد سے زائد نو مبائعین شریک ہوئے۔

☆ پھر ۱۹۹۷ء میں جماعت احمدیہ پالا کرتی میں سالانہ صوبائی کانفرنس منعقد کی گئی اس میں توقع سے بڑھ کر ساڑھے تین ہزار سے زائد نو مبائعین شریک ہوئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر بار نو مبائعین زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوئے۔ اس کانفرنس کو ناکام کرنے کیلئے غیر احمدیوں نے ٹھیک ایک ہفتہ قبل پالا کرتی میں ہی جلسہ منعقد کیا۔ اور ہر طرح سے کوشش کی کہ لوگوں کو کانفرنس سے روک سکیں۔ مگر ان کی ہر چال الٹی پڑی اور وہ اپنے ہر کام میں ذلت کا شکار ہوئے۔

☆ امسال بھی سالانہ صوبائی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے۔ اور سارے لوگوں نے پورے جوش و خروش سے محنت کر کے تقریباً دس ہزار آدمیوں کو جمع کرنے کا انتظام کیا۔ ہماری شبانہ روز تیاریوں کا حال مخالفین نے دیکھا تو سخت بے چین ہو گئے۔ لہٰذا مخالفین نے نہایت منصوبہ بند طریق سے سیاسی اور حکومتی سطح پر رشوت کا سہارا لیکر ہماری کانفرنس کے انعقاد میں رکاوٹ ڈالی۔ اور کانفرنس ملتوی کرنا پڑی۔ مگر اس دوران جو روح پرور مناظر اور واقعات رونما ہوئے وہ ایمان کو گرمانے والے ہیں۔

احمدیہ مسلم کانفرنس منعقد نہ کرنے دینے پر جماعت احمدیہ منڈور کی لجنات نے غیر احمدی ملاؤں کے مقام پر جا کر چیلنج کیا کہ اگر دم ہے اور صداقت ایک ذرہ بھی تم میں ہے تو آؤ ہم عورتوں سے بحث کر کے احمدیت کو غلط ثابت کرو مگر غیر احمدی ملاں میں بحث کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ ان پر جمود طاری ہو گیا۔

کانفرنس کے التواء کی خبر سے تمام نو مبائعین میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی۔ اور غیر احمدی ملاؤں پر شدید ناراضگی کا اظہار کرنے لگے۔ اور بعض لوگ دکھ اور تکلیف اس قدر محسوس کئے جیسے ان کا کوئی عزیز اُن سے دور ہو گیا ہو۔ چنانچہ مکرم مستان صاحب صدر جماعت احمدیہ کوتہ پلی۔ مکرم شیخ باجی صاحب صدر جماعت احمدیہ دیولا پلی۔ مکرم فرید ماسٹر صاحب آف منڈور اور دیگر صدر صاحبان بچے کی طرح رو رو کر آنسو بہائے اور مخالفین کے حق میں بددعا کی یہ وہ لوگ تھے جن کو قرآن کا نام تک معلوم نہ تھا مگر آج یہ تبدیلی قابل غور ہے۔ ☆ راجم پالم اور کورواڑ جماعتوں کے نوجوانوں نے غیر احمدی ملاؤں کے خلاف کلکٹر دفتر کے سامنے احتجاج کیا لیکن جب ان کو جماعت احمدیہ کی روایات سمجھائی گئیں تو انہوں نے احتجاج روک لیا اس امر کا زبردست اثر سرکاری ملازمین پر پڑا۔ غیر احمدی ملاؤں کی شدید مخالفت کی بنا پر اور زیادہ احمدیت کی تبلیغ ہوئی پہلے سے زیادہ لوگ احمدیت سے متعارف ہوئے اور احمدیت کا بول بالا ہوا۔

ایمان افروز واقعات کا روح پرور تذکرہ

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۸ء میں شرکت کیلئے جانے والے نو مبائعین کو ہزار ہا قسم کے جھوٹ اور افتراء کے ذریعہ روکنے کی مکمل کوشش ملاؤں نے کی بعض لوگ خوف کھائے اور جانے سے رُک گئے مگر بعض لوگ ہمت کر کے حقیقت حال جاننے کیلئے گئے تو جو حقائق سامنے آئے اس سے اپنی ساری قوم کو آگاہ کیا اس سے جو لوگ رک رہے تھے وہ افسوس کرنے لگے۔ ایک دوست مکرم لال محمد صاحب آف راجم پالم جو کہ مکرم مولوی پی ایم سلیم صاحب کے زیر تبلیغ تھے جلسہ پر جانے کیلئے تیار ہوئے۔ بقول لال محمد صاحب کہ چلو تفریح ہو جائے گی دلی وغیرہ سیر کریں گے۔ اور قادیان کے بارہ میں معلومات بھی کر لیں گے۔ مگر غیر احمدی مولویوں نے ان کو خوب بھڑکایا کہ قادیان میں ایسا ہو گا ویسا ہو گا تم پھر واپس نہ آسکو گے وغیرہ وغیرہ مگر موصوف قادیان گئے تو وہاں جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا وہ غیر احمدی ملاؤں کے بتائی ہوئی باتوں کے بالکل مختلف پایا۔ اور ارادہ کر لیا کہ گھر واپس جا کر نہ صرف خاندان بلکہ پورے گاؤں کے ساتھ احمدیت میں داخل ہو جاؤں گا۔ چنانچہ آندھرا پہنچ کر پورے گاؤں کو جمع کر کے احمدیت کے بارے میں اپنے تفصیلی تاثرات سنائے تمام گاؤں میں بزرگ اور معروف شخصیت کے حامل اور صاحب علم ہونے کی وجہ سے موصوف مسجد کے متولی بھی ہیں۔ چنانچہ تمام گاؤں والے آپ کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوئے پھر موصوف کو اس قدر لطف آیا کہ ہر وقت ہمارے معلم صاحب سے مطالبہ ہوتا تھا کہ چلو فلاں فلاں گاؤں میں تبلیغ کریں گے۔ الغرض موصوف کے ذریعہ اب تک ۲۰ گاؤں مکمل طور پر جماعت میں داخل ہو چکے ہیں۔ جن میں چار جگہ مساجد موجود ہیں۔ اور مزید گاؤں قبول احمدیت کیلئے تیار ہیں۔ قادیان سے واپسی کے بعد موصوف میں غیر معمولی تبدیلی آئی ہے۔ ۸۰ سال کی عمر میں بھی تبلیغ کیلئے نکلتے ہوئے چاق و چوبند رہتے ہیں۔ اب اس گاؤں کی حالت یکسر تبدیل ہو چکی ہے۔ پانچ وقت نمازوں میں حاضری اطمینان بخش ہوتی ہے۔ جس دن سے بیعت ہوئی ہے اس دن سے ہی بجٹ بن چکا ہے۔ اور ادائیگی ۸۰ فیصدی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

باقی

بقیہ صفحہ 7

نمازوں میں قرآن اور ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی ضرورتوں کو برنگ دُعا اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے آگے پیش کرو تاکہ آہستہ آہستہ تم کو حلاوت پیدا ہو جائے۔ (ملفوظات جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۳۴، ۲۳۵)

آگرہ سرکل (صوبہ یوپی) کے چند ایمان افروز واقعات

مکرم مولوی نذرالاسلام صاحب انچارج مبلغ آگرہ سرکل یوپی تحریر فرماتے ہیں

۱- دورانِ سال مقام اُوکھرا ضلع فیروز آباد جہاں حال ہی میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے وہاں مکرم مولوی مظفر خان صاحب بطور معلّم تعین ہیں اس گاؤں میں بہت خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے فیروز آباد سے چالیس تبلیغی جماعت والے آئے اور گاؤں والوں کو اکسانا شروع کیا خاکسار کو جیسے علم ہوا وہاں موقعہ پر پہنچ گیا رات دس بجے سے ایک بجے تک بحث و مباحثہ ہوتا رہا گاؤں والوں نے ان لوگوں سے کہا کہ کیا یہ قرآن جو مولوی مظفر خان صاحب پڑھا رہے ہیں غلط ہے انہوں نے کہا نہیں پھر آپ کیوں منع کرتے ہیں کہ ان کے قرآن کو مت پڑھا کرو یہ غلط لوگ ہیں۔ گاؤں والوں نے کہا کہ ایک زمانہ ہو گیا جب کہ ہم اور ہمارے بچے قرآن نماز اور اسلام کی باتیں احمدیت قبول کرنے کے بعد سیکھ چکے اور سیکھ رہے ہیں اس وقت تک آپ لوگ کہاں تھے۔ ان گاؤں والوں نے دیوبندیوں کو کہا کہ آئندہ آپ لوگ اس گاؤں میں قدم رکھنے کی جرأت مت کرنا ہم لوگوں نے خود مولوی صاحب کو بلایا ہے ہم ان کی حفاظت کریں گے اور کسی کی طاقت نہیں ہے کہ ان کو ہمارے گاؤں سے کوئی نکال سکے۔ محض احمدیت قبول کرنے کی برکت ہی تھی کہ ان نومبائعین کے اندر ایمانی طاقت اور جرأت پیدا ہو گئی۔

۲- اسی طرح دورانِ سال مقام بندرولی ضلع آگرہ میں بھی نئی جماعت قائم ہوئی ہے جہاں ہمارے معلم مکرم شہادت حسین صاحب کو تعین کیا گیا ہے وہاں محترم مولوی صاحب کے پاس چالیس پچاس بچے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہاں پر بھی فتح پور سکری سے دس بیس تبلیغی جماعت والے آگئے اور ہمارے مولوی صاحب کو کہا کہ آپ فوری اپنا بوریا بسترا باندھ کر چلے جائیں۔ گاؤں والوں نے ان سے کہا کہ آپ لوگ کون ہوتے ہیں ہمارے گاؤں کے مولوی صاحب کو نکالنے والے ہم تو انہیں کو اپنے گاؤں میں رکھیں گے اب ہماری آنکھیں کھلی ہیں پہلے تو ہم اندھیرے میں تھے اب روشنی میں آکر پھر اندھیرے میں جا نہیں سکتے اگر آپ لوگ روشنی میں آنا چاہتے ہیں تو پھر جس راستے پر ہم لوگ چل رہے ہیں اس راستے میں آپ لوگ بھی چلیں تاکہ ہماری طرح آپ لوگوں کو بھی روشنی نصیب ہو۔

۳- اسی طرح دورانِ سال مقام سوہار ضلع ایٹہ جہاں نئی جماعت کا قیام اسی سال ہوا ہے وہاں کے نئے احمدی نہایت ایمان والے اور پختہ جذبہ والے ہیں۔ کئی گاؤں سے لوگ ان کے پاس آتے رہے ان کو احمدیت سے منحرف ہونے کیلئے کہا مگر وہاں کے صدر جماعت مکرم لال حسن صاحب نے بہت کرارا جواب دیا اور کہا کہ ہم تو قادیانی ہو گئے اور اب ہمارا کوئی بال بیکا نہیں کر سکتا۔

اسی اثنا میں ایک نئے احمدی مکرم لال حسن صاحب کے گھر پر آگ لگ گئی جس میں ان کی بھینس اور دو نواسے حادثہ کے شکار ہو گئے کافی ان کو نقصان ہو گیا۔ اسی وقت گاؤں کے اور آس پاس کے مخالف مسلمانوں نے کہا کہ دیکھو تم نے احمدیت قبول کی اور ادھر تم کو اتنا بڑا نقصان ہو گیا اب تو اس جماعت کو چھوڑ دو۔ اس پر مکرم لال حسن صاحب نے بہت ہی ایمان سے بھرا ہوا جواب دیا جس جواب سے دوسرے احمدیوں کے ایمان میں اور اضافہ ہو سکتا ہے مکرم لال حسن صاحب نے جواباً کہا کہ ہم تو پکے احمدی ہیں ہم نے اپنی مسجد میں احمدیہ مسجد لکھا ہوا ہے یہ ابتلائیں تو ہر مومن بندے پر آتی ہی ہیں ہم احمدیت سے قطعی انحراف نہیں کریں گے خواہ ہم سارے احمدیوں کے مکان جل کر راکھ ہو جائیں ہم تو ایسی آگ کو احمدیت پہ قربان کرتے ہیں۔ آج اللہ کے فضل سے یہ جماعت نہایت استحکام سے قائم ہے اور وہاں پر ہمارے معلم مکرم ثنام الدین صاحب تعین ہیں۔ یہ ایمانی جرأت صرف احمدیت کی برکت ہی ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی زندہ گواہ ہے۔

۴- اسی طرح ایک ہفتہ قبل فیروز آباد کے قریب ایک گاؤں واقع ہے جس کا نام بچگاؤں ہے وہاں پر بھی نئی جماعت قائم ہوئی ہے وہاں کے لوگ بھی بہت جذبہ والے اور احمدیت کے پکے ہیں۔ وہاں ہم نے ڈش انٹینا نصب کیا ہوا ہے۔ وہاں فیروز آباد سے تبلیغی جماعت والے پوری جیپ بھر کر آئے۔ وہاں ہمارے مولوی کمال الدین صاحب تعین ہیں وہ بھی وہاں موجود نہیں تھے گاؤں کے دوسرے لوگ بھی موقعہ پر حاضر نہیں تھے۔ ان تبلیغی جماعت والوں نے کہا کہ یہ ڈش کو اکھاڑ دو تمہیں یہ لوگ گمراہ کر رہے ہیں تم لوگ راستے سے بھٹک گئے ہو۔ یہاں جو مولوی ہے ان کو گاؤں سے نکال دو ہم آپ کو مولوی دیں گے اتنی بات ہو ہی رہی تھی کہ مکرم شہاب الدین صاحب صدر جماعت اور مکرم منا خان صاحب دونوں وقت پر پہنچ گئے۔ ان دونوں احمدیوں نے کہا کہ پہلے ہم راستے سے بھٹکے ہوئے تھے اب راہ راست پر ہیں ڈش سے ہم لندن کے اور پوری دنیا کا پروگرام دیکھتے ہیں آپ لوگ اس میں مداخلت کرنے کی جرأت نہ کریں اور آئندہ اس گاؤں میں داخل ہونے کی ہمت نہ کرنا۔ ہم پکے احمدی ہیں اب ہمارے قدموں میں لغزش نہیں آسکتی آپ لوگ کسی اور کو یہ پیغام دیں آپ لوگوں کی باتوں کو یہاں کے لوگ قبول نہیں کریں گے۔ ہم قادیان جلسہ میں گئے اور اب بھی جانے والے ہیں ہم نے احمدیت کی صداقت کو دیکھ لیا ہے اگر یہ جماعت جھوٹی ہوتی تو اتنی تیزی کے ساتھ پھیلتی نہیں اس سے آپ لوگ اندازہ لگائیں کہ ہم جھوٹے ہیں یا آپ لوگ۔ آپ لوگوں کو ہم احمدیت میں آنے کی دعوت دیتے ہیں چاہو تو قبول کرو یا چاہو تو انکار کرو۔

۵- اسی طرح دورانِ سال فیروز آباد شہر کے ایک نومبائع مکرم اسماعیل خان صاحب کے گھر کے صحن میں غیر احمدیوں نے جلسہ کیا۔ اس جلسہ میں مولانا عبدالستار قاسمی اور مولانا فاروق احمد اور مولانا تنویر احمد نے احمدیت کے خلاف بہت گندا اگلا جلسہ ختم ہونے کے بعد مکرم اسماعیل خان صاحب کو بھری محفل میں بلا کر کہا کہ آپ احمدیت سے توبہ کر لو تو ہم آپ کو اپنے سینے سے لگالیں گے اور یہ شرطیں رکھیں کہ آپ کہو کہ مرزا غلام احمد صاحب نعوذ باللہ جھوٹے ہیں احمدیت جھوٹی ہے اور آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین مانو۔ اس کے جواب میں مکرم اسماعیل خان صاحب نے کہا کہ ہم آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین مانتے ہیں مگر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھی سچا انسان مانتے ہیں ان کی سچائی اور صداقت کو دیکھ کر ہی ہم احمدیت کو قبول کئے ہیں چاہے آپ مجھے زندہ آگ میں جلا ڈالو ہم احمدیت سے انحراف نہیں کریں گے۔ اور اب تو پہلے سے زیادہ احمدیت کی خدمت میں لگے رہیں گے چنانچہ امسال مکرم اسماعیل خان صاحب نے اپنے ذمہ تین افراد کی ذمہ داری لی ہے یہ جواب سن کر سارے لوگ حیران ہو گئے اور ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکے مگر بعد میں ان سے سوشل بائیکاٹ کر دیا گیا پھر بھی وہ احمدیت میں قائم ہیں اور امسال جلسہ سالانہ قادیان میں پہلے سے زیادہ لوگوں کے لے جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔

اللہ کے فضل سے جتنے بھی نئے احمدی ہوتے ہیں یا ہو رہے ہیں ان سب میں کچھ اسی طرح کا ایمانی جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

شہر فیروز آباد میں ایک بہت بڑے جماعت احمدیہ کے معاند ڈاکٹر محمد صابر صاحب ہیں جنہوں نے پچھلے سال جلسہ سالانہ قادیان میں جانے والے نومبائعین کو روکنے کیلئے بہت سارا پیسہ خرچ کیا اور ان کو دھمکایا ڈرایا مگر باوجود ان کے ڈرانے دھمکانے سے نئے احمدیوں نے ان کی کچھ پروا نہیں کی۔ اور بھاری تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی امسال اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر محمد صابر صاحب کے منصوبے کو ناکام بنا دیا ہوا یہ کہ ادھر ہم تمام معلمین و مبلغین جلسہ سالانہ قادیان میں جانے کی تیاری کر رہے تھے کہ پھر ڈاکٹر محمد صابر صاحب اپنی مخالفت کا منصوبہ بنا ہی رہے تھے کہ اچانک ان کو دل کا دورہ شروع ہوا اور ان کو آگرہ کے دواخانہ میں داخل کیا گیا دل کا آپریشن ہوا اس طرح اللہ نے نومبائعین کیلئے قادیان جلسہ پر جانے کا راستہ صاف کر دیا۔

اسی طرح اسی شہر میں ایک مشہور ڈاکٹر جناب اقبال صاحب نے بھی احمدیت کی مخالفت میں کوئی قصر باقی نہیں چھوڑی تھی اس ڈاکٹر صاحب نے اپنے گھر کے پاس ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کیا اور اس میں احمدیت کے خلاف بہت بکواس کرتا رہا اور احمدیوں کو قتل کروانے کیلئے اس نے بہت سے لوگوں کو پیسے دیئے اور جنّت کی سند کیلئے کہا کہ ایک احمدی کو مارو گے تو جنّت ملے گی یہ پیسے لو اور احمدیوں کو قتل کرو اور جنّت کا سارٹیفکٹ حاصل کرو خدا کو یہ بات پسند نہیں آئی ایک دن اس کا اکلوتا بیٹا جو چھت کے نیچے بیٹھا تھا اچانک اس کے سر پر چھت سے پتھر گرا اور اس کا سر پھٹ گیا اس کے سر کا بھیجا سارا باہر آگیا اس غم میں ڈاکٹر اقبال کا دماغی توازن کھو گیا ہے خدا نے صداقت احمدیت کا زندہ ثبوت مخالفین احمدیت کو دکھا دیا۔ اس سے معاندین اور مخالفین گھبرائے ہوئے ہیں۔

اسی طرح دورانِ سال اسی جگہ ایک اور احمدیت کا بہت بڑا معاند منا خان رہتا ہے جب ان کے سامنے مکرم محمد سلیم صاحب صدر جماعت احمدیہ آف فیروز آباد نے حضرت مسیح موعود کا پیغام دیا اور احمدیت کی تعلیم پیش کی تو اس بدبخت نے زبان درازی کرتے ہوئے کہا کہ "وہ مرزا جو بیت الخلاء میں فوت ہوا تھا" خدا نے اس معاندانہ جواب کا صلہ اس طرح دیا کہ منّے خان کی ریڑھ کی ہڈی میں پانی بھر گیا اور اتنا بھر گیا کہ جب اس کو سُلاتے تھے تو پانی سر سے اور مقعد سے گرتا تھا یہاں تک کہ اس کے لئے اُٹھنا بیٹھنا مشکل ہو گیا اور بستر میں ہی پیخانہ کرنا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس بدبخت کی اپنے ہی بستر کے بیت الخلاء میں موت ہو گئی اور اس طرح وہ عبرت کا نشان بنا۔ اس بدبخت نے حضرت مسیح موعودؑ کی شان کے خلاف گستاخی کی اور اس کی سزا خدا نے اس کو اس کی زندگی میں دے کر احمدیت اور صداقت حضرت مسیح موعودؑ کا زندہ نشان چھوڑ دیا۔

اسی طرح حال ہی میں فتح پور سکری تیسرا دروازہ میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اس علاقے میں مکرم شمس الحق صاحب متعین ہیں مکرم شمس الحق صاحب نے برابر فتح پور سکری والوں سے رابطہ قائم رکھا بحث و مباحثہ ہوتا رہا جب احمدیت قبول کرنے کا وقت آیا تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم تو پہلے کسی اور کی بیعت کر لی ہے وہاں کے مولویوں نے ان لوگوں کو بھڑکایا مگر ہمارا رابطہ برابر قائم رہا ان لوگوں سے ختم نبوت کے مسئلہ پر بحث و مباحثہ ہوا اللہ نے ان کے ایمان میں برکت ڈالی باوجود مولویوں کے بھڑکانے کے وہ احمدیت میں داخل ہو گئے اور اس وقت اس گاؤں کے ایک داماد مکرم اسرائیل خان قادیان میں مدرسۃ المعلمین میں معلم کا کورس کر رہے ہیں۔ یہ گاؤں والے دوسرے لوگوں کے بھڑکانے کے باوجود ہماری جماعت میں شامل ہو گئے۔ اور وہاں سے بھی تقریباً پچاس ساٹھ آدمی امسال جلسہ سالانہ قادیان میں تشریف لے جا رہے ہیں۔

ظہیر احمد خادم نگران دعوت الی اللہ یوپی

زندہ رسول۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدرالدجیٰ یہی ہے

پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثناء یہی ہے

اُس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم ‌‌‌‌ (درثمین اردو)

ہم غلبہ اسلام کو اس قدر نزدیک آتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے پیارے آقا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسے ایک نشان قرار دیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ ”دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے بھلا اگر طاقت ہے تو روکو۔

(ضمیمہ اربعین نمبر ۶ صفحہ ۷)

اب تو کروڑوں افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں اور واقعی فرشتے پاک دلوں پر نازل ہو رہے ہیں اور انہیں الٰہی سلسلے کیلئے تیار کر رہے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ اسی طرح بڑھتا رہے حتیٰ کہ ہم سب اُس پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا ہوا دیکھ لیں جس میں غلبہ اسلام بر ادیان باطلہ کا وعدہ دیا گیا ہے۔

لیکن اس سے قبل ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا عمل نہ ہو“۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

نیز فرمایا ”اس لئے میں بار بار اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ بیعت پر ہرگز ناز نہ کرو اگر دل پاک نہیں ہے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کیا فائدہ دے گا۔(ملفوظات جلد پنجم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس اقتباس پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں فرمایا ”پس عالمی بیعت میں شامل ہونے والے خصوصیت سے غور سے سن لیں۔۔۔ کہ یہ بیعت تخم ریزی ہے اعمال صالحہ کی اس بیعت کے نتیجہ میں بیج بویا جا رہا ہے نیک اعمال کا جس طرح کوئی باغبان درخت لگاتا ہے یا کسی چیز کا بیج بوتا ہے پھر اگر کوئی شخص بیج بو کر یا درخت لگا کر وہیں اس کو ختم کر دے اور آئندہ آبپاشی اور حفاظت نہ کرے تو وہ تخم بھی ضائع ہو جاوے گا کتنے ہیں کثرت سے جو آ رہے ہیں اگر ان کی حفاظت ہم نے نہ کی تو وہ تخم ضائع ہو جائیگا اس کا گناہ ہم پر بھی کچھ پڑے گا کہ ہم نے خدا کے نام پر کسی کو بلایا اور پھر اس کی پوری حفاظت نہ کر سکے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۶/ اگست ۹۹ بحوالہ اخبار بدر ۱ اکتوبر ۹۹)

غزل

چاک کرتا رہا رفو کوئی
ہم نے دیکھا ہے سُرخ رو کوئی

ایک چہرہ بسا ہے آنکھوں میں
یاد آیا ہے خوب رو کوئی

رات سپنا گلاب دیکھا تھا
ہر سو پھیلی ہے رنگ و بو کوئی

ہے ترنم بسا فضاؤں میں
متزلزل ہے آبِ جو کوئی

ذہن ساقی ہے غرق سوچوں میں
ٹوٹ جائے نہ پھر سبو کوئی

زندگانی کے پھیکے لمحوں میں
دل سے اُٹھتی ہے ہاؤ ہو کوئی

جب بھی آقا کی یاد آتی ہے
نظر آتا ہے باوضو کوئی

ہیں سراپا دعا بنے سارے
کارگر ہوگا تو لہو کوئی!

سب ربانی اسیر دبے بس ہیں
وقت سے بڑھ کے ہے عدو کوئی

(بشریٰ ربانی ایم. اے. لاہور)

مذہبی الہامی کتب میں ایک بنیادی مشترک اصول یہ بیان ہوا ہے اور تاریخ اس پر شاہد ناطق ہے کہ خداتعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے انبیاء علیہم السلام پر ابتداء میں ایمان لانے والے دنیاداروں کی نظروں میں غریب، ادنیٰ درجے کے ناقابل التفات انسان سمجھے جاتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ان بے حیثیت سمجھے جانے والے افراد اور جماعتوں کو دو طرح کے امتحانات میں سے گذرنا پڑتا ہے۔

اوّل یہ کہ امام الزمان کی بیعت کرنے کے بعد فرد، افراد اور جماعت کو محض اختلاف۔ عقائد کی بناء پر مخالفت کے طوفانوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ انہیں ان کے کاروبار، روزی روٹی سے محروم کردیا جاتا ہے۔ ان کے تمام اقتصادی ذرائع بند کردیئے جاتے ہیں۔ انہیں گھر سے بے گھر، وطن سے جلاوطن کردیا جاتا ہے ان کے بیوی بچے ان سے چھین لئے جاتے ہیں۔ انہیں خوفناک دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ قتل کرنے کے منصوبے بنائے جاتے اور بسا اوقات انہیں سنگسار اور شہید کردیا جاتا ہے۔ معاشرہ میں انہیں سب سے ذلیل ترین اور ننگ سماج وجود سمجھا جاتا ہے۔ دشمن ان کو گالی دینے دُکھ پہنچانے اور ان کا نقصان کرنے میں لذت محسوس کرتا اور اس پر فخر کرتا ہے۔ جیسے خارش میں مبتلا کتا خارش میں لذّت محسوس کرتا ہے۔ اور وہ بغیر خارش کئے رہ نہیں سکتا۔

دوئم:۔ ایسے مشکل وقت میں بیعت کنندہ محسوس کرتا ہے کہ خداتعالیٰ نے بھی اُسے بھلادیا ہے۔ اور عملاً اس کی مدد و نصرت ہوتی نظر نہیں آتی۔ کیونکہ اسے پہلے جو رؤیا اور کشوف اور اسے تسلی دینے کے اشارات خداوند کریم کی طرف سے ملا کرتے تھے۔ اُن طوفانوں کے ایام میں وہ بھی بند ہوجاتے ہیں۔ لیکن سچائی اس کے دل میں گھر چکی ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ نہ تو سچائی کو چھوڑ سکتا ہے اور نہ ہی مخالفت کا مداوا کرسکتا ہے۔ اس کا ایمان بین الخوف ا الرجاء کا مرقع بن جاتا ہے۔ یہی مؤمنوں کی سچی اور صحیح علامت ہے۔

امتحانات کا آنا سنتِ الٰہیہ قدیمہ جاریہ ہے

خداوندتعالیٰ قرآن پاک میں بنیادی اصول اس طرح بیان فرماتا ہے کہ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُتْرَكُوْا الخ (عنکبوت) کیا امام وقت کے سلسلہ میں منسلک ہونے والے لوگ گمان کرتے ہیں کہ اُن کے صرف اتنا ہی کہہ دینے پر چھوڑ دیا جائیگا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں حالانکہ انہیں پہلوں کی طرح آزمائش کی بھٹیوں میں نہیں ڈالا گیا۔ ایسا گمان ہرگز درست نہیں۔ بلکہ ہم انہیں پہلے زمانے کے لوگوں کی طرح آزمائش کی بھٹیوں میں ڈال کر آزمائیں گے کہ کون اپنے دعوے ایمان و بیعت میں سچا ہے اور کون نہیں۔ کون مؤمن ہے کون ایمان سے عاری ہے۔

امتحان کے طریق

اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان کے طریقے بھی بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) ایسے امتحانات میں وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ (البقرة) دل ہلا دینے والے خوفناک واقعات اور دھمکیوں کے ذریعہ آزمائش کی جاتی ہے۔ (۲) وَالْجُوْعِ بھوک کا عذاب دیکر یعنی مؤمنین کی روزی روٹی۔ گھربار۔ کاروبار اور کل ذرائع اقتصادیات تباہ کرکے۔ (۳) نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ۔ دولت و اموال جائیداد اثاثہ جات۔ مکانات کو دشمن تباہ و برباد کردیتا ہے۔ گھر سے بے گھر، وطن سے جلاوطن کردیا جاتا ہے۔ (۴) وَالْاَنْفُسِ۔ جانی نقصان کرکے۔ قتل کرکے شہید کرکے۔

(۵) وَالثَّمَرَاتِ اور کبھی پیاری اولاد کو دشمن والدین کی آنکھوں کے سامنے، بھائیوں کو بہنوں کے دیکھتے ہوئے، بہنوں کی عزت و آبرو بھائیوں کی آنکھوں کے سامنے دمن برباد کردیتا ہے، اور کبھی کبھی مومنوں کو تمام قسم کے امتحانات میں ایک ہی وقت میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ ایسی آزمائش سخت ترین ہوا کرتی ہے۔

تاریخی شہادت

حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے گھربار اور وطن سے محروم ہونا پڑا۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا۔ آپ عراق کے رہنے والے تھے۔ مگر جلاوطنی میں فلسطین جاکر پناہ لینی پڑی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل کو اپنا کاروبار۔ مال و اموال گھربار اور وطن چھوڑنا پڑا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھا کر مصلوب کرنے کی کوشش کی گئی۔ واقعہ صلیب کے بعد وطن سے جلاوطن کئے گئے اور کشمیر میں مظلومانہ حیثیت سے پناہ لینی پڑی۔ آپ پر ایمان لانے والے غریب طبقہ عیسائیوں پر ظلم توڑے گئے تو اکثر نے رومامیں پناہ ڈھونڈی، لیکن وہاں بھی مظالم ہوئے، تو جان بچانے کیلئے مصر چلے گئے، مگر وہاں ظلموں کی تاب نہ لاکر دوبارہ روما آگئے۔ روما میں ان پر دوبارہ ظلم و ستم ہوئے، تو انہوں نے صیقلیہ (سسلی) میں پناہ لی۔ بودھوں کو محض اختلافِ عقائد کی بناپر ناقابل برداشت مصائب کا تختہ مشق بنناپڑا۔ ان کے تمام حقوق چھین لئے گئے بحیثیت قوم ان کی بیخ کنی کی گئی۔ اور ان کی اکثریت چین اور مشرقی ممالک کی طرف ہجرت کرگئی۔

دنیا میں سب سے زیادہ ظلم و ستم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئے جس سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ تمام نوعیت کے امتحانات میں سے امتِ محمدیہ کو گزرنا پڑا۔ حتیٰ کہ محاصرہ خندق کے دوران گٹھ جوڑ جتھہ بند لشکروں نے ایسی صورت حال پیدا کردی کہ آپؐ اور آپؐ کے جملہ ساتھیوں کے بچاؤ کی تمام امیدیں ختم ہوگئیں۔ مسلمانوں کے کلیجے منہ کو آنے لگے موت کو دیکھ کر ان کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ لیکن مسلمان ہر ایک قسم کے متحان میں کامران و کامگار ہوئے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپ کے پیروکار سنتِ الٰہیہ جاریہ سے اچھوتے نہیں رہ سکتے۔ چونکہ آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند اور ظلِ کامل ہیں۔ دوسری طرف جری اللہ فی حلل الانبیا کا لبادہ زیب تن ہیں۔ لہٰذا آپ اور آپ کے ماننے والوں کا جملہ امتحانات میں سے گزرنا تقدیر الٰہی ہی ہے۔ سو جماعت احمدیہ کو جملہ امتحانات میں گذرنا پڑا۔ اور آئندہ بھی ایسا ہونا سنت الٰہیہ میں مستور ہے۔

امتحانات کا فلسفہ

انسانی پیدائش کی غرض و غایت وصالِ الٰہی، صبغۃ اللہ میں رنگین ہونا ہے۔ اسی غرض کے حصول کی خاطر سلسلۂ انبیاء علیہم السلام جاری ہوا۔ چونکہ خداتعالیٰ کی ذات ستودہ صفات احد ہونے کے ناطے لطیف در لطیف ہے۔ اس لئے لطافت کا تقاضا تھا کہ وصل کا امیدوار بندہ بھی لطیف و پاکیزہ منزہ من الخطا ہو۔ لیکن مخلوق انسانی زوجین اثنتین کی بنیاد اور بشریت کے باعث کثافت سے مبرا نہیں اس لئے بندہ کے کثیف مادہ کو اس کے تخلیق سے الگ کرنے کیلئے اسے آگ کی بھڑکتی ہوئی بھٹیوں میں سے کندن بن کر نکلنا پڑتا ہے۔

دوسرے ایسے امتحانات میں حکمت یہ ہے کہ چونکہ انبیاء علیہم السلام کے پیروکار غربا اور ناقابل التفات کمزور انسان ہوا کرتے ہیں اور ان کے بالمقابل جابر، آمر، فرعون زمانہ ڈکٹیٹر اور بے رحم سماج کے جتھہ بند لوگ ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے قادر مطلق ہمیشہ یہ معجزہ دکھاتا آیا ہے کہ کمزوروں کو جابر آمر اور ڈکٹیٹر۔ جتھہ بند ظالم لوگوں پر غالب کرکے یہ ثابت کردیتا ہے کہ دنیا کا خالق، مالک ایک قادر مطلق خدا ہے اور یہ کہ ہمیشہ سچائی کی فتح ہوتی ہے۔ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ خدا اور اس کے رسول ہی آخرکار کامیاب اور غالب ہوتے ہیں جو سچے دھرم کو قائم کرتے اور نیک سادھو صفت انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں اس طرح دنیا میں پاکیزہ اور پرامن و سکون معاشرہ عمل میں آتا ہے۔

مومنین کے درجات روحانی متعین کرنے کیلئے بھی امتحان لئے جاتے ہیں تاکہ جنت میں ان کے درجے مقرر ہوسکیں۔ ورنہ سبھی مومنین کہہ سکتے ہیں کہ ہم فردوس اعلیٰ کے حقدار ہیں کیوں؟

امتحانات میں پورا اترنے پر حسبِ مراتبِ ایمان مومنین کو اس دنیا میں بھی روحانی اور مادی نعمتوں سے نوازا جاتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ مومن مصائب میں گھرا ہوا سمجھتا تھا کہ اسے ظلم و ستم کی چکی میں کیوں پیسا جارہا ہے حالانکہ اس کا کوئی قصور نہیں۔ پھر انعامات ملنے پر وہ سمجھتا ہے کہ اس کی کون سی نیکی اور کارنامہ ہے جس کی وجہ سے اسے افضال و نعماء کے انبار دیئے گئے ہیں۔

(۵) ہر ایک احمدی اپنی زندگی کا جائزہ لے سکتا ہے کہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے اُس کی مخالفت کیوں نہیں ہوتی تھی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد بلاوجہ بلاقصور اس کی مخالفت کیوں ہوئی؟۔

احمدیت قبول کرنے پر اس کی ابتدائی زندگی اور آخری زندگی میں روحانی لحاظ سے کوئی نمایاں تغیر واقع ہوا؟

احمدیت میں شامل ہونے پر اس کی ابتدائی مالی حالت آخری زندگی میں نسبتاً بہتر ہوئی؟ حالانکہ مال سچائی کی کسوٹی نہیں تاہم بحیثیت مجموعی یہ جائزہ ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔ ہر وہ احمدی جس نے احمدیت کو سچا سمجھ کر قبول کیا ہے خداتعالیٰ اسے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

☆☆☆

جرمنی میں بیعتوں کی بڑھتی ہوئی رفتار

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے جرمنی میں مختلف قومیوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی مقبولیت کا ذکر کرتے ہوئے صرف ایک سال یعنی اگست 98ء سے جولائی 99ء تک بیعتوں کا گوشوارہ ارسال کیا ہے: (ادارہ)

Baiat's Position from August 98 upto July 1999

Serial No.	Nationality	Quantity
1.	German	36
2.	Turk	122
3.	Albanian	15015
4.	Bosnian	226
5.	African	99
6.	Arab	278
7.	Bangla	5
8.	Afghani	68
9.	Russian	6
10.	Kenian	7
11.	Ugandian	5
12.	Slovenian	7
13.	Macedonian	311
14.	Pakistan	16
15.	Iran	4
16.	Azerbaidjan	123
17.	Sirian	1
18.	Nigerian	1
19.	Italian	1
20.	Hollander	2
21.	Philipinian	1
22.	Tchechenian	8
23.	Somalien	8
24.	Norwegian	1
25.	Indian	1
26.	Marroco	11
27.	Uzbekistani	6
28.	Sierra Leone	2
29.	Iraqi	30
30.	Algerian	1
31.	Sudanian	1
32.	Lebanon	2
XXX	**Total**	**16407**
In	**Bosnia**	**450**
In	**Chech Republic**	**Chech Republic**
1.	Kosova Albanian	84
2.	Ethiopian	1
3.	Algerian	1
4.	Somalian	1
XXX	**Total**	**87**
In	**Slowakai**	xxxxxxxxxxxxxxxxxxxx
1.	Indian	1
2.	Kosova Albanian	2
XXXX	**Total**	**7**

In Germany in Shoba Tabliegh there are 16 Desk of different Nations are as follow: جرمنی میں شعبہ تبلیغ وتربیت کے تحت درج ذیل سولہ ڈیسک کام کررہے ہیں

1.Albanien Desk 2.Arab Desk 3.Bangla Desk 4.Bosnien Desk 5.Check Desk 6.French Desk 7.German Desk 8.Kurdisch Desk 9.Macedonien Desk 10.Persian Desk 11.Polish Desk 12.Raussian Desk 13.Romanien Desk 14.Turkisch Desk 15.Urdu Desk 16.Roma Desk

بقیہ صفحہ 7

اللہ تعالیٰ کے اس غیر معمولی فضل اور تائید ونصرت کے اس بے مثال نظارے نے پوری جماعت احمدیہ کو تسبیح و تحمید اور انبساط و مسرت سے معمور کردیا ہے۔ اس عظیم الشان تاریخی واقعہ پر ہم اپنے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور عالمگیر جماعت احمدیہ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ تمام اقوام عالم کو جلد تر خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے جھنڈے تلے جمع فرمادے۔ آمین۔

عالمی بیعت کی تقاریب اعداد و شمار کے آئینہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمی بیعت کا سلسلہ ۱۹۹۳ء میں شروع فرمایا۔ موجودہ تقریب کو ملا کر گزشتہ سات سالوں میں ۲ کروڑ ۱۹ لاکھ نئے افراد جماعت احمدیہ میں شمولیت کرچکے ہیں۔ سال وار تفصیل یہ ہے:

۱۹۹۳ء	۲,۰۴,۳۰۸
۱۹۹۴ء	۴,۲۱,۷۵۳
۱۹۹۵ء	۸,۴۷,۷۲۵
۱۹۹۶ء	۱۶,۰۲,۷۲۱
۱۹۹۷ء	۳۰,۰۴,۵۸۵
۱۹۹۸ء	۵۰,۰۴,۵۹۱
۱۹۹۹ء	۱,۰۸,۲۰,۲۲۶
میزان	۲,۱۹,۰۵,۹۰۹

تیسری جماعت کے احمدی طالب علم کے ذریعہ تبلیغ احمدیت

خاکسار کا بیٹا عزیزم محمد عمر (جماعت سوم کا طالب علم ہے) کا ایک جرمن طالب علم دوست Schren ہے۔ جس کی عمر قریباً ۱۰ سال ہے۔ ہمارے گھر اس جرمن بچے کا اکثر آنا جانا رہتا ہے۔ میرے بچے کو نماز پڑھتے دیکھ کر اُسے بھی نماز پڑھنے کا شوق ہوا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی اور اپنے گھر جاکر بھی اپنی والدہ کو کہہ کر نماز پڑھتا ہے۔ گو نماز کے الفاظ تو پوری طرح یاد نہیں لیکن نماز کو اس کی ظاہری حرکات سے یاد کرلیتا ہے۔

ہمارے بچوں نے حضور پرنور کو دُعائیہ خطوط لکھے تو اس نے بھی خواہش کی کہ مجھے بھی حضور پرنور کی خدمت میں خط بھجوانے کیلئے اردو میں لکھ دیں میں اس کی نقل کرلوں گا۔ چنانچہ اس کو دُعائیہ خط تحریر کرکے دیا گیا تو اس نے اپنے ہاتھ سے اس کی نقل کی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوادیا۔ حضور پرنور نے ازراہ شفقت اس کے خط کا جواب دیا۔ حضور کا خط پاکر وہ بہت خوش ہوا بلکہ اس کے والدین نے بھی کمال مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم اس متبرک اور یادگار خط کو فریم میں بطور یادگار محفوظ رکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی آئندہ نسل کی اسلامی رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جرمن بچے اور اس کے والدین کو اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرماکر اسلام واحمدیت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

(ملک فاروق احمد زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ جرمنی)

شرائط بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ

(تحریر فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اول: بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم: یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم: یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم: یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم: یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلاء میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم: یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُوْل کو اپنی ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم: یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم: یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم: یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم: یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۸ تا ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۹ء سے خطاب فرما رہے ہیں۔ سٹیج پر محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور محترم خالد محمود صاحب نائب صدر دوئم تشریف فرما ہیں۔ اس اجتماع کی خصوصیت یہ رہی کہ اس میں گذشتہ سالوں کی نسبت کثیر تعداد میں نو مبائعین نے شرکت کی۔

آگرہ ڈویژن کے پولیس کپتان مسٹر اشوک کمار کی خدمت میں مکرم مولوی محمد احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم عقیل احمد صاحب سہارنپوری معلم سلسلہ احمدیہ مشن میں اسلامی لٹریچر پیش کرتے ہوئے۔

محترم سعادت احمد صاحب جاوید ایڈیشنل ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے وزیر اعظم ریلیف فنڈ میں جناب اٹل بہاری واجپائی وزیر اعظم ہند کو 3 لاکھ روپے کا چیک پیش کرتے ہوئے۔

جلسہ سالانہ قادیان 1998 کے سامعین کا منظر جس میں دس ہزار نو مبائعین نے ہندوستان کے مختلف علاقوں سے شرکت کی۔

جناب سیوا سنگھ صاحب سیکھواں وزیر تعلقات عامہ پنجاب۔ جناب پریتم سنگھ بھائیہ ممبر سنگھ گوردوارہ پربندھک کمیٹی۔ جلسہ سالانہ 1998 میں حضور انور کا خطاب سننے کے بعد جلسہ گاہ سے واپس جاتے ہوئے۔

جماعت احمدیہ کیرلہ کی تبلیغی وین جو صوبہ کے اطراف میں تبلیغی سرگرمیاں انجام دیتی ہے۔ وین کے ہمراہ کو ٹار اکرا میں داعین الی اللہ کا ایک گروپ فوٹو۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 48 Thursday, 11/18th Nov 1999 Issue No: 45-46

☎(0091) 01872-20757
01872-71702
FAX(0091) 01872-20105
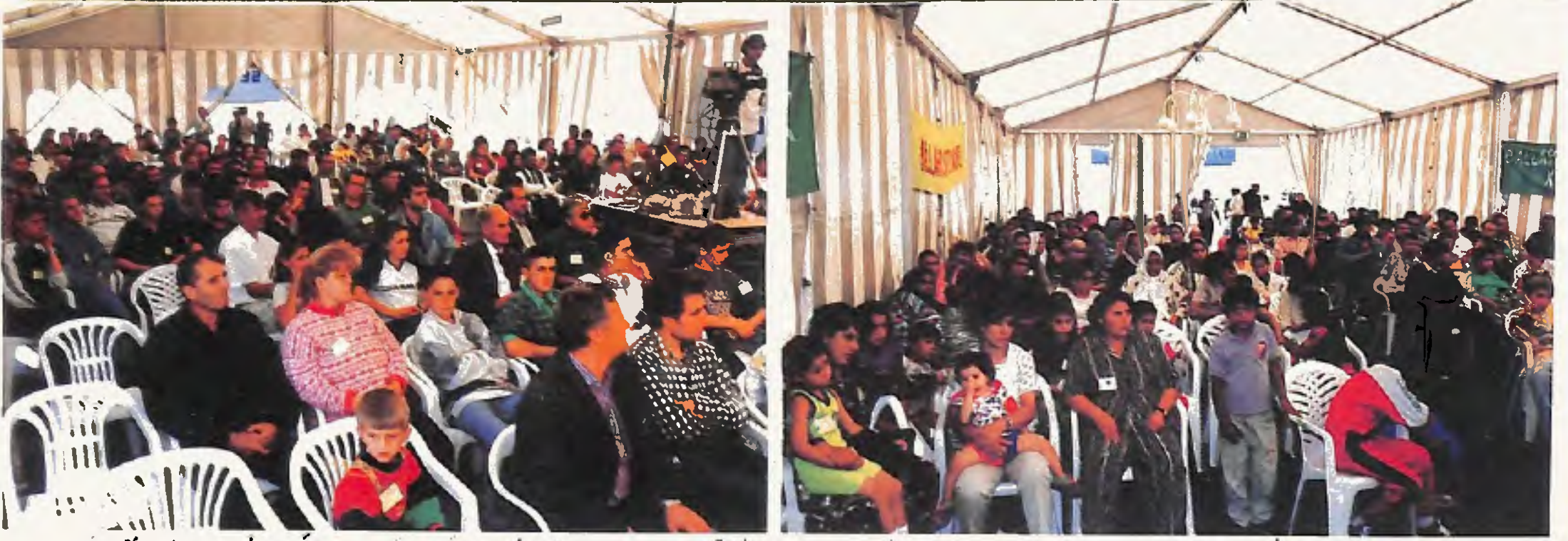
جماعت احمدیہ جرمنی میں اللہ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مختلف اقوام کے الگ الگ جلسے بھی منعقد ہوتے ہیں زیر نظر تصویر میں روما کے جلسہ گاہ کے سامعین کاروائی سماعت کرتے ہوئے دائیں۔ البانین جلسہ گاہ کے سامعین بائیں

جمائیکہ کے پہلے احمدی محمد عبدالسلام

پہلے احمدی بادشاہ جناب ایف ایم سنگھاٹے آف گیمبیا۔

امریکہ کے پہلے احمدی محترم محمد الیگزنڈر رشل ویب

مسٹر سیڈی مختار میدار اجارج ٹاؤن گیمبیا کے پہلے احمدی

سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک البانین بچی کو گود میں لئے ہوئے۔

عرب نو احمدی احباب عرب جلسہ گاہ (بمقام جرمن) کے باہر۔

جرمن تبلیغی نشست کا ایک منظر، حاضرین، مجلسِ سوال و جواب میں

Computrised Composing & Designing By
Krishan Ahmad, Misbahuddin, S.Ejaz